آخری رسول

(حضرت محمد ﷺ)

کہاں، کب اور کون؟

مختلف مذہبی کتب کی روشنی میں

وید، پُران، گیتا، اپنشد، مہابھارت، بودھ، توریت، انجیل، پارسی، سائنس داں، ہندی وعربی شعراء، وغیر مسلم مؤرخین اور قرآن مجید کی نظر میں آخری رسول (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم)

مفتی محمد سرور فاروقی ندوی (آچاریہ)

(صدر جمعیت پیام امن)

جمعیت پیام امن

ندوہ روڈ، ڈالی گنج لکھنؤ، (یو، پی)-227107

© جملہ حقوق محفوظ

نام : آخری رسول کب، کہاں اور کون؟

مصنف : مفتی محمّد سرور فاروقی ندوی

ناشر : جمعیت پیامِ امن، ندوہ روڈ ڈالی گنج، لکھنئو۔

مترجم : (ہندی سے اردو ترجمہ) حافظ ابوشحمہ (ارقمی)

دوسری اشاعت : ۲۰۱۷

تعداد کتب : ۳۰۰۰

قیمت : ۱۶۰

Writer : Mufti Mohd Sarwar Farooqui Nadwi

Publisher : Jamiat Payam-e-Amn,

Jamiya Dar-Ut-Tauheed Al-Islami, Amn Colony (Sikrauri)

Hardoi Road, Lucknow (U.P.) India-227107

Website: www.islamicjpamn.com

E-Mail: jpa_lko@yahoo.com, ataullah2012@gmail.com

Phone No. 0091-9919042879, 0091-9984490150

ملنے کے پتے

۱۔ مجلس تحقیقات ونشریات، ندوۃ العلماء، پوسٹ بکس نمبر ۱۱۹ (لکھنؤ)

۲۔ مکتبہ ندویہ، ندوۃ العلماء (لکھنؤ)

۳۔ الفرقان بکڈپو، نظیر آباد ۳۱ (لکھنؤ)

۴۔ جامعہ دارارقم، ارقم نگر، محمد پور گونتی (فتحپور ہسوہ)

۵۔ مکتبہ حرمین، امین آباد، مرکز والی مسجد (لکھنؤ)

فہرست مضامین

موضوع	صفحہ نمبر
پیش لفظ	۱۱
اپنی بات	۱۴
(حصہ۔1) حضرت محمد ﷺ اور ویدوں کی پیشن گوئیاں	۱۹
ویدوں میں آخری رسول ﷺ کی پیشن گوئیاں	۲۰
ویدوں میں لفظ نراشنس کا استعمال	۲۵
نراشنس لفظ کی ترکیب لفظی	۲۵
دیوتاؤں کی قسموں میں نراشنس کا شمار نہیں ہوگا	۲۶
نراشنس انسانوں میں سے ہوگا	۲۷
لفظ نراشنس اور حضرت محمد ﷺ میں مماثلت	۲۷
نراشنس کب اور کہاں آئے گا	۲۸
نراشنس اور محمد ﷺ کی سواری میں مماثلت	۲۸
نراشنس کے پیدا ہونے کی جگہ	۲۹
نراشنس کی خصوصیات	۲۹
نراشنس اور حضرت محمد ﷺ کی صفات کا تقابلی جائزہ	۳۲
تعریف میں مماثلت	۳۲
اذان میں حضرت محمد ﷺ کی تعریف	۳۲
نماز میں حضرت محمد ﷺ کی تعریف	۳۳
دوسرے مذہبی گروؤں سے بھی تعریف کئے ہوئے	۳۲
ایک ہندو بھائی کے مطابق حضرت محمد ﷺ	۳۳
ایک یہودی بھائی کے مطابق حضرت محمد ﷺ	۳۳
ایک عیسائی کے مطابق حضرت محمد ﷺ	۳۴
ایک بدھ کے مطابق حضرت محمد ﷺ	۳۴

آخری رسول ﷺ کب، کہاں اور کون

موضوع	صفحہ نمبر
ڈاکٹر ڈِی رائٹ کے مطابق	۳۵
دوسری صفت نراشنس سب کو محبوب ہوگا	۳۵
نراشنس سواری کے لئے اونٹوں کا استعمال کرے گا	۳۶
نراشنس کو علم غیب دیا جائے گا	۳۷
نراشنس بہت خوبصورت اور علم پھیلانے والے ہونگے	۳۸
آپ ﷺ کی خوبصورتی	۳۹
نراشنس لوگوں کو گناہوں سے نکالے گا	۳۹
حضرت محمد ﷺ کی بعثت سے پہلے کے حالات	۴۰
نراشنس کا ایک دنیاوی نام مامہ ہوگا	۴۰
نراشنس کو ۱۰۰ انشک عطا کئے جائیں گے	۴۱
نراشنس کو دس مالاؤں والا کہا گیا	۴۱
نراشنس دس ہزار گوؤں والا ہوگا	۴۲
(حصہ۔2) پرانوں کی پیشن گوئیاں	۴۴
ہندو مذہب کی ایک اہم کتاب پُران کا تعارف	۴۵
پُرانوں کی تعداد	۴۶
آخری کلک اوتار کہاں آئے گا	۴۷
شنبھل لفظ کی تحقیق	۴۸
شنبھل کے لغوی معنیٰ	۴۹
کلک اوتار کے والدین کا نام	۴۹
وشنویش	۵۰
والدہ محترمہ کا نام	۵۰
سُمتی	۵۱
اوتار کے معنیٰ	۵۱

موضوع	صفحہ نمبر
پنڈت شری رام شرما جی کے نزدیک اوتار کے معنیٰ	۵۲
اوتار یا سنڈیشٹا کی ضرورت اور ہماری امیدیں	۵۴
کلکی اوتار یا آخری پیغمبر کے آنے سے پہلے دنیا کے حالات	۵۴
شری مد بھاگوت مہا پُران کے مطابق کلک اوتار	۶۱
آخری اوتار کی خصوصیات	۶۲
اَشُوا رُوھَن کرنے والا ہوگا	۶۲
جگت گرو ہوگا	۶۷
اَسادِھُومَن کرے گا	۶۷
دیوتاؤں کے ذریعہ مدد ملے گی	۶۷
انوپم کرانتی والا ہوگا	۶۷
جسم سے خوشبو نکلے گی	۶۸
بھوش پُران کے مطابق کلکِ اوتار کے آنے سے پہلے کی حالت	۶۸
ویدوں میں لفظ احمد ﷺ اور محمد ﷺ	۷۰
لفظ احمد یجر وید میں	۷۰
لفظ محمد شری مد بھاگوت پران میں	۷۱
خلاصہ	۷۱
(حصہ۔3) اُپنشدوں کی پیشن گوئیاں	۷۳
ہندو مذہب کی ایک اہم کتاب اُپنشد کا تعارف	۷۴
اُپنشد کی تعداد	۷۴
زمانہ تصنیف	۷۵
اُپنشدوں میں لفظ اللہ رسول و محمد ﷺ	۷۶
دوسری جگہ بھی لفظ اللہ و رسول کا استعمال	۷۷
(حصہ۔4) بودھ مذہب کے مطابق انتم رشی کی پیشن گوئیاں	۷۹
آخری رسول سے متعلق گوتم بدھ جی کی پیشن گوئیاں	۸۰

آخری رسول ﷺ کب، کہاں اور کون

موضوع	صفحہ نمبر
آنے والے بدھ کی خصوصیات	۸۰
حضرت محمد ﷺ اور آخری بدھ	۸۱
وہ دنیا کو سچائی اور بھلائی کی تعلیم دے گا	۸۱
وہ دنیا کا رہنما ہوگا	۸۳
وہ دنیا والوں کو صاف ستھرا راستہ دکھائے گا	۸۴
وہ اپنے وقت پر آئے گا	۸۶
اس کا دل صاف ہوگا اور وہ ذی علم و صاحب فہم ہوگا	۸۶
اس کا نام میتریہ ہوگا	۸۶
بدھ میتریہ کی صفات اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم	۸۷
(حصہ۔5) پارسی مذہب کے مطابق آخری رسول کی پیشن گوئیاں	۸۸
پارسی مذہب کا مختصر تعارف	۸۹
پارسی مذہب کی اہم کتاب	۸۹
پارسی کتابوں کی پیشن گوئیاں	۸۹
آنے والے سندیشٹا (پیغمبر) کا نام	۸۹
سوئی شیانت (SOESHYANT) لفظ کی تشریح	۸۹
استویت ایریتا ASTWAT ERATA	۹۰
(حصہ۔6) یہودی مذہب کے مطابق آخری رسول	۹۴
آخری رسول کی پیشن گوئیاں توریت کے صفحات میں	۹۵
ان کے (یعنی اسرائیلیوں کے) بھائیوں کے درمیان میں ہوگا	۹۵
لفظ محامدیم کی تشریح	۹۶
تیری (یعنی موسیٰؑ کی) طرح ایک نبی آئے گا	۹۶
حضرت موسیٰؑ اور حضرت محمد ﷺ میں مطابقت	۹۷
نام میں مطابقت	۹۷

موضوع	صفحہ نمبر
شادی میں مطابقت	۹۷
ساتھیوں میں مطابقت	۹۷
ہجرت میں مطابقت	۹۷
مخالفین سے جہاد میں مطابقت	۹۷
شریعت میں مطابقت	۹۷
تحریری طور پر محفوظ کرنے میں مطابقت	۹۷
قوم میں مطابقت	۹۸
طویل العمری میں مطابقت	۹۸
انتقال میں مطابقت	۹۸
(حصہ۔7) انجیل کے مطابق آخری رسول کی پیشن گوئی	۹۹
حضرت عیسیٰؑ مسیحؑ کے ذریعہ کی گئی پیشن گوئیاں	۱۰۰
حضرت عیسیٰؑ اور حضرت محمد ﷺ کا تقابلی جائزہ	۱۰۰
وہ ہر طرح سے تمہارے ساتھ ہوگا	۱۰۰
تمہیں سچائی کا راستہ بتائے گا	۱۰۱
وہ میری گواہی دے گا	۱۰۱
پیراکلیٹ کی اصلیت	۱۰۱
بائبل میں ترمیم	۱۰۲
پیراکلیٹ کا معنی	۱۰۳
(حصہ۔8) حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد سے قبل عرب شعراء کی پیشن گوئیاں	۱۰۵
عرب شعراء ونجومیوں کی پیشن گوئیاں	۱۰۶
رائش کے مطابق حضرت محمد ﷺ	۱۰۶
ورقہ بن نوفل کے مطابق حضرت محمد ﷺ	۱۰۶
فاطمہ بنت مرّہ کی پیشن گوئیاں	۱۰۹

موضوع	صفحہ نمبر
حجر بن مالک کی پیشن گوئیاں	۱۱۰
کعب بن لوئی کی پیشن گوئیاں	۱۱۱
(حصہ۔9) ہندوستانی شعراء اور سنتوں کی پیشن گوئیاں	۱۱۳
بھکتی کال کے شعراء کی مدح	۱۱۴
اسی بات کو جایسی نے ’پدماوت‘ میں کہا	۱۱۴
کبیر داس جی کی زبانی	۱۱۶
مہاراج سرکشن پرساد جی کی زبانی	۱۱۶
منشی شنکر لال ساقی کی زبانی	۱۱۷
لکشمن نرائن شریواستو کی زبانی	۱۱۷
چودھری دلّو رام کوثری کی زبانی	۱۱۸
تلوک چند محروم کی زبانی	۱۱۸
پنڈت ہری چند اختر کی زبانی	۱۱۸
پنڈت دیوی پرساد کی زبانی	۱۱۹
یوگیندر پال صابر کی زبانی	۱۱۹
جگن ناتھ پرساد کی زبانی	۱۱۹
چندر پرکاش جوہر بجنوری کی زبانی	۱۱۹
سنتوں کی پیشن گوئیاں	۱۲۰
تلسی داس جی کے مطابق حضرت محمد ﷺ	۱۲۰
بولو، کلک اوتار شری محامد رشی کی جئے	۱۲۱
(حصہ۔10) عالمی شہرت یافتہ غیر مسلم مؤرخین کی نظر میں حضرت محمد ﷺ	۱۲۳
حضرت محمد ﷺ کا مرتبہ	۱۲۴
ڈاکٹر لائٹز کے مطابق	۱۲۴
آر ڈبلیو اسٹوارٹ کے مطابق	۱۲۵

موضوع	صفحہ نمبر
لامارٹن کے مطابق	۱۲۵
گبن کے مطابق	۱۲۵
جی ھنگس کے مطابق	۱۲۵
اسٹینلےلینپول کی زبانی	۱۲۶
ڈاکٹر گسیٹوں لیبان کی زبانی	۱۲۶
جان ڈے وڑ پورٹ کی زبانی	۱۲۶
یارکس ڈاڈا کی زبانی	۱۲۶
گاندھی جی کے مطابق	۱۲۷
انسائیکلو پیڈیا برٹانکا کے مصنفین کے مطابق	۱۲۸
مہلر جی کے مطابق	۱۲۹
مسٹر تھامس کارلائل کے مطابق	۱۲۹
جرمن مؤرخ ڈوش کے مطابق	۱۳۱
مسٹر واس ورتھ اسمتھ کے مطابق	۱۳۱
ایک اور جگہ مسٹر تھامس جی لکھتے ہیں	۱۳۳
ایک عیسائی ڈاکٹر اسپرنگ کے مطابق	۱۳۳
مسیز اینی بیسنٹ کے مطابق	۱۳۳
گریٹ ٹیچر ہربرٹ وائل کے مطابق	۱۳۴
جارج برناڈ شا کے مطابق	۱۳۵
ریوریڈ راڈویل جی کے مطابق	۱۳۵
سائنس دانوں کی نظر میں حضرت محمد ﷺ کے ذریعہ دیا ہوا قرآن	۱۳۶
سائنس دانوں کی تحقیق اور قرآن میں اس کا ذکر	۱۳۶
پروفیسر مورے کے مطابق حضرت محمد ﷺ کا لایا ہوا قرآن	۱۳۶
آخری رسول کی تصدیق پروفیسر تیگاسان کی زبانی	۱۴۱

موضوع	صفحہ نمبر
اس کے فوراً بعد شیخ زندانی نے پروفیسر تیگاسان سے پوچھا	۱۴۱
پروفیسر صاحب نے سوال کیا وہ اللہ کون ہے؟	۱۴۱
پروفیسر کارنر جی کے مطابق حضرت محمد ﷺ	۱۴۲
پروفیسر کارنر جی ایک دوسری جگہ پر اس طرح لکھتے ہیں	۱۴۳
پروفیسر ھے کے مطابق حضرت محمد ﷺ	۱۴۴
آخر میں پروفیسر صاحب لکھتے ہیں	۱۴۶
پروفیسر سمپسن کے مطابق	۱۴۶
پروفیسر مارشل جانس جی کے مطابق	۱۴۶
پروفیسر ریش یدی کسان جی کے مطابق	۱۴۷
پروفیسر دورجاراؤ جی کے مطابق	۱۴۷
پروفیسر شرورڈر جی کے مطابق	۱۴۷
پروفیسر آرم اسٹرانگ جی کے مطابق	۱۴۷
قرآن کریم اور سائنس دانوں کی تصدیق	۱۴۸
سائنس دانوں کی نظر میں	۱۴۹
(حصہ 11) محمد ﷺ کا ذکر (قرآن کی روشنی میں)	۱۵۸
رسالت پر ایمان	۱۵۹
قرآن کے مطابق اللہ کے رسول ﷺ کا ذکر	۱۵۹
حضرت محمد ﷺ تمام انسانوں کے آخری رسول	۱۶۰
آخری رسول حضرت محمد ﷺ	۱۶۱

پیش لفظ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی رہنمائی اور ہدایت کے لئے نبیوں اور رسولوں کا سلسلہ قائم فرمایا جو حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت محمد ﷺ تک برابر چلتا رہا، ہر ہر علاقے میں اور ہر ہر قوم میں رسول بھیجے گئے انہوں نے اپنے پالن ہار اور بھیجنے والے کے پیغام کو مکمل طور پر پہونچایا، سخت سے سخت تکلیف برداشت کیں مارے پیٹے گئے، لیکن پیغام حق اور سچّائی سنا کر رہے ماننے والوں نے مانا اور کامیاب ہوئے اور انسانیت کے دشمن ظالم اور جاہل لوگوں نے نہیں مانا تو ہلاک و برباد ہو گئے جس کا ریکارڈ آسمانی کتابوں نے محفوظ کر کے آنے والی نسلوں کو پیش کیا تا کہ وہ ایسی غلطی نہ کریں اور انکار کر کے مجرموں کی فہرست میں شامل نہ ہو جائیں۔

اللہ بھلا کرے ایسے لوگوں کا جن کے پاس حق وصداقت کا پیغام تھا مگر انہوں نے اپنی خودغرضی اور دنیاوی لالچ کے لئے اس کو چھپایا پھر اس میں کاٹ چھانٹ کی اس طرح نسلِ انسانی کی راہ کھو گئی یہ لوگ برابر انسانیت کے ساتھ ظلم وزیادتی کرتے رہے اور اللہ کے بھیجے ہوئے پیغام حق وصداقت کو جھٹلاتے رہے اللہ کو اپنے پیدا کئے ہوئے انسانوں سے پیار تھا اس لئے وہ برابر حق کی روشنی کے لیے اپنے پیغمبروں کو بھیجتا رہا۔ آخر میں جب ان لوگوں نے اس پیغام کو بالکل مٹا کر رکھ دیا اور سارے چراغ بجھا دیئے اور ساری دنیا گھٹا ٹوپ اندھیرے میں بدل گئی تو اللہ تعالیٰ کی رحمت کو جوش آیا اور اپنے آخری پیغمبر کو ساری دنیا کی ہدایت کے لئے بھیجا اور اس کو تمام دنیا کے لئے رحمت بنا کر اپنے پیغام حق وصداقت کو عام کرنے کا حکم دیا تو اس نے وہ پیغام سنانا شروع کیا، ماننے والوں نے بڑھ کر خوش آمدید کہا اور اس کے آس پاس جمع ہو گئے اور نہ ماننے والے جو حقیقت میں انسانیت کے دشمن تھے انکار کرتے چلے گئے۔ اس لئے ان کا کوئی نام لیوا نہیں کوئی یاد کرنے والا نہیں۔

اس نے آ کر اعلان کیا کہ تمام مخلوق اللہ کا کنبہ ہے سب آپس میں بھائی بھائی اور یکساں ہیں، نسلی اور قومی بنیاد پر کسی کو برتری حاصل نہیں۔ ''اللہ کو پیارا وہ ہے جو اسکی مخلوق کے ساتھ احسان کرے اور وہ اللہ کا لحاظ کرتا اور اس سے ڈرتا ہو''، اعلیٰ خاندان میں ہونے کی وجہ سے، جنت اس کا حق نہیں بلکہ جو بھی حق وصداقت کو قبول کر کے عمل کرے گا وہ کامیاب ہوگا اور جنت کا حقدار ہوگا چاہے کالا ہو یا گورا، چاہے اعلیٰ خاندان کا ہو یا معمولی خاندان کا''۔

اس نے بتایا ''ہر جاندار کی خدمت کرنے میں اجر وثواب ہے'' ''ایک بدکار عورت کی بخشش اس لئے ہو گئی کہ اس نے پیاسے کو پانی پلایا تھا'' ایک بار ایسا ہوا کہ وہ سفر میں تھے کچھ ساتھی ان کے ساتھ تھے انہوں نے ایک چڑیا کے بچے پکڑ لیے، چڑیا بار بار آتی اور پر پھڑ پھڑاتی، انہوں نے پوچھا کہ کس نے ان چڑیوں کو دکھ دیا ہے، اس کے بچوں کو چھوڑ دو۔

اس کے ذریعہ قرآن میں یہاں تک اعلان کیا گیا کہ ''زمین پر اکڑ کر مت چلو بلکہ اللہ، رحمٰن کے بندوں کی نشانی بتائی گئی کہ وہ زمین پر اکڑ کر نہیں چلتے ہیں، آہستگی سے نرمی کے ساتھ چلتے ہیں۔

اس نے یہ بھی اعلان کیا کہ سورج، چاند ستارے، آسمان، زمین، جنگل، پہاڑ، دریا، سمندر، یہ سب اللہ کے بنائے ہوئے ہیں اور سب اس کے حکم کے مطابق عمل کر رہے ہیں۔ اسی نے سب کو پیدا کیا اور وہی اکیلا سب کو چلا رہا ہے، جب تک چاہے گا چلائے گا اور جب چاہے گا ختم کر دیگا وہ خود سے کچھ نہیں کر سکتے اور ان سب کو انسان کا خادم بنا دیا ہے اور انسان کو حکم دیا ہے کہ وہ اپنے پیدا کرنے والے کے آگے جھکے اور صرف اسی کی عبادت کرے۔

اسی طرح اس نے اپنے رب اللہ کے پیغام کو ساری دنیا میں عام کر دیا جنہوں نے مانا وہ کامیاب ہوئے جو ٹکرائے وہ چور چور ہو گئے، لیکن یہاں بھی ایسے لوگ پیدا ہوئے جو انسانیت کے دشمن تھے انہوں نے اس کو بدنام کرنے کی کوشش کی اور غلط سلط باتیں اس کی طرف لگائیں، اس لئے بہت سے بھولے بھالے لوگ ناسمجھی کا شکار ہو گئے اور بنا کسی تحقیق کے اسے قبول کر

لیا۔ جبکہ یہ ایک حقیقت ہے کہ اس کا نام اور کام تمام آسمانی کتابوں میں بتا دیا تھا۔ اس کو انہوں نے چھپایا اور مٹایا لیکن اس کے باوجود آج بھی ان کتابوں میں اس کا ذکر بھرپور طریقہ سے موجود ہے اگر غیر جانب دار ہوکر حق کی تلاش کے لئے اسے پڑھتے تو قبول کر لیتے، اور جنہوں نے اس طرح دیکھا انہوں نے مانا اور برابر مان رہے ہیں اس لئے ایسا کون ہے جو ''جنت'' نہ ڈھونڈھے سکون نہ چاہے اور اچھی زندگی کا خواہش مند نہ ہو۔

عزیز گرامی مولوی مفتی محمد سرور فاروقی ندوی نے بڑی محنت سے اور کافی وقت لگا کر اس آخری رسول (یعنی جس کا نام نامی اسم گرامی حضرت محمدؐ ہے) کے بارے میں آسمانی مقدس کتابوں اور مختلف سنتوں، سائنس دانوں، مؤرخوں کے اقوال کو بڑے اچھے ڈھنگ سے جمع کر دیا ہے۔

امید ہے کہ وہ تمام بھائی خاص طور سے ہندوستانی، دانشوروں اور جن کی تلاش کرنے والے لوگوں اور آخری رسول کا انتظار کرنے والے تمام انسانوں کے لئے راہ ہدایت ہوگا، اللہ تعالیٰ ان کے اس کام کو قبول فرمانے اور اس کو ہدایت، سعادت ونجات کا ذریعہ بنائے۔

عبداللہ حسنی ندوی

۱۹ نومبر ۱۹۹۸ء

نوٹ: حضرت مولانا عبداللہ حسنیؒ ندوی کی زندگی ہی میں ہندی ایڈیشن شائع ہوا تھا۔ جس پر آپ نے یہ مقدمہ تحریر فرمایا تھا، اسی کا اب اردو ایڈیشن شائع ہو رہا ہے، اس لئے اس کا ترجمہ افادہ عام کی غرض سے شائع کیا جارہا ہے۔

اپنی بات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی اشرف المرسلین و علیٰ آلہٖ واصحابہٖ اجمعین.............................. وبعد.

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولًا أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ الطَّاغُوتَ ۖ فَمِنْهُم مَّنْ هَدَى اللَّهُ وَمِنْهُم مَّنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلَالَةُ ۚ فَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ ۞

ترجمہ: اور ہم نے ہر گروہ میں پیغمبر بھیجے تا کہ (تم) صرف ایک اللہ کی عبادت کرو اور شیطان سے بچتے رہو، تو ان میں سے بعض کو اللہ نے ہدایت دی اور بعض پر گمراہی ثابت ہوئی، زمین پر چلو، پھرو، اور دیکھو کہ جھٹلانے والوں کا کیا انجام ہوا۔ (سورہ نحل آیت ۳۶)

مندرجہ بالا آیت سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کرنے کے بعد یونہی چھوڑ نہیں دیا، بلکہ جس طرح انسان کے جسم کو تندرست رکھنے کی ضرورت پڑتی ہے اس سے کہیں زیادہ زندگی کے ہر موڑ پر کسی رہبر کی ضرورت پڑتی ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس کا انتظام بھی کیا کہ وہ انسانوں میں سے اپنا پیغمبر مقرر کرتا رہا جس میں سب سے پہلے پیغمبر حضرت آدم علیہ السلام تھے۔

اسی طرح اپنے وقت پر برابر پیغمبر آتے اور اس زمانے کے لوگ ان کی پیروی کرتے لیکن کچھ عرصہ بعد لوگ ان کی تعلیمات کو چھوڑ کر نفس پرستی کا راستہ اپنا لیتے تو دوسرے پیغمبر بھیجے جاتے لیکن ان کے ساتھ بھی یہی ہوتا کہ ان کی تعلیمات کو چھوڑ کر خود اسی پیغمبر کی عبادت و بندگی شروع ہو جاتی اور حقیقی معبود جس نے اس پیغمبر اور سارے انسانوں کو پیدا کیا اس کو اس پیغمبر سے بھی کم عزت ملتی یہاں تک کہ اللہ کو چھوڑ کر دوسروں کی عبادت شروع ہو جاتی۔

اُوپر کی آیتوں سے ظاہر ہو چکا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر قبیلے میں نبی یا رسول بھیجے اور

دوسری جگہ پر یہ بھی واضح کر دیا، کہ ہر قبیلے میں جو رسول آتے تھے وہ اسی قبیلے کی زبان بولتے تھے کہیں سنسکرت میں کہیں ایرانی میں، کہیں یونانی یا فارسی وغیرہ زبان میں رسول بات کرتے انہیں کے درمیان زندگی گذارتے اور لوگ ان کی پیروی کرتے، لیکن وہ اپنے آپ کو آخری پیغمبر نہ کہتے تھے اور نہ یہ کہتے تھے کہ یہی طریقہ قیامت تک رہے گا۔ یہ تو صرف حضرت محمد ﷺ نے فرمایا کہ میں آخری رسول ہوں اور میرا لایا ہوا قانون (شریعت) قیامت تک کے سبھی انسانوں کے لئے ہے۔

اس طرح جب ہم ہندو مذہب کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہمیں اس بات کا احساس ہوتا ہے کہ ہندوستان میں خدا کے رسول ہوئے ہونگے اور خدا کی طرف سے تعلیم و ہدایت نازل ہوئی ہوگی، چونکہ قرآن مجید میں متعین طریقہ سے ہندوستان کے مذہبی بزرگوں کو خدا کا رسول یا ان کی مذہبی کتاب کو خدا کی کتاب قرار نہیں دیا گیا۔ اس لئے ہم بھی متعین طور پر کچھ نہیں کہہ سکتے کہ یہ فلاں نبی کی قوم ہے یا وید آسمانی کتاب ہے، لیکن اس سے انکار بھی نہیں کیا جا سکتا کہ ہندوستان میں خدا کے رسول نہیں آئے ہونگے اور ان کے ذریعہ خدا کی بھیجی ہوئی تعلیم و ہدایت نہیں دی گئی ہوگی۔

اس لئے کہ قرآن مجید میں انبیاء علیہم السلام اور ان کی قوموں کے جو حالات بیان کئے گئے ہیں ان سے صاف پتہ چلتا ہے کہ ایک قوم جو شروع میں موحد اور ایک خدا کی عبادت کرتی تھی رفتہ رفتہ وہی قوم روح پرستی، بت پرستی، اور مخلوق پرستی میں مبتلا ہو جاتی تھی، پھر اس قوم میں کوئی اسی طرح کا رسول مبعوث ہوتا اور اس کو توحید پر لے آتا تھا مگر اس رسول کے دنیا سے چلے جانے اور موجودہ نسل کے ختم ہو جانے کے بعد وہی قوم رفتہ رفتہ پھر شرک میں مبتلا ہو جاتی تھی، ظاہر ہے کہ ہندوستان میں بھی ایسے تغیرات ہوئے ہوں گے۔ جیسا کہ نسل انسانی کی ابتدا سے حضرت آدم علیہ السلام نے جو تعلیم اور دین دیا وہ اسلام ہی تھا جس کے بنیادی اصول یہی تھے جو آج بھی اسلام کا بنیادی عقیدہ ہے جیسے:

(۱) خدا کی ہستی اور اس کی توحید کا عقیدہ (۲) وحی و رسالت کا عقیدہ

آخری رسول ﷺ کب، کہاں اور کون

(۳) آخرت یعنی دنیاوی زندگی کے نیک و بداعمال کی جزاوسزا کا عقیدہ۔

اس طرح آج بھی ہندوؤں کی مذہبی کتابوں میں خدا کی ہستی کا عقیدہ اور مورتی پوجا کو سختی سے منع کیا گیا ہے، لیکن اسی کے ساتھ ساتھ مشرکانہ شلوک بھی موجود ہیں۔ اسی طرح وحی و رسالت میں بھی اوتار واد کا تصور داخل کر کے اصل حقیقت سے دور ہو چکے ہیں۔

آخرت کے متعلق بھی فلسفیانہ طریقہ سے آواگمن کے چکر میں پھنس کر آخرت کے اصل تصور کو ختم کر دیا ہے۔

ان تمام تضاد کے باوجود ویدوں کے مطالعہ سے ایسے ایسے مضامین بھی سامنے آتے ہیں جس سے دعوت کے راستے ہموار ہو سکتے ہیں جیسے خاتم الرسل سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کا نام آپ ﷺ کے آمد کی جگہ اور آپ ﷺ کے تمام اوصاف کے ساتھ جنگوں کا تذکرہ سمجھ میں آتا ہے۔

ان کی مذہبی کتاب وِیْد میں کئی جگہ لفظ نَراشَنْش کے نام سے ایک شخصیت کا ذکر موجود ہے جن کی بیان کردہ خصوصیات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر صادق آتی ہیں۔ جیسے پنڈت وید پرکاش اپادھیائے جی نے ''نراشنس اور انتم رشی'' کے عنوان سے ایک کتاب لکھی ہے (اگرچہ مکمل طور پر اس سے شرعی اصولوں کے مطابق اتفاق نہیں کیا جا سکتا) لیکن اس میں انہوں نے دلائل سے ثابت کیا ہے کہ نراشنس سے مراد حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

اسی طرح پُرانوں میں کلکی اوتار کے نام سے بھی ایک شخصیت کا ذکر ہے، جس میں اوتار کے مفہوم کو واضح کر دیا جائے تو ان کی خصوصیات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر صادق آتی ہے، جس کی تفصیل اس کتاب میں درج کی گئی ہے۔

لیکن اس کتاب سے ہمارا ہرگز ایسا کوئی مقصد نہیں کہ ہم ہندؤں کو اہل کتاب یا وید کو آسمانی صحیفہ یا اس کی اہمیت کو مسلمانوں کے سامنے پیش کریں۔ ایسا ہرگز نہیں ہے اس لئے کہ تمام انسانوں کے لئے اس وقت قرآن کے علاوہ کوئی بھی آسمانی کتاب اپنی اصلی شکل میں موجود

نہیں ہے اور حضرت محمد ﷺ کی لائی ہوئی شریعت قیامت تک باقی رہے گی۔

یہ تو صرف حکمت دعوت کی غرض سے مخاطب کو متوجہ کرنے کے لئے پیش کیا جا رہا ہے تا کہ کسی ہندو بھائی سے اس طرح کہا جا سکتا ہے کہ آپ جس کتاب پر اعتماد کرتے ہیں اگر چہ وہ آپ کی ہی تصنیف کیوں نہ ہو اس میں بھی ایسی باتیں لکھی ہیں جن سے بھی حضرت محمد ﷺ کی تصدیق ہوتی ہے، اس سے مخاطب متوجہ ہوگا اور قرآن و حدیث کی مکمل دعوت پیش کرنے میں آسانی ہوگی۔

لیکن یہ دعوت کے لئے کوئی شرط یا ضروری بھی نہیں ہے صرف حکمت دعوت کے اصول کے مطابق آسانی ہوتی ہے، ورنہ اس وقت پوری دنیا میں قرآن مجید کے علاوہ کوئی کتاب اپنی اصلی شکل میں موجود نہیں ہے اور قرآن مجید ہی قیامت تک مستند و معتبر کلام الٰہی رہے گا۔ جس کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے خود کیا ہے اور دعوت بھی ہمیں قرآن و حدیث ہی کی دینی ہے صرف ابتدائے گفتگو کے لئے زبان کا استعمال ان کی نفسیات کو سامنے رکھتے ہوئے جو ہماری شریعت سے تعارض نہ کرتی ہوں کیا جا سکتا ہے، اور اگر کسی کو اختلاف ہو کہ ان کی کتاب سے کوئی بات ثابت کرنے کی کیا ضرورت ہے تو کوئی حرج نہیں یہ تو صرف ان کے لئے ہے جو اس طرح کی صفات والی شخصیت کے منتظر ہیں ورنہ ہم کو سیدھی دعوت پیش کرنی ہے۔

اس طرح اس کتاب میں کئی حصے کئے گئے ہیں، پہلے حصہ میں ویدوں کی پیشن گوئیاں پھر پرانوں، اپنشدوں اور بودھ مذہب کی پیشن گوئیاں پھر پارسی مذہب و یہودی مذہب اور عربی و ہندستانی شعراء کے ساتھ عالمی شہرت یافتہ غیر مسلم مؤرخین کی حضرت محمد ﷺ کی صفات سے متعلق تحریریں اور قرآن میں حضرت محمد ﷺ کے آخری رسول ہونے کی دلیل اور آپ ﷺ کی مختصر سیرت درج کی گئی ہے۔

آخر میں ہم مترجم جناب حافظ ابوشحمہ صاحب (استاذ جامعہ دار ارقم محمد پور گونتی) جو میرے انتظامی کاموں میں معاونت کرتے ہیں اور اسی طرح محترم جناب محمد ندیم صاحب، تسنیم احمد صاحب، ڈاکٹر امتیاز احمد صاحب اور محمد بلال صاحب کے شکر گزار ہیں جنہوں نے ہندی

ایڈیشن والی کتاب کی پروف ریڈنگ میں ہمارا تعاون کیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی شان کے مطابق اجر عظیم عطا فرمائے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس کوشش کو قبول فرمائے اور غیر مسلموں میں دعوت کا کام کرنے والے بھائیوں کے لئے مفید بنائے تا کہ تمام انسان حضرت محمد ﷺ کو اپنا آخری رسول تسلیم کر کے کامیاب زندگی گذارنے والے بن جائیں۔ والسلام

محمد سرور فاروقی ندوی
ندوۃ العلماء، لکھنؤ ۱۹ انومبر ۱۹۹۸ء
اردو۔ دوسری اشاعت
۱۰ انومبر ۲۰۱۶ء

حصّہ - 1

حضرت محمد ﷺ
اور
ویدوں کی پیشن گوئیاں

ویدوں میں آخری رسول ﷺ کی پیشن گوئیاں

دنیا میں چند بڑی قومیں ہیں جن میں ایک ہندو قوم بھی ہے اس کے یہاں بھی مذہبی کتب کا ایک بڑا ازخیرہ ہے جس میں ان کی اکثریت ویدوں کو ایشوری گیان (علم الٰہی) سمجھتی ہے، اگرچہ ان کے یہاں ہر دور میں کافی تبدیلیاں ہوتی رہیں جیسے پہلے رِگ وید تھا پھر اتھروید، یجر وید اور سام وید کی شکل میں چار حصے ہو گئے لیکن تمام تبدیلیوں کے باوجود اکثریت ویدوں کو ہی اصل علم سمجھتی ہے، اس کے بعد اسمرتیاں اور پُران پر بھی عقیدہ ہوتا ہے۔

اس طرح جب اہل وطن کی کتابوں کا مطالعہ کیا جاتا ہے تو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ یہ کبھی کسی نبی کی امت رہی ہوگی اور اس کی تعلیمات کو مسخ کر کے اپنے مفاد والے احکامات وضع کر لئے گئے ہوں گے۔ بہرحال ان تبدیلیوں کے باوجود بعض نام ان کی کتابوں میں آئے ہیں جیسے نراشنس، احمد، رسول وغیرہ اب اس شخصیات سے کون شخص مراد ہے اس میں اختلاف ہے بعض کچھ پچھلے لوگوں کے نام لیتے ہیں بعض انتظار کر رہے ہیں کہ نراشنس نام کا شخص جب آجائے گا تو اس کی بات کو جو نہیں مانے گا وہ کامیاب نہیں ہوگا اس لئے ان کی اکثریت کو شدت سے اس نراشنس یا کلکی اوتار کا انتظار ہے۔

اب ایسے لوگوں کے سامنے اگر انہیں کی کتاب کے ذریعہ حضرت محمد ﷺ کی سیرت پیش کر دی جائے تو قوی امید ہے کہ ہدایت کا راستہ آسان ہو جائے گا۔

اگرچہ ہم اس کے مکلّف نہیں ہیں کہ دعوت کے لئے کسی دوسری کتاب کا سہارا لیں لیکن حکمت دعوت کے اصول کے تحت ابتدائے گفتگو میں جس میں شرک کی آمیزش نہ ہو استعمال کر کے قرآن واحادیث کی مکمل تعلیم پیش کر سکتے ہیں۔

قرآن مجید دنیا کی واحد کتاب ہے جو خدا کے تمام رسولوں اور خدا کی بھیجی ہوئی تمام

کتابوں کی تصدیق کرتا ہے اور مسلمانوں کے لئے ان پر ایمان لانا اسی طرح ضروری قرار دیتا ہے جس طرح حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن مجید پر۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

آمَنَ الرَّسُولُ بِمَا أُنزِلَ إِلَيْهِ مِن رَّبِّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ ۚ كُلٌّ آمَنَ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّن رُّسُلِهِ (سورہ بقرہ آیت۔۲۸۵)

ترجمہ: رسول ایمان لائے اس چیز پر جو اس کی طرف اللہ تعالیٰ کی جانب سے اتری اور مومنین بھی ایمان لائے ، اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر ایمان میں سے کسی میں ہم تفریق نہیں کرتے۔

ہر قوم میں ہادی (نبی) آئے

قرآن یہ نہیں کہتا کہ خدا کے رسول کسی ایک ہی ملک اور ایک ہی قوم میں ہوئے وہ کہتا ہے کہ خدا کے رسول ہر قوم اور ہر زمانہ میں ہوئے۔

إِنَّمَا أَنتَ مُنذِرٌ ۖ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ (سورہ رعد آیت۔۷)

ترجمہ: بے شک آپ صرف ڈرانے والے (نبی) ہیں اور ہر قوم کے لئے ہادی ہوتے چلے آئے ہیں۔

ہر ملک میں نبی آئے

وَإِن مِّنْ أُمَّةٍ إِلَّا خَلَا فِيهَا نَذِيرٌ (سورہ فاطر آیت۔۲۴)

ترجمہ: اور کوئی امت ایسی نہیں ہوئی جس میں کوئی ڈرانے والا نہ گذرا ہو۔

نبی اپنے مخاطب قوم کی زبان میں سمجھاتا تھا

قرآن یہ بھی کہتا کہ خدا کی کتاب کسی ایک زبان میں نازل نہیں ہوئی بلکہ اس علاقہ کی جو زبان ہوتی تھی اسی زبان میں نبی بات کرتا تھا۔ مثلاً اگر ہندوستان کی زبان سنسکرت رہی ہوگی تو یہاں آنے والے نبی نے سنسکرت میں اپنا پیغام دیا ہوگا۔

قوم کی زبان میں نبی آئے

وَمَا أَرْسَلْنَا مِن رَّسُولٍ إِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهِ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ (سورہ ابراہیم آیت۔۴)

ترجمہ: ''ہم نے ہر ہر نبی کو اس کی قومی زبان میں ہی بھیجا ہے تا کہ ان کے سامنے وضاحت سے بیان کردے''۔

قرآن مجید میں ہندوستان کے کسی پیغمبر کا واضح ذکر نہیں کیا گیا اس لئے مسلمان ہندوستان کے مذہبی بزرگوں کو خدا کا رسول یا کسی مذہبی کتاب کو خدا کی کتاب قرار نہیں دے سکتے لیکن اوپر کی آیتوں سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ اس ملک میں بھی اللہ کے رسول ضرور آئے ہوں گے اور انھوں نے تعلیم ضرور دی ہوگی۔

البتہ اس میں اتنا تغیر ہو چکا ہے کہ اس کی اصل حیثیت کا سراغ لگانا ناممکن سا ہو گیا ہے اس لئے کہ کسی رسول کے آنے کے وقت ایک قوم جو موحد اور ایک خدا کی پرستار ہوتی تھی رفتہ رفتہ روح پرستی ، بت پرستی اور مخلوق پرستی میں مبتلا ہو کر اپنی اصل حیثیت کھو دیتی تھی یہی حال ہندو مذہب کا ہوا۔

وید کا مختصر تعارف

ہندو مذہب کی بنیاد چار ویدوں پر ہے جس کو ہندو دائمی ایشوری گیان یا الہامی علم اور تعلیم و ہدایت کا سرچشمہ سمجھتے ہیں۔ ہندوؤں کا تقریباً ہر فرقہ ہر طبقہ اور ہر تحریک کہیں نہ کہیں سے وید سے اپنے آپ کو وابستہ کرتی ہے۔ وید کے سلسلہ میں ہندوؤں کا دعویٰ ہے کہ ان کے پاس موجودہ ''وید'' انسانی تاریخ میں سب سے قدیم کلام ہے اگر چہ وہ ذریعہ جس سے یہ کلام انسان تک پہونچا انھیں خود بھی نہیں معلوم لیکن بقول ہندو علماء یہ کلام ہزاروں سال سے ان کے سینوں میں محفوظ چلا آرہا تھا، اب سے محض دو صدی قبل ہی ان کو اکٹھا کر کے کتابی شکل دی گئی ہے اس سلسلے میں ''البیرونی''، میکس ملر اور اے ڈیو بائیر کے نام اہمیت کے حامل ہیں جنھوں نے سالہا سال محنت کر کے سنسکرت سیکھی اور اس کلام کو کتابی شکل میں محفوظ کیا اور

ہندومت کی باقی کتب جیسے اپنشد''پران'' ''براھمن''وغیرہ ہیں یہ محض ویدوں ہی کی تفسیر ہیں اورانھیں ہندو براہ راست آسمانی نہیں مانتے۔ویدوں میں کل کتنے منتر ہیں اس میں علماءاور دانشوروں کااختلاف ہےالبتہ ویدوں کوچار حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

(۱) رگ وید (۲) یجروید (۳) سام وید (۴) اتھروید

ا۔رگ وید کامختصر تعارف:

رگ وید سب سے قدیم اورمشہور وید ہے جو دواقسام پر مشتمل ہے

ا۔منڈل،سوکت،منتر (مثلاً پارہ،رکوع،آیت)

۲۔اشٹک ،ادھیائے اور سوکت

پہلی قسم کے مطابق رگ وید دس حصوں میں منقسم کیا گیا ہے جس میں سے ہر حصہ کومنڈل کہتے ہیں جن میں رکھے گئے منتروں کے مجموعہ کوسوکت اوران سوکتوں کے اجزاءکورِچائیں یعنی منتر کہتے ہیں۔

اس طرح وید کےمنتروں کی تعداد میں بڑااختلاف ہے جس میں سے کسی نے دس ہزار پانچ سو باون (۱۰۵۵۲) تو کسی نے دس ہزار پانچ سونواسی (۱۰۵۸۹) بتائی ہے رگ وید کے دوسرے حصہ میں آٹھ اشٹک چونسٹھ ابواب اورایک ہزار اٹھائیس (۱۰۲۸) سوکت ہیں۔

۲۔یجر وید کامختصر تعارف:

اس کا بیشتر حصہ نثر میں ہے یہ ضخامت کے اعتبار سے رگ وید کا دو تہائی ہے اسے دوسرا وید کہتے ہیں یہ وید رگ وید کی رچاؤں کی آمیزش سے تیار کیا گیا ہےاس وجہ سے اس میں نثر کے ساتھ نظم بھی شامل ہے۔اس میں ادھیائے اور منتر ہوتے ہیں۔

۳۔سام وید کامختصر تعارف:

اس میں علم وعبادات کا ذکر ہے سام وید کے تمام منتر راگ کے ساتھ گائے جانے والے ہیں قربانی یا یگیہ کے موقع پران منتروں کومناسب آواز اور راگ کے ساتھ گا کر

آخری رسول ﷺ کب، کہاں اور کون

دیوتاؤں کو بلایا جاتا ہےاس میں ایک ہزار آٹھ سو دس (۱۸۱۰) منتر ہیں جن میں ۷۵ منتر کو چھوڑ کر سب رگ وید کے منتر ہیں۔

۴۔اتھر وید کامختصر تعارف:

اتھر وید تمام ویدوں کا خلاصہ ہےاور وید نثری اور منظوم دونوں حصوں پر مشتمل ہے اس میں جادو،ٹونا، دعائیں ،بھوت ، پریت وغیرہ کے ساتھ سیاسی وسماجی اصول اورشادی کی رسوم، میت کی آخری رسوم کا بھی ذکر تفصیل سے بیان کیا گیا ہے اور اسی وید میں ۱۲۷ویں سوکت کے مطابق حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی واضح پیشین گوئی بھی صادق آتی ہے۔اس میں کانڈ،سوکت اور منتر ہوتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کومختلف طرح کی لاتعداد نعمتوں سے نوازا ہے جن میں سے ہر نعمت اپنی جگہ قابل قدر ہےلیکن ان تمام نعمتوں میں سب سے اعلیٰ اور سب سے زیادہ ناگزیر اورانتہائی قابل قدر نعمت صحیح علم کا حصول ہے جس کے ذریعہ انسان معتدل متناسب افراط و تفریط سے پاک کمی وزیادتی کے غیر متناسب راستوں سے علیحدہ کرکے ہر حال میں اعتدال اورتعمیر کی سیدھی راہ کواپنانے کی تعلیم دیتا ہے۔اس کے برعکس اگر صحیح علم نہ ہوتو ہر قسم کی ظاہری نعمت میسر ہونے کے باوجود اضطراب وبےچینی انسان کا پیچھا نہیں چھوڑتی۔اس لئے کہ صحیح علم تلاش کرنا ہر سلیم الفطرت انسان کا وصف ہے۔

لیکن بعض لوگ نفس کے دھوکے میں آکر اپنے نفس کے تقاضے میں لگ جاتے ہیں جب کہ علم الٰہی صحیح علم کے حصول کالازمی جز ہےاوراس کامنبع انبیاءعلیہم السلام ہیں لیکن اگرانسان اپنے نبی کوہی نہ پہچانے توان کی تعلیمات تک کیسے پہنچ سکتا ہے جیسا کہ ہمارے اہل وطن کا خصوصاً حال ہوا، جبکہ حضرت محمد الرسول اللہ ﷺ تو تمام انسانیت کے رسول ہیں جتنے مسلمانوں کے ہیں اتنے ہی پوری دنیا کےانسانوں کے لئے ہیں۔

ان اصولوں کے پیش نظر جب ہم ویدوں کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہمیں مختلف صفحات پر

نراشنس لفظ سے ہوکر گذرنا پڑتا ہے اور نراشنس سے متعلق پیشین گوئی کی گئی ہے، اسے سمجھنے کی جستجو پیدا ہوتی ہے۔ یہ ایک ایسا موضوع ہے یعنی آخری رسول (حضرت محمد ﷺ) کو پہچاننے کا جس کے لئے ہمارے غیر مسلم بھائیوں کو ہر قسم کی قربانی دے کر آخری رسول (محمد ﷺ) کو تلاش کرنا چاہیئے تھا اور مسلم بھائیوں کو آپ ﷺ کا مکمل تعارف دنیا کی تمام قوموں کے سامنے پیش کرنا چاہیئے تھا اس لئے کہ بہت سی قومیں اس آخری رسول (محمد ﷺ) کے انتظار میں ہیں۔ اگر انہیں یہ حقیقت معلوم ہوجائے کہ جن نراشنس کے ہم انتظار میں ہیں وہ تو چودہ سال پہلے آچکے ہیں، تو کیا بعید ہے کہ پوری قوم اسلام قبول کر کے جنت کا راستہ اپنالے۔

ویدوں میں لفظ نراشنس کا استعمال

لفظ نراشنس کا ویدوں میں درج ذیل طریقہ سے استعمال ہوا ہے جیسے:

नराशंस मिहाप्रिय मस्यियज्ञे {ऋग्वेद संहिता 1:13:3}

ترجمہ۔ ''نراشنس کی تعریف کی جائے گی اور وہ سب کو محبوب ہوگا''۔

لفظ نراشنس یا کوئی بھی لفظ ہو اس کا صحیح مطلب جب اس کے سیاق وسباق اور غیر جانب دارانہ نظریہ سے کیا جاتا ہے تبھی اس کا صحیح معنٰی نکلتا ہے اور پھر ویدک سنسکرت کا یقینی طور سے معنٰی متعین کر پانا تو بہت مشکل کام ہے اس لئے ویدک سنسکرت کے الفاظ کے معنٰی متعین کرنے میں بہت اختلاف رہتا ہے۔

نراشنس لفظ کی ترکیب لفظی

نراشنس لفظ کی ترکیب لفظی کرتے ہوئے پنڈت تھیم کرن ورما، پنڈت راجا رام اور ڈاکٹر وید پرکاش اُپادھیائے جی نے اپنی کتاب نراشنس اور انتم رشی، ''کلکی اوتار اور محمد صاحب'' نامی کتاب میں آخری رسول حضرت محمد ﷺ کو ثابت کیا ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

"نراشنس" नराशंस لفظ "नर" ''نر'' اور "आशंस" ''آشنس'' دو لفظوں سے مل کر بنا ہے۔ نر کے معنٰی ہوتے ہیں انسان اور آشنس کے معنی تعریف کیا ہوا، آشنس لفظ

ویدک زبان کا لفظ ہے لوکِک زبان کا نہیں۔ نراشنس لفظ کا کچھ لوگوں نے معنٰی لکھا ہے کہ ''انسانوں کی تعریف'' اور کچھ لوگوں کے مطابق ''انسانوں کے ذریعہ تعریف کیا ہوا''۔

اس میں پہلا معنٰی جو دیا گیا ہے وہ قواعد کے مطابق ششٹھی تتپرُ وش سماس षष्ठीतत्पुरुषसमास سے نکلتا ہے، لیکن حقیقت میں نراشنس کے کیا معنٰی ہیں۔ ترتیہ تتپرُ وش یا ششٹی تتپر وش سے اس قسم کے معنٰی نہیں نکلتے کیونکہ نراشنس کے معنٰی میں کسی خاص انسان (Proper Noun) کی تعریف کے ہیں اس لئے نراشنس سے متعلق جس شخصیت کی تعریف کی گئی ہے اس کی تعریف نراشنس سے متعلق ہے، اور وہی اس کی مراد ہے۔ اسی طرح نراشنس لفظ کرم دھارے سماس "कर्मधार्यसमास" ہے جس کا ترکیب विच्छेद نرش چا سوآشنس नरश्चसौ आशंस یعنی ''تعریف کیا ہوا انسان ہوگا''۔ (نراشنس اور انتم رشی، مصنف پنڈت وید پرکاش اپادھیائے)

اسی طرح "نراشنس" سے کسی دیوتا کو بھی نہیں سمجھنا چاہیئے اس لئے کہ "نراشنس" لفظ خود ہی اس بات کو واضح کردیتا ہے کہ ''تعریف کیا ہوا'' جو انسان کے لئے ہے۔ اگر کوئی نر नर لفظ کو دیوواچک देववाचक تسلیم کرے تو سمجھ لینا چاہیئے کہ نر नर لفظ نہ تو دیوتا کا مترادف प्रयायवाचक لفظ ہے اور نہ ہی دیویونیوں देवयोनियों کے تحت کوئی خاص نسل کا۔ اس لئے کہ امرکوش یا کسی ڈکشنری میں اس کا ذکر موجود نہیں جیسا کہ درج ذیل شلوک سے واضح ہوتا ہے۔

دیوتاؤں کی قسموں (Specis) میں نراشنس کا شمار نہیں ہوگا

वद्याधरोऽप्सरोयक्षरक्षोगन्धर्व किन्नरः।
पिशचो गुहाकः सिद्धो भूतोऽमौ देवयोनयः।।

(امرکوش سورگن ورگ شلوک۔۱۱) (अमर कोश स्वर्ग-वर्ग ।। वाँ श्लोक)

اوپر کے شلوک میں دیوتاؤں کی مندرجہ ذیل دس قسموں کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

(۱) وِدّیادھر विद्याधर (۲) اپسرس अप्सरस् (۳) یکش यक्ष
(۴) راکشش राक्षस (۵) گندھرو गन्धर्व (۶) کِنّرُ किन्नर (۷) پِشاچ पिशाच
(۸) گُہاک गुह्यक (۹) سدّھ सिद्ध (۱۰) بھوت भूत

ان تمام دیوتاؤں کی قسموں میں سے کوئی بھی قسم نراشنس کے حق میں ثابت نہیں ہوتا اس لئے نراشنس کا انسان ہونا واضح ہوجاتا ہے۔

نراشنس انسانوں میں سے ہی ہوگا

मुनष्या मानुषा मर्त्या मनुजा मानवा नराः।
स्युः पुमांस पंचजनः पुरुषा पुरुषानरः।।

(अमर कोश मनुष्य वर्ग, श्लोक 1)

"نراشنس" لفظ دیوجاتی देवजाति میں نہ ہوکر نسل انسانی میں تعریف کیا ہوا (Praised in Homosapiens) کے لئے ہے۔ نر لفظ کا مطلب ہوتا ہے انسان کیونکہ "نر" لفظ انسان کے مترادف الفاظ میں سے ایک ہے۔ اس طرح یہ ثابت ہوجاتا ہے کہ نراشنس جس کا نام ہوگا وہ انسان ہوگا اور تعریف کیا ہوا (The Praised man) ہوگا۔

"نراشنس" کے معنٰی اوپر واضح کئے جاچکے ہیں، جس سے معلوم ہوا کہ "نراشنس" لفظ کسی خاص شخص کے لئے آیا ہے کہ وہ آنے والا شخص جس کے متعلق ویدوں کی پیشینگوئیاں ہیں وہ پہلی بات تو انسان ہوگا، دیوتا یا کوئی دوسری مخلوق نہیں ہوگا اور ساتھ میں (آشنس आशंस) یعنی प्रशंसित تعریف کیا ہوا ہوگا کیونکہ نراشنس وہ ہوگا جو بڑائی والا انسان ہوگا۔

لفظ محمد ﷺ اور لفظ نراشنس میں مماثلت

"محمد" لفظ "حمد" مصدر سے بنا ہے (حمد کے معنٰی تعریف کے ہوتے ہیں) اس طرح (محمد کے معنٰی تعریف کیا ہوا کے ہوتے ہیں)

محمد ﷺ کے والد ماجد کا نام "عبداللہ" اور والدہ محترمہ کا نام "آمنہ" تھا جس سے یہ ثابت ہوجاتا ہے کہ حضرت محمد ﷺ انسان ہی تھے اور حضرت محمد ﷺ میں انسانیت اور تعریف دونوں خصوصیات پائی جاتی ہیں اس لئے سنسکرت کا لفظ نراشنس اور عربی لفظ محمد دونوں ہم معنٰی ہوئے جس سے اس بات کی تصدیق ہوتی ہے کہ دونوں کے معنٰی ایک ہیں۔

نراشنس کب اور کہاں آئے گا

اتھروید अथर्ववेद کے بیسویں کانڈ کے ۱۲۷ویں سوکت کے پہلے منتر میں اس طرح ہے۔

'इंद्र जना उपश्रुत नराशंसः स्तविष्यते ।' (अथर्ववेद संहिता 20:27:1)

ترجمہ" اے انسانوں! ادب سے سنو کہ نراشنس کی تعریف کی جائے گی"۔

یہ شلوک اتھروید کا ہے اور اتھروید چاروں ویدوں میں سب سے بعد میں مرتب کیا گیا اس لئے اس سے یہ ظاہر ہوجاتا ہے کہ نراشنس نام کا شخص اتھروید کے لکھے جانے کے بعد ہی کے کسی زمانہ میں ہوگا۔ نراشنس سے متعلق دوسری بات اتھروید میں کہی گئی ہے کہ نراشنس کی سواری اونٹ ہوگی جو وہ استعمال کرے گا۔ جیسے:

उष्ट्रा यस्य प्रवाहजो (अथर्ववेद 20:127:2)

ترجمہ۔ "اس کی سواری اونٹ ہوگی"۔ (اتھروید، کانڈ ۲۰، سوکت ۱۲۷، منتر ۲)

اُوپر کے شلوکوں سے یہ بھی واضح ہوتا کہ نراشنس ایسے وقت میں آئے گا جب کہ سواری کی شکل میں اونٹوں کا استعمال ہوگا۔

نراشنس اور محمد ﷺ کی سواری میں مماثلت

جیسا کہ اوپر کے شلوک سے واضح ہوگیا کہ نراشنس سواری کے لئے اونٹوں کا استعمال کرے گا۔ حضرت محمد ﷺ بھی اس وقت پیدا ہوئے جبکہ سواری کے لئے اونٹوں کا استعمال ہورہا تھا اس کے بعد دوسری سواریوں کا استعمال شروع ہوا۔ خود حضرت محمد ﷺ اونٹوں ہی کا استعمال کرتے تھے جس کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ جب حضرت محمد ﷺ نے اللہ کا پیغام پہنچانا شروع کیا تو ان کے خاندان ہی کے لوگ مخالفت کرنے لگے۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ کے قتل کی (نعوذ باللہ) اسکیم بنالی، اور ایک رات میں آپ ﷺ کا گھر گھیر لیا گیا، لیکن انہی دشمنوں کے درمیان سے نکل کر آپ ﷺ اپنے قریبی ساتھی حضرت ابوبکرؓ کے یہاں گئے اور دو اونٹنیوں پر (ایک پر حضرت محمد ﷺ اور دوسری پر حضرت ابوبکرؓ) سوار ہوکر مدینہ کی طرف ہجرت کی۔ (سیرۃ النبی)

دوسرا واقعہ

حضرت محمد ﷺ کی زندگی کا دوسرا خاص واقعہ مکہ کی فتح کا ہے اس تاریخی واقعہ کے موقع پر بھی آپ ﷺ اونٹوں ہی پر سوار ہو کر مکہ تشریف لائے۔

تیسرا واقعہ

تیسرا خاص واقعہ آپ ﷺ کی زندگی کا آخری حج ہے جس میں آپ ﷺ اونٹنی پر سوار ہو کر گئے اس کے علاوہ آپ ﷺ زیادہ تر اونٹ پر ہی سواری کرتے تھے۔

اس طرح جس نراشنس کو سواری کے لئے اونٹوں کے استعمال کرنے کی بات کہی گئی ہے، وہ بھی حضرت محمد ﷺ پر صادق آتی ہے۔

نراشنس کے پیدا ہونے کی جگہ

نراشنس کے پیدا ہونے کی جگہ کو ویدوں میں صاف طور سے کہیں نہیں بتایا گیا، لیکن اوپر کے شلوک سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ نراشنس کو سواری کے لئے اونٹ کا استعمال کرنے والا بتایا گیا ہے۔ کوئی بھی شخص جس ملک اور ماحول میں پیدا ہوتا ہے اصولی طور پر اسی ملک کی زبان، وضع قطع، رہن سہن اور سواری کا استعمال کرتا ہے۔ اونٹ پر سواری کرنے کا مطلب یہ ہے کہ نراشنس جس جگہ پیدا ہوگا، وہاں اونٹوں کی کثرت ہوگی اور اُونٹوں کی کثرت عموماً ایسی جگہ ہوتی ہے جہاں ریگستانی زمین ہو۔

اس سے معلوم ہوا کہ نراشنس ریگستانی علاقہ میں پیدا ہوگا، جہاں اونٹ سواری کے لئے کثرت سے استعمال ہوتے ہونگے۔

حضرت محمد ﷺ بھی جس ملک (مکّہ) میں پیدا ہوئے وہ ایک ریگستانی علاقہ تھا جہاں سواری کے لئے اُونٹوں کا استعمال کیا جاتا تھا۔

نراشنس کی خصوصیات

نراشنس کی خصوصیات کا بیان تفصیل کے ساتھ ویدوں میں موجود ہے جن میں سے

کچھ خاص خصوصیات کا ذکر اس طرح ہے :

1. नराशंस मिहाप्रिय मस्यियज्ञे {ऋग्वेद संहिता 1:13:3}

ترجمہ۔ "نراشنس کی تعریف کی جائے گی اور سب کو محبوب ہوگا"۔
(منڈل ۱، سوکت ۱۳، منتر ۳)

2. उष्ट्रा यस्य प्रवाहजो (अथर्ववेद 20:127:2)

ترجمہ۔ "نراشنس سواری کی شکل میں اونٹوں کا استعمال کریگا"۔
(اتھروید، کانڈ ۲۰، سوکت ۱۲۷، منتر ۲)

3. मधुजिहंव हविष्कृतमं्................(ऋग्वेद 1:13:3)

ترجمہ۔ "نراشنس کو غیب کا علم دیا جائے گا "۔ (رگ وید: منڈل ۱، سوکت ۱۳، منتر ۳)

4. नरशंस प्रति धामान्यजन तिस्रो दिवः प्रतिमहाः स्वार्चि..
(ऋग्वेद 2:3:2)

ترجمہ۔ "نراشنس بہت خوبصورت اور علم کے پھیلانے والے ہوں گے "۔
(رگ وید: منڈل ۲، سوکت ۳، منتر ۲)

5. नराशंस वाजिनि वाजयत्रिह..............(ऋग्वेद 1:10:3)

ترجمہ۔ " نراشنس لوگوں کو گناہوں سے نکالے گا"۔ (رگ وید منڈل ۱، سوکت ۱۰، منتر ۳)

6. एषा इषाय मामहें............... (अथर्ववेद 20:127:3)

ترجمہ۔ "نراشنس کا ایک دنیاوی نام ماح मामह ہوگا"۔
(اتھروید کانڈ ۲۰، سوکت ۱۳۰، منتر ۳)

7. एषा इषाय मामहे शतं निष्कान्........ (अथर्ववेद 20:127:3)

ترجمہ۔ "نراشنس (محمدؐ) کو ۱۰۰ نِشک عطا کئے جائیں گے "۔
(اتھروید کانڈ ۲۰، سوکت ۱۲۷ منتر ۳)

8. दश सज्रः................... (अथर्ववेद 20:127:3)

ترجمہ۔ "نراشنس دس مالاؤں والا ہوگا"۔ (اتھروید کانڈ ۲۰، سوکت ۱۲۷ منتر ۳)

9 दश सहस गोनाम्............. (अथर्ववेद 20:127:3)

ترجمہ۔ "نراشنس دس ہزار گوؤں गौओं پر مشتمل ہوگا"۔

(اتھروید کانڈ۲۰،سوکت ۱۲۷ منتر ۳)

10 नराशंस मिह प्रियमस्मिन् यज्ञ उप हवेय। मधुजिहंव हविष्कृतम।।

(ऋग्वेद-3:13:1)

انسانوں کے ذریعہ تعریف کئے ہوئے پیارے اگنی अग्नि کو اس یگیہ کی (جس میں سبھی دیوتاؤں کا ہون ہوتا ہے) جگہ بلاتا ہوں۔ وہ شیریں زبان اور ھَوِیُ (جو چیز ھون کے وقت آگ میں جلائی جائے) کو پورا کرنے والا ہے۔

(رگ ویدمنڈل ۳،سوکت ۱۳،منتر۱) (ترجمہ پنڈت شری رام شرما)

11 नरशंस प्रति धामान्यजन तिस्रो दिवः प्रतिमहाः स्वार्चि..

(ऋग्वेद 2:3:2)

ترجمہ: (نراشنس) بہت خوبصورت اور علم کے داعی ہوں گے۔

(رگ ویدمنڈل ۲، سوکت ۳، منتر ۲)

12 नराशंस सुधृष्टम मपश्यं सप्रघस्तमम्। दिवोन सघम स्वसम्।। (ऋग्वेद 1:18:9)

ترجمہ۔ "بہت مشہور معزز انسانوں کے ذریعہ تعریف کئے گئے اگن کو میں نے دیکھا ہے"۔

(رگ ویدمنڈل ۱،سوکت ۱۸،منتر ۹)

13 नराशंस सुषूदतीमं यज्ञमदाम्यः कविर्हिमधुहस्त्यः। (ऋग्वेद 5:5:2)

ترجمہ۔ "سب انسانوں سے تعریف کے لائق اگنی ہمارے اس یگیہ کو شعلہ زن کرے وہ اگنی کرُم (پوجا کے وقت آگ لگانے والا) ماہر ذی علم ہے۔

(رگ ویدمنڈل ۵،سوکت ۵،منتر ۲)

خلاصہ: اُوپر کے شلوکوں سے نراشنس نام کی شخصیت کی عظمت واضح ہو جاتی ہے کہ اس کی خوب تعریف کی جائے گی بلکہ رِگ وید میں بھی یگیوں کو کرتے وقت نراشنس لفظ کا استعمال کیا جاتا تھا۔ اس وقت اسے "محبوب" (Beloved) لفظ سے منصوب کیا جاتا اور نراشنس کو رِگ وید میں نمایاں، شیریں زبان والا، عقل مند، تعریف کے لائق اور بزرگ بھی کہا گیا ہے۔

نراشنس اور حضرت محمد ﷺ کی صفات کا تقابلی جائزہ

نراشنس کی خوبیوں میں سب سے پہلی خوبی یہ ہے کہ اس کی تعریف کی جائیگی جیسے:

नराशंस मिहाप्रिय मस्यियज्ञे (ऋग्वेद संहिता 1:13:3)

ترجمہ۔ "نراشنس کی تعریف کی جائے گی اور سب کو محبوب ہوگا"۔

(رگ ویدمنڈل ۱،سوکت ۱۳،منتر ۳)

تعریف میں مماثلت۔

تاریخ گواہ ہے کہ वैदिक काल سے آج تک جتنے بھی اچھے انسان یا دیوی دیوتا ہوئے ان میں سے کسی کی بھی حضرت محمد ﷺ جیسی تعریف نہیں ہوئی اور نہ ہونا ممکن ہے جس کی وضاحت ان چند مثالوں سے ہوئی ہے۔

اذان میں حضرت محمد ﷺ کی تعریف

جیسا کہ مسلمانوں کے یہاں ہر زور بلاناغہ پانچ وقت اذان ہوتی ہے اور پانچ بار نماز پڑھی جاتی ہے جس میں ہر وقت اذان کہنے والا کہتا ہے" **اَشْھَدُ اَنَّ محمد رَّسول اللّٰہ**" یعنی ہر وقت کی اذان میں روزانہ پوری دنیا کی مسجدوں سے پانچ بار حضرت محمد ﷺ کی تعریف کی جاتی ہے۔

پوری دنیا کا نظام ایسا ہے کہ کہیں رات ہوتی ہے تو کہیں دن اور کہیں صبح ہوتی ہے تو کہیں شام۔ اس طرح کہیں ۱۰ بجا ہوتا ہے تو کہیں ۱۲ تو کہیں ایک اور پانچوں اذانوں کا نظام ایسا اللہ نے رکھا ہے کہ دنیا میں ہر سکنڈ کہیں نہ کہیں اذان ہوتی رہتی ہے۔ ایک جگہ ٹائم ختم ہوتا ہے تو دوسری جگہ شروع ہو جاتا ہے۔ کہیں ظہر کا وقت ہوتا ہے تو کہیں عصر کا تو کہیں مغرب کا یعنی ہر سکنڈ پوری دنیا میں حضرت محمد ﷺ کا کروڑوں بار نام لے کر تعریف کی جاتی ہے۔

نماز میں حضرت محمد ﷺ کی تعریف

جس طرح اذان میں حضرت محمد ﷺ کا نام لیا جاتا ہے اسی طرح ہر نماز میں کم از کم

ایک یا دو مرتبہ التحیات کے بعد درود شریف میں نام ضرور لیا جاتا ہے۔ نماز بھی پوری دنیا میں ہر سیکنڈ ہوتی ہے جس میں ہر سکنڈ کروڑوں بار پوری دنیا میں حضرت محمد ﷺ کی تعریف ہوتی ہے، اس سے یہ بات ظاہر ہو جاتی ہے کہ حضرت محمد ﷺ ایک ایسے شخص ہیں جو نرا شنس کی خصوصیات میں سب سے پہلی خصوصیت 'تعریف' سے متعلق مکمل طور پر سے صادق آتی ہیں اتنا ہی نہیں بلکہ حضرت محمد ﷺ کی تو دوسرے مذہبی رہنماؤں نے بھی تعریف کی ہے جو درج ذیل ہے:

دوسرے مذہبی رہنماؤں کے ذریعہ تعریف

انسانی تاریخ میں آج تک کوئی ایسا مذہبی رہنما پیدا نہیں ہوا جس نے دیگر مذھی رہنماؤں سے بھی تعریف اس درجہ حاصل کی ہو جیسی حضرت محمد ﷺ کی ہوئی اور ہو رہی ہے۔

اگر صرف تعریف کرنے والوں کے نام لکھے جائیں تو ان کے ناموں کی صرف فہرست کے لئے ایک دفتر کم ہو جائے گا جنھوں نے حضرت محمد ﷺ کی تعریف کی ہے۔

لیکن ان میں سے ہم ایک ہندو، ایک عیسائی، ایک یہودی اور ایک بودھ مذہب کے ماننے والوں کی طرف سے تعریفی الفاظ کو بطور مثال ذکر کرتے ہیں۔

ایک ہندو بھائی کے مطابق حضرت محمد ﷺ

جناب پروفیسر کرشنن راؤجی کے مطابق حضرت محمد ﷺ کی شخصیت व्यक्तित्व کی پوری سچائی میں اتر پانا سب سے مشکل بات ہے، لیکن میں اس کی صرف ایک جھلک پیش کرتا ہوں۔ تاجر محمد ﷺ ہیں، ناصح محمد ﷺ لاچاروں کے غم خوار محمد ﷺ غلاموں کے محافظ محمد ﷺ عورتوں کے نجات دہندہ محمد ﷺ مُنصف محمد ﷺ سنت اور ان سبھی پُر جلال عزت و شہرت میں انسانیت کے سبھی حصوں میں وہ ایک قائد Hero کی طرح ہیں۔ (Muhammad the Prophet of Islam)

ایک یہودی بھائی کے مطابق حضرت محمد ﷺ

۱۵ جولائی ۱۹۷۴ء کو ہفت روزہ امریکی رسالہ ٹائمس Time میں '' Who wer

historys Greater '' (تاریخ میں بڑے قائد کون کون تھے؟) جس کے موضوع میں کئی مہذبی لوگوں کے نظریات چھپے تھے۔ امریکی سائیکو جسٹ جولس ماز رمین (jusleMasserman) اپنے وصول کی تین بنیادیں بتائی ہیں کہ اسے :

۱۔ عوام کے لئے رہن سہن کا اچھا انتظام کرنے والا ہونا چاہئے۔

۲۔ ایک ایسے سوشلزم مجلس انتظامیہ کا بانی ہونا چاہئے جس میں لوگ اپنے کو محفوظ سمجھیں۔

۳۔ ایک ہی عقیدہ کے بنیادی اصول پر لوگوں کو چلا سکنے والا ہونا چاہئے۔

اوپر دی ہوئی سبھی خوبیاں حضرت محمدؐ میں تھیں جسے جناب ماز رمین نے اس طرح ثابت کیا ہے۔

(The Prophet of Islam by Prof. K.S. Ram Krishna Rao) (Time July 15, 1974)

" پاسچر" (Pasteur) اور "ساک" جیسے لیڈر صرف پہلی شرط پوری کرتے ہیں " گاندھی" کنفیوشس جیسے لوگ ایک طرف اسی طرح 'سکندر' قیصر، اور ہٹلر جیسے دوسری طرف ہیں جو دوسری یا تیسری شرط پوری کرتے ہیں عیسائی اور بدھ صرف تیسری قسم میں ہیں۔ اسی لئے سبھی زمانے کے افضل قائد حضرت محمدؐ تھے جس میں تینوں قسموں کی سبھی شرطیں تھیں۔

ایک عیسائی بھائی کے مطابق حضرت محمد ﷺ

"جناب مائیکل ہارٹ (Michael Hart) نے جو ایک نجومی، ریاضی داں اور مؤرخ ہیں ۵۷۲ صفحہ کی کتاب (The Hundred) میں ان سو لوگوں کا ذکر ترتیب سے کیا ہے جو ان کے خیال میں تاریخ کے سب سے معزز لوگ تھے، اپنی فہرست میں حضرت محمد ﷺ کو اس نے پہلا مقام دیا ہے جبکہ حضرت عیسیٰؑ کو اس نے تیسرے مقام پر رکھا''۔

ایک بدھ کے مطابق حضرت محمد ﷺ

آچاریہ (عالم) جناب ماگ توگ کی زبانی "حضرت محمد ﷺ اللہ کی طرف سے ایک رحمت تھے اور بدھ لوگ حضرت محمد ﷺ سے محبت کرتے ہیں اور ان کا احترام کرتے ہیں"۔

(نئی دنیا۔ شہنشاہ کونین نمبر ۱۹۹۳ء)

ڈاکٹر ڈِی رائٹ کے مطابق

"محمدؐ صاحب اپنے اور اپنی قوم ہی کے لئے نہیں بلکہ ساری دنیا کے لئے رحمت ہیں"۔ (نئی دنیا۔شہنشاہ کونین ستمبر ۱۹۹۳ء)

مندرجہ بالا حقائق سے یہ بات ظاہر ہوگئی ہے کہ صرف حضرت محمد ﷺ کے ماننے والوں نے ہی تعریف نہیں کی بلکہ کئی دوسرے مذہبی لیڈروں نے بھی تعریف کی تو (محمدؐ) ضرور محبوب ہوگا تبھی تو لوگوں نے (محمد ﷺ کی تعریف کی ہے اس (محمد ﷺ) کے محبوب ہونے کے کچھ ثبوت کا بھی ہم ذکر کرتے ہیں۔

دوسری صفت نراشنس سب کو محبوب ہوگا

1 'नराशंसमिह प्रियमस्मिन्यज्ञ उप ह्वे ।' (ऋग्वेद-3:13:1)

دوسری خصوصیت ویدوں میں بتائی گئی ہے کہ وہ سب کو محبوب ہوگا جس کا ذکر درج ذیل ہے ثبوت کا ہم یہاں ذکر کرتے ہیں :

حضرت محمد ﷺ سے ان کے امتیوں نے جیسی محبت کی ویسی محبت کسی مذہبی رہنما کے ساتھ ان کے پیروکاروں نے نہیں کی۔ حضرت محمد ﷺ کی محبت میں انھوں نے مال کو مال نہیں سمجھا۔ نہ جان کو جان، نہ آرام کو آرام، نہ غم کو غم، نہ تعلقات کو تعلقات۔

ایک مرتبہ حضرت محمد ﷺ کعبہ میں نماز پڑھ رہے تھے کہ سرداران مشرکین میں سے ایک شریر نے آپ ﷺ کی گردن میں چادر کا پھندا ڈال کر کھینچنے لگا جس کی وجہ سے آپ ﷺ کا گلا گھٹنے لگا۔ اتنے میں حضرت ابوبکر صدیقؓ کو خبر پہونچی تو دوڑے ہوئے آپ ﷺ کو بچانے کے لئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ بدبختوں نے ان کو اتنا مارا کہ وہ بیہوش ہوگئے اور ان کے ساتھی ان کو اٹھا کر گھر لے گئے وہاں کچھ دیر کے بعد جب ہوش آیا تو سب سے پہلے کہا کہ جب تک میں حضرت محمد ﷺ کو دیکھ نہ لوں کچھ کھا پی نہیں سکتا۔ پھر ان کی والدہ رات ہی میں انھیں حضرت محمد ﷺ کے پاس لے آئیں تب ان سے ملنے کے بعد کچھ کھایا پیا۔

ایک مرتبہ حضرت محمد ﷺ پر جنگ کے دوران تیروں کی بارش ہونے لگی تو آپ ﷺ کے ایک جاں نثار ساتھی ابودجانہؓ نے آپ ﷺ کی حفاظت کے لئے اپنی پیٹھ کو ڈھال بنالیا اور جو بھی تیر حضرت محمد ﷺ کی طرف آتا اسے وہ اپنی پیٹھ سے روک لیتے تھے۔

ایک دشمن نے حضرت محمد ﷺ پر تلوار سے وار کرنا چاہا تو حضرت طلحہؓ نے اسے اپنے ہاتھ پر روک لیا جس سے ان کا ہاتھ کٹ کر گر گیا۔

ایک مرتبہ حضرت محمد ﷺ کے اُسید نامی ایک صحابی ہنسی مذاک کی باتیں کر رہے تھے کہ اچانک حضرت محمد ﷺ نے ہنسی ہنسی میں ان کے پیٹ میں چھڑی کونچ دی تو انھوں نے کہا کہ ہم بدلا لیں گے۔ آپ ﷺ تیار ہو گئے اس پر انھوں نے کہا کہ جس وقت آپ ﷺ نے میرے پیٹ میں لکڑی کونچی تھی اس وقت میرے جسم پر کپڑا نہیں تھا اور اس وقت آپ ﷺ کے جسم اطہر پر کپڑا ہے۔ یہ سنتے ہی آپ ﷺ نے کرتا الٹ دیا الٹتے ہی فوراً وہ آپ ﷺ سے لپٹ گئے اور اس جگہ کو چوم لیا، اور کہا کہ یہی میری تمنا تھی۔

مثال کے طور پر یہ چند واقعات بتا دئے گئے ہیں ورنہ اگر آپ ﷺ کی پوری زندگی کے واقعات کا ذکر کیا جائے تو لاکھوں صفحات کم پڑ جائیں گے۔

(اور زیادہ معلومات کے لئے تاریخ اسلام کا مطالعہ کریں)

اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ تب سے آج تک کا چاہے کتنا ہی بگڑا ہوا مسلمان ہو سب کچھ برداشت کر سکتا ہے لیکن آپ ﷺ کی شان میں گستاخی برداشت نہیں کر سکتا تو اس وقت کے لوگ کتنی محبت کرتے ہوں گے اتنا ہی نہیں بلکہ ہر ایک مذہب کے ماننے والے بھی آپ ﷺ سے پیار و محبت کرتے ہیں جس سے اس آیت کی تصدیق ہوتی ہے۔

وَ مَآ اَرۡسَلۡنٰکَ اِلَّا رَحۡمَۃً لِّلۡعٰلَمِیۡنَ (سورہ انبیاء آیت نمبر ۱۰۷)

نراشنس سواری کے لئے اونٹوں کا استعمال کریگا

2 उष्ट्रा यस्य प्रवाहजो.................. (अथर्ववेद 20:127:2)

نراشنس کا وہ زمانہ بتایا گیا ہے جب کہ اونٹوں کا استعمال سواری کی شکل میں ہوگا۔ حضرت محمدﷺ بھی اس وقت پیدا ہوئے جبکہ اونٹوں کا سواری کی شکل میں کثیر تعداد میں استعمال ہو رہا تھا۔ خود حضرت محمدﷺ اونٹ کی سواری کو پسند فرماتے تھے اور حضرت محمدؐ اونٹ ہی پر چڑھ کر مدینہ تشریف لے گئے تھے۔ (An Encyclopedia of World History, by W.L. Langer)

نراشنس کو علم الٰہی دیا جائے گا

3 मधुजिहंव हविष्कृतम................ (ऋग्वेद 3:13:1)

نراشنس کو परोक्ष ज्ञान یعنی علم الٰہی کا حامل بتایا گیا ہے، حضرت محمدﷺ کو بھی علم الٰہی دیا گیا تھا جس کی قرآن میں اس طرح تصدیق ہوتی ہے :

غُلِبَتِ الرُّوْمُ ۝ فِیْٓ اَدْنَی الْاَرْضِ وَ هُمْ مِّنْۢ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَیَغْلِبُوْنَ ۝ فِیْ بِضْعِ سِنِیْنَ ۬ؕ لِلّٰهِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَ مِنْۢ بَعْدُ ؕ وَ یَوْمَىِٕذٍ یَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ بِنَصْرِ اللّٰهِ ؕ یَنْصُرُ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَ هُوَ الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ ۝ وَعْدَ اللّٰهِ ؕ لَا یُخْلِفُ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝

(سورہ روم، آیت نمبر ۲-۶ تک)

اہل روم مغلوب ہو گئے ہیں، (قریب کے سرزمین شام) اور وہ اپنی مغلوبیت کے بعد عنقریب ہی اپنے دشمن اہل فارس پر غالب آ جائیں گے چند ہی سالوں میں، پہلے بھی ہر چیز کا اختیار صرف اللہ کو حاصل تھا اور بعد میں بھی صرف اُسی کو حاصل رہے گا، اور اُس دن مؤمنین خوش ہو جائیں گے، اللہ کی نصرت اور تاعید پر وہ جس کی چاہتا ہے مدد کرتا ہے، اور وہ غالب، بے حد مہربان ہے۔

تفسیر۔ واقعہ اس طرح ہے کہ اس وقت کی دو بڑی طاقتیں فارس (ایران) اور "روم" ۶۱۴ عیسوی کے بعد خسرو پرویز کے وقت میں فارس نے روم کو ایک سخت اور فیصلہ کن شکست دی۔ شام، مصر۔ ایشیاء سب ملک رومیوں کے ہاتھ سے نکل گئے روم کے بادشاہ کو ایرانی لشکر نے قسطنطنیہ میں پناہ لینے پر مجبور کر دیا اور رومیوں کا دارالسلطنت بھی خطرے میں پڑ گیا۔ بظاہر روم کو ابھرنے اور ایران کے قبضہ سے نکلنے کی کوئی امید باقی نہ رہی۔ یہ حالت دیکھ کر مکہ کے مشرکوں نے خوب خوشیاں منائیں اور مسلمانوں کو تکلیف اس وجہ سے ہوئی کہ مسلمان بھی حضرت عیسیٰؑ کو مانتے تھے۔ اور وہ لوگ (رومی) بھی حضرت عیسیٰؑ کے ماننے والے تھے۔

اس پر مشرکوں نے حضرت ابوبکرؓ سے کہا کہ ہمارے بھائی ایرانیوں نے تمہارے بھائی رومیوں کو مٹا دیا کل ہم بھی تمہیں اسی طرح مٹا دیں گے۔ اس بات کو حضرت محمدؐ نے اعلان کیا کہ حقیقت میں رومی ایران سے ہار گئے ہیں لیکن نو سال کے اندر اندر وہ (رومی) پھر غالب ہوں گے۔

ٹھیک اسی طرح نو سال کے بعد یعنی ہجرت کے ایک سال گذرنے پر بدر کی فتح کے دن جب مسلمان خوشیاں منا رہے تھے اس وقت وہ اس بات سے اور بھی زیادہ خوش تھے کہ رومیوں کو اللہ تعالیٰ نے ایران کے مجوسیوں پر فتح دی جس سے مشرکین مکہ شرمندہ ہوئے۔

اس طرح حضرت محمدﷺ کے معجزے بہت سے ہیں جسے ضرورت ہو وہ نبی رحمت (مصنف علی میاںؒ) کا مطالعہ کر سکتا ہے یہاں صرف بطور ثبوت ذکر ہے کہ حضرت محمدﷺ کو اللہ جب چاہتا کسی چیز کا علم کروا دیتا تھا لیکن یہ علم اختیاری نہیں ہوتا۔ آپؐ نے کبھی کسی مکتب کے ذریعہ علم حاصل نہیں کیا تھا، لیکن قرآن مجید کی شکل والی انسانیت کو ضابطہ حیات عطا فرما دیا۔

نراشنس بہت خوبصورت اور علم کے پھیلانے والے ہونگے

4 नरशंस प्रति धामान्यजन तिस्रो दिवः प्रतिमहाः स्वार्चि..

(ऋग्वेद 2:3:2)

नराशंस نراشنس کے بارے میں سروچِ 'स्वर्चि' لفظ رِگ وید میں استعمال ہوا ہے سِرُ وِچ لفظ کا وِچھید ہے 'शोभ्ना अर्चिर्यस्य सः' یعنی خوبصورت رونق چمک، 'स्वर्चि' لفظ کا مطلب ہوتا چمک اور چمک کے معنی اَمر کوش ۳:۲۳۹ میں دیا گیا ہے (جوالا بھاسُو رنُیُنسی) (ज्वाला भासोर्न पुंस्य) चि ज्योति چی جیوتی (भर्योत छष्टिषु) اسی طرح سُو کا مطلب ہوتا ہے سندر (خوبصورت) سروِچ لفظ کا مقصد یہ ہے کہ اتنے خوبصورت شکل و صورت کا شخص جس کی فرحت و مسرت سے روشنی کی کرن دکھائی پڑ رہی ہو۔

رِگ وید کے جس مَنتر میں نراشنس کو 'स्वर्चि' کہا گیا ہے وہیں یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ ہی اپنی عظمت و بڑائی سے گھر گھر کو روشن کر دے گا۔

یہاں پر نراشنس کے بارے میں جو प्रतिधामान्यजन آیا ہے اس میں اَجَنُ لفظ پرکاشَن اَرُتھ والی اَجُ مصدر سے بنا ہے प्रतिधामानि کا مطلب واضح ہی ہے، ہر ایک گھر کے ۔اگر کوئی یہ شبہ کرے کہ اگنی 'अग्नि' لفظ بھی تو اَجُ अजु مصدر سے بنا ہے جو روشنی دینے والا ہونے کے ساتھ ہی جلا دینے والا بھی ہے تو नराशंस کے بارے میں اَجُ مصدر سے نکلا ہوا اَجُ لفظ کا استعمال کرنا یہ واضح کرتا ہے کہ نراشنس ہر ایک گھروں کو جلا کر بھسم کر دے گا تو یہ گمان غلط ہے کیونکہ جو لفظ جس جگہ پر استعمال ہوتا ہے اس جگہ کے مطابق ہی اپنے معنٰی کو بھی ظاہر کرتا ہے۔ اگر الفاظ کے استعمال کے بارے میں جگہ کا موقع محل نہ دیکھا جائے تو اس کے برعکس معنٰی ہوگا۔

اسی طرح روشنی کا مقصد نراشنس کے بارے میں علم ہے۔گھر گھر روشن کرنے کا مطلب گھر گھر میں علم پھیلانے سے ہے۔پس نراشنس کو رِگ وید میں علم مُبلّغ کہا گیا ہے جو حضرت محمد ﷺ کی خاص صفت تھی۔اس لئے اوپر دی گئیں پیشن گوئیاں مکمل طور سے حضرت محمد ﷺ پر ہی صادق آتی ہیں۔

آپ ﷺ کی خوبصورتی

"حضرت ابوبکرؓ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ کا چہرہ انور چودھویں کے چاند کی طرح تھا"۔

اسی بات کو انہوں نے اپنی نظم میں اس طرح کہا ہے:

" حضرت محمد ﷺ اندھیرے کو دور کرنے والے چودھویں کے چاند کی طرح تھے"۔

اسی طرح حضرت عمرؓ آپ ﷺ کو دیکھتے تو کہتے "اگر آپ ﷺ انسان کے علاوہ کچھ اور ہوتے تو چودھویں کا چاند ہوتے" گویا آپ ﷺ کا چہرہ انور آفتاب کی طرح چمک رہا ہے۔

دوسری بات علم کی ہے حضرت محمد ﷺ نے جہالت کی تاریکی میں تعلیم اور علم کی ایسی شمع جلائی کہ پوری دنیا روشن ہوگئی جس کے ثبوت کے لئے قرآن مجید موجود ہے۔

نراشنس لوگوں کو گناہوں سے نکالے گا

5 'नराशंस वाजिनं वाजयत्रिह क्षयद्वीरं पूषणंसुम्नैरीमहे।

रथं न दुर्गाद् वसवः सुदानवो विश्वस्मात्रो अंहसोनिष्पिपर्तन।।'

(ऋग्वेद 1:106:4)

نراشنس کو اس شلوک میں گناہوں کو ختم کرنے والا بتایا گیا ہے۔ یہ صفت لحاظ سے حضرت محمد ﷺ پر ثابت ہوتی ہے کہ حضرت محمد ﷺ عرب میں پیدا ہوئے اور عرب کے باشندوں کے اخلاق کی اصلاح کی اور گناہوں سے پاک کیا۔اس وقت کے گناہوں کی عکاسی درج ذیل ہے۔

حضرت محمد ﷺ کی بعثت سے پہلے کے حالات

آپ ﷺ کے آنے سے پہلے لوگ انسانیت کو بھول چکے تھے تہذیب وشرافت کا جنازہ نکل چکا تھا۔جاہلیت و بربریت کوٹ کوٹ کر بھر گئی تھی اور دل حسد و دشمنی، شرارت اور گناہوں سے بھر چکے تھے۔دوسروں کو نقصان پہنچاتے ہوئے نہ ان کو اللہ کا خوف تھا اور نہ انسانیت کا۔وہ کہنے کو تو انسان تھے مگر ان کی فطرت جانوروں جیسی تھی ذرا سی بات پر دوسروں کی جان لے لینا کھیل سمجھتے تھے۔اچھی بھلی عورتوں کو بیوہ بنانا ان کا شیوہ تھا ایسے ماحول میں حضرت محمد ﷺ کی آمد ہوئی، جسمیں آپ ﷺ نے لوگوں کو یہ پیغام دیا کہ "تم میں سے جو کوئی کسی میں برائی کو دیکھے تو اسے چاہئے کہ اپنے ہاتھ سے روک دے اور اگر ایسا نہ کر سکے تو زبان سے منع کرے اور یہ بھی نہ کر سکے تو دل سے اس کو برا سمجھے اور یہ سب سے کم درجہ کا ایمان ہے۔

اس طرح حضرت محمد ﷺ نے برائی کے ہر راستے ہر ذرائع ہر وسائل کی مخالفت کی جوا، شراب سود، ڈاکہ زنا وغیرہ ختم کیا اور عورتوں کے حدود کو قائم کیا۔خون خرابہ بند ہو گیا۔ بدکردار بدچلن خود ہی صاحبِ کردار و متقی نہ بنے بلکہ انہوں نے اچھائیوں کا پھیلانے اور برائیوں کا مٹانا اپنی زندگی کا نصب العین بنالیا۔تاریخ جس کی گواہ ہے۔اس طرح حضرت محمد ﷺ ہی پر یہ بات صادق ہوتی ہے کہ جنہوں نے مکمل طریقے سے برائیوں کا خاتمہ کیا۔

نراشنس کا ایک دنیاوی نام مامہ मामह ہوگا

6 एषा इषाय मामहें............... (अथर्ववेद 20:127:3)

مامہ मामह اس لفظ کا مصدر رمَہَ "मह" ہے جس کے معنٰی ہیں عظیم، تاریخ میں کوئی دوسرا رشی مامہہ मामह کے نام سے نہیں ملتا۔ جسکی ویدوں کی پیشین گوئی کے مطابق دنیا بھر میں تعریف کی گئی ہو۔ جیسی کہ حضرت محمد ﷺ کی ہوئی اور ہو رہی ہے اس لئے اس نام سے کوئی دوسری شخصیت نہیں سمجھی جا سکتی یعنی یہ صفت حضرت محمد ﷺ ہی پر صادق آتی ہے۔

نراشنس کو سو نِشک عطا کئے جائیں گے

7 ‘एषा इषाय मामहे शतं निष्कान् दश स्रजः।
त्रीणि शतान्यर्वतां सहस्रा दश गोंनाम्।। (अथर्ववेद 20:127:3)

ترجمہ۔ نِشک निष्क کا مطلب ہوتا ہے سونے کی اشرفی۔ سونے کی اشرفی مصیبت کے وقت انسان کے بہت کام آتی ہے۔ یہاں پر سونے کی اشرفی یا نشک لفظ ان ممتاز لوگوں کے لئے استعمال ہوا ہے جو رتن ہوں اور غیر معمولی ہوں مذہبِ اسلام کے داعیوں اور اصل مذہب کے محافظوں کے لئے بھی نِشک لفظ استعمال ہوتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ نِشک بہت قیمتی ہوتا ہے اور اصل مذہب کے نگراں یا معلم کے ذریعہ دی گئی تعلیمات اور وعظ و نصیحت کے ماننے والوں کی بھی یہی حالت ہوتی ہے، اسی طرح حضرت محمد ﷺ کی مسجد نبوی میں طلباء کی ایک بڑی تعداد مستقل قیام کرتی تھی جنھیں اصحاب صفہ کہتے ہیں۔ ان کی تعداد علامہ سیوطیؒ نے ایک سو بتائی ہے۔

(حافظ سیوطیؒ نے دو صفحہ کا اصحاب صفہ کے نام سے ایک رسالہ لکھا ہے جس میں سو اصحاب صفہ کے نام تفصیلات سے درج ہیں۔ علامہ شبلی نعمانی سیرۃ النبی چوتھا اڈیشن حصہ (۱) صفحہ ۲۹۴)

یہ لوگ حضرت محمد ﷺ کی تعلیمات کو لوگوں تک پہنچاتے تھے۔

اس طرح نراشنش کی یہ صفت بھی اصحاب صفہ پر صادق آتی ہے یعنی مراد حضرت محمد ﷺ ہیں۔

نراشنس کو دس مالاؤں والا کہا گیا ہے

8 ‘एष इषाय मामहे शतं निष्कान् दश स्रजः।’ (अथर्ववेद 20:127:3)

ترجمہ۔ اتھروید अथर्ववेद میں نراشنس کے لئے دس سرج "स्रज" عطا کئے جانے کا ذکر ہے جس میں دس ایسے محبت کرنے والوں کی طرف اشارہ ہے جو نراشنس کے گلے کے ہار کی طرح ہوں گے اور نراشنس انھیں بہت چاہتے ہونگے۔ حضرت محمد ﷺ کے لئے بھی دس ایسے لوگ تھے جن کی قربانی کے نتیجہ میں انہیں عشرہ مبشرہ کا لقب ملا ہوا تھا۔

عشرہ کا مطلب ہوتا ہے دس اور مبشرہ کا مطلب اچھی خوشخبری والے حضرت محمد ﷺ نے ایک مرتبہ ان دسوں کے بارے میں یہ خوشخبری دی تھی کہ یہ جنتی ہیں جن کے نام اس طرح ہیں:

(۱) حضرت ابوبکر صدیقؓ (۲) حضرت عمر بن خطابؓ (۳) حضرت عثمان بن عفانؓ (۴) حضرت علی بن ابوطالبؓ (۵) حضرت طلحہ بن عبیداللہؓ (۶) حضرت زبیر بن عوامؓ (۷) حضرت سعد بن ابی وقاصؓ (۸) حضرت سعد بن زیدؓ (۹) حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ (۱۰) حضرت ابوعبیدہ بن جراحؓ۔

اس طرح دس مالاؤں کی طرح قربت کا ہونا بھی حضرت محمد ﷺ کے ۱۰ اصحابہ عشرہ مبشرہ پر ہی صادق آتا ہے۔

نراشنس دس ہزار گوؤں والا ہوگا

9 दश सहस गोनाम्............. (अथर्ववेद 20:127:3)

نراشنس کے لئے ۱۰ ہزار "गौ" اللہ کی جانب سے عطا کئے جانے کی پیشین گوئی کی گئی ہے۔ گوُ لفظ جن معنوں میں استعمال ہوا ہے وہ مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ گوُ کا مصدر "गम" ہے جس کا معنٰی جنگ کے لئے ہوتے ہیں چونکہ جنگ میں گوؤں کو جیت کر لانے کی بڑی اہمیت تھی، اس لئے گایوں کو بھی گو کہتے ہیں۔

۲۔ تعریف کیا ہوا، دشمنوں کو اکھاڑ پھینکنے والا، بیل کے مانند طاقت ور۔

۳۔ انسان کے لئے بھی گائے کی مثال دی جاتی ہے۔ جیسے शतपथ ब्रहमण ۱۲۔ ۹۔ ۱۔ ۷ میں دی گئی ہے، جو مطیع، فرمابردار انسان ہو۔

۴۔ گو لفظ بہتر کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے۔

حضرت محمد ﷺ کے صحابہ میں اوپر بیان کی گئی سبھی خصوصیات تھیں۔ حضرت محمد ﷺ اپنے مادر وطن سے نکالے جانے کے ۸ سال بعد دس ہزار ساتھیوں (صحابۂ کرام) کے ساتھ "مکّہ" کو فتح کرنے کے لئے نکلے جس میں بغیر کسی خون خرابہ کے اللہ نے ان کے دشمنوں کو خوفزدہ کر کے ان کے آگے جھکا دیا۔ حضرت محمد ﷺ اور ان کے دس ہزار ساتھیوں نے انسانیت کی ایک ایسی تاریخی مثال قائم کرتے ہوئے ایک بھی دشمن سے بدلہ نہ لیا ان دس ہزار ساتھیوں کی خصوصیت کی وجہ سے ان کو گو کہا جا سکتا ہے۔

اس نراشنس کے ساتھیوں کو گائے سے تشبیہ دی ہے جن کی تعداد دس ہزار کہا گیا ہے اور فتح مکہ کے موقع پر حضرت محمد ﷺ کے ساتھیوں (صحابہ) کی تعداد بھی دس ہزار تھی۔ اس سے کہا جا سکتا ہے کہ یہ صفت بھی آپ ﷺ پر صادق آتی ہے۔

(۱۰) نمبر نراشنس کی صفت شیریں زبان کا استعمال کرنے والا بتایا گیا ہے اور حضرت محمد ﷺ کی شیریں زبان ہونے کو اس وقت کے مخالفین نے بھی تسلیم کیا ہے۔

(۱۱) نمبر نراشنس کی صفات میں علم کا داعی بتایا گیا ہے، جو حضرت محمد ﷺ کی خاص صفت تھی۔

(۱۲) نمبر نراشنس کی صفات میں معزز انسان قرار دیا گیا ہے، جسے ہر شخص جانتا ہے کہ دنیا میں سب سے زیادہ معزز حضرت محمد ﷺ ہیں جن کی تصدیق ہر دھرم کے ماننے والوں نے گذشتہ صفحات میں کی ہے۔

(۱۳) نمبر نراشنس کی ایک صفت ذی علم بتایا گیا ہے، جو پوری دنیا جانتی ہے کہ قرآن جیسا علم جس نے سکھایا وہ کتنا ذی علم ہوگا یعنی حضرت محمد ﷺ کے علم کو دیکھ کر آج کے سائنس داں تک حیران رہ جاتے ہیں۔

حصّہ۔2

پرانوں کی پیشین گوئیاں

ہندو مذہب کی ایک اہم کتاب پُران کا تعارف

شَتْ پَتھْ براہمن اور برہَدْ اَرنیک اُپنشد میں لکھا ہے کہ جیسے جلتی ہوئی گیلی لکڑی میں سے دھواں نکلتا رہتا ہے ویسے ہی ''مہا بھوت'' (خدا) کے سانس سے رِگ وید، سَام وید، اتھروِید اور تاریخ میں پُران وا پنشد وغیرہ پیدا ہوتے ہیں۔ یہ سب اس کے نکلے ہوئے سانس ہیں، لیکن وید سے متعلق ادب میں جن پُرانوں کا تذکرہ ہے وہ آج کل کے مہاپُران نہیں ہیں۔ وہ پُران دستیاب ہی نہیں ہیں۔

پُران کو اتہاس پُران (تاریخ پُران) بھی کہتے ہیں۔ پُران کے لفظی معنٰی پُرانا ہوتے ہیں، اس لئے پُرانی حکایات کو پُران کہتے ہیں۔ سائن نے اس کی تعریف کرتے ہوئے کہا ہے کہ پُران وہ ہیں جو تخلیق عالم کے ابتدائی حالات کی تفصیل بیان کرتے ہیں۔

چھاندوگیہ اُپنشد (۲:۱:۷) میں کہا گیا ہے کہ اتہاس پُران، پانچواں وید ہے۔ حالانکہ مہرشی دیانند سرسوتی کے نزدیک اتہاس پُران سے مراد بَراہمنَ بھاگ میں تحریر شدہ کہانیوں سے ہے۔

ویسے پُرانوں کی پانچ علامتیں بتائی گئی ہیں:

۱۔ سرگ یا کائنات کی سائنس
۲۔ پَرتی سرگ یا کائنات کی توسیع توازن اور دوبارہ تخلیق
۳۔ تخلیق (کائنات) کا قدیم شجرہ
۴۔ یعنی کس کس منو کا زمانہ کب رہا اور اس زمانے میں کون کون سے واقعات ہوئے۔
۵۔ یعنی مشہور خاندانوں مثلاً سوریہ ونشی اور چندر ونشی وغیرہ راجاؤں کا بیان۔

جن کتابوں میں یہ باتیں پائی جاتی ہیں انہیں ہی پُران کہا جاتا ہے یعنی دوسرے الفاظ میں یہی پانچ مضامین خاص طور سے پُرانوں میں آئے ہیں۔

پُرانوں کی تعداد

پستک محل سے چھپی ''وشو پرسدھ دھرم مت اور سمپر دائے'' نامی کتاب میں چار طرح کے پُران بتائے گئے ہیں:

۱۔ مہاپُران　　۲۔ پُران
۳۔ اَتی پُران　　۴۔ اُپ پُران

ان میں سے ہر پُران کی قسمیں اٹھارہ ہیں اس طرح کل ۷۲ پُران ہوئے۔ عام طور سے اٹھارہ مہا پرانوں کو ہی پُران کہا جاتا ہے اور انہیں کی اہمیت زیادہ ہے جو درج ذیل ہیں:

۱۔ برہم پُران　　۲۔ پدم پُران
۳۔ وشنوُ پُران　　۴۔ شِیوُ پُران
۵۔ شِر یمدَ بھگوت پُران　　۶۔ نارَدْ پُران
۷۔ مارکنڈے پُران　　۸۔ اَگنی پُران
۹۔ بَھوِشیہ پُران　　۱۰۔ بَرہم دیورت پُران
۱۱۔ لِنگ پُران　　۱۲۔ وَراہ پُران
۱۳۔ اِسکند پُران　　۱۴۔ وامَن پُران
۱۵۔ کورم پُران　　۱۶۔ مَتّے پُران
۱۷۔ کرُوڑ پُران　　۱۸۔ برہمانڈ پُران

پُرانوں کے مصنف اور تصنیف کا دور

آج تک یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ قدیم پُرانوں کا مصنف کون تھا۔ منوسَنہتا، آشوُلاین گرہستھ سُوتر اور مہابھارت سے معلوم ہوتا ہے کہ پُرانوں کی کئی کتابیں تھیں۔ سب کے مجموعے کا نام بعد میں پُران ہوا۔ پُران براہمن صحیفوں کی ترقی یافتہ شکل ہیں۔ براہمنوں کی کتھا پُران

تفصیل کے ساتھ پرانوں میں آ گئے ہیں۔اس میں بہت سی معروف کہانیاں بھی شامل ہیں۔

پُران سنہتا کو کہا جاتا ہے کہ ویدویاس نے تیار کیا تھا اور انہوں نے لوم ہرشن نامی ایک شاگرد کو یہ مجموعہ سکھا دیا تھا۔لوم ہرشن کے چھ شاگرد ہوئے اور ان کے بھی شاگرد ہوئے شاید اسی سلسلہ شاگردی نے اٹھارہ پُران تیار کیے۔یہ بھی ممکن ہے کہ وِید وِیاس کے پُران کے مجموعہ کے اٹھارہ حصے رہے ہوں۔جنہیں بنیاد بنا کر ان کے شاگردوں نے الگ الگ پُران لکھے ہوں۔پھر ان کے ضمیمے کے طور پر دوسرے پُران وجود میں آئے ہوں۔

بہر حال اس مختصر سے تعارف کے بعد ہم کلکی پُران میں ایک کلکی اوتار نامی شخص کی جو خصوصیات اور ان کے آنے سے پہلے کے حالات ذکر ہوئے ہیں اس کی تفصیل درج ذیل ہے۔مثلاً:

آخری کلکِ कल्कि اوتار کہاں آئے گا

انتم اوتار کے بارے میں بھگوت پُران کی پیشین گوئی اس طرح ہے :

शम्भले विष्णु यशसो गृहे प्रादुर्भवाम्यहम्।
सुमत्यांमार्तार विभो! पत्नीयां त्वन्निर्दशतः।।

(कल्कि पुराण, दूसरा अध्याय पेज नं० 197)

ترجمہ۔ اے وِبھو میں شنبھل گاؤں میں وشنویش کے یہاں ان کی بیوی سُمتی کے شکم سے پیدا ہوں گا۔

सुमत्यां विश्णु यशसा गर्भमाधयत्तवेष्णवर्म्
ग्रह-नक्षत्र-राश्यादि-सेवितं-श्रीपदाम्बुजम्।। 11
सरिसमुद्राः गिरयो लोकाः संस्थाणुजंगमः।
सहर्षा ऋषयोः देवाः जाते विषणौः जगत्पतोः।। 12
बभूवः सर्वसत्वानामानन्दा विविधाश्रयाः।
नृत्यन्ति पितरो हृष्ठास्तुष्टा देवा जगुयैशः।। 13
चक्रुर्वाद्यानि गन्धर्वा ननृतुश्चाप्सरोगणः।। 14

द्वादश्यां शुक्लपक्षस्य माधवे मासि माधवः।
जातं ददृशतुः पुत्रं पितरौ हृष्टमानसौ।। 15

(कल्कि पुराण, दूसरा अध्याय पेज नं० 298)

ترجمہ۔ کلکِ وشنویش کے ذریعہ ان کی بیوی سُمتی सुमति کے پیٹ میں داخل ہو کر پیدا ہوئے۔یہ جان کر کہ کلکِ زمین پر آ گئے ہیں ساری ندیاں سمندر پہاڑ، دنیا کے غیر متحرک جاندار، رشی گن، دیو گن وغیرہ سبھی خوشی سے جھوم اٹھے۔اسی طرح تمام جانداروں نے مختلف طریقے سے خوشی کا اظہار کیا۔ملائکہ شادیانے بجانے اور حوریں رقص کرنے لگیں۔ वैशाख शुक्ल द्वाद्वशी (ہندی مہینہ بیساکھ) کے دن کلک نے اوتار لیا۔ان کو پیدا ہوتے ہوئے دیکھ کر ماں باپ مسرور و شاد ماں ہوا ٹھے۔

शम्भल شنبھل لفظ کی تحقیق

اُوپر کے شلوکوں श्लोकों سے یہ ظاہر ہو جاتا ہے کہ آخری اوتار کا مقام، شنبھل، ہوگا اور شنبھل کی تشریح کرتے ہوئے پنڈت وید پرکاش اپادھیائے جی اپنی کتاب، کلکِ اوتار اور محمد صاحب نامی کتاب میں لکھتے ہیں۔" شنبھل" لفظ شانتُ (مطمئن) کرنا یعنی شم مصدر سے بنا ہے جس میں "بن" प्रत्यय لگا ہوا ہے۔شنبھل لفظ کا مطلب ہوگا 'امن و امان کا گھر' اور مکہ کو عربی میں دار الامن بھی کہا جاتا ہے شنبھل کسی گاؤں کا نام نہیں ہوسکتا کیونکہ اگر صرف کسی مخصوص گاؤں کو شنبھل نام دیا جاتا تو اسکے حالات بھی بتلائے جاتے۔مگر پُرانوں میں کہیں بھی شنبھل گاؤں کی ساخت نہیں بتلائی ہے۔اگر ہندوستان میں شنبھل نامی کوئی گاؤں ملتا ہے تو وہاں آج سے لگ بھگ چودہ سو ۱۴۰۰ برس پہلے کوئی ایسا آدمی نہیں پیدا ہوا جو لوگوں کا نجات دِہندہ ہو اس لئے شنبھل، لفظ کو صفت مان کر غور و فکر کرنا ضروری ہے۔

(۱) شنبھل शम्भल لفظ 'शम्' (پُرسکون کرنا) مصدر سے بنا ہے یعنی جس جگہ سکون ملے۔

(۲) سَم اُپ سرگ پُرْ وَک 'वृ' مصدر میں अप् प्रत्यय کے موافقت سے 'संवर' لفظ निष्पन्न 'سنور' ہوا 'वबयोर भेदः' اور رَل یوگ بھید 'रलयोग्भेदः' کے تحت شنبھل لفظ کی ابتدا ہوئی

جس کا مطلب ہو اپنی طرف لوگوں کو کھینچنا ہو، یا جس کے ذریعہ کسی کو منتخب کیا جاتا ہے۔

(۳) شَمبُرُ 'शम्बर' لفظ کا نِگھنٹو निघण्टु (طبی الفاظ کی لغت) (۱،۱۲،۸۸) میں اُدک ناموں میں (سبق) ہے 'ر' اور 'ل' میں یکسانیت کے سبب شنبھل کا معنیٰ ہوگا پانی کے پاس کا مقام۔ لوگوں کو یہ شبہ ہوگا کہ جب 'شنبھل' کا معنیٰ پانی نکل رہا ہے، تو پانی کے پاس والا مقام گاؤں کے معنیٰ میں کیوں لیا گیا ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ مطلب یہاں گاؤں کا ہے نہ کہ پانی کا جب گنگا میں گھوش घोष لفظ سے یہ معنیٰ کرتے ہیں کہ گنگا کے قریبی گاؤں میں گھوش نہ کہ گنگا کے پانی کے اوپر گھوش، تو آپ شنبھل لفظ سے ویسے ہی کیوں معنیٰ نہیں نکال لیتے؟ اگر گنگا میں گھوش جملہ میں علامت مانتے ہیں تو یہاں بھی علامت مانئے۔ انتم اوتار کی جگہ کے بارے میں صرف اتنا ہی قابل غور ہے کہ وہ جگہ جس کے آس پاس پانی ہو۔ اور وہ جگہ پر کشش و پرامن ہو، اوتار کی زمین مقدس و تشدّد سے پاک اور زیارت گاہ ہو۔

شنبھل کے لغوی معنیٰ

"امن و امان کی جگہ" یعنی یہ शम् مصدر سے بنا ہے جس میں 'بن' प्रत्यय لگا ہوا ہے۔ شنبھل لفظ کا مطلب ہوتا ہے امن و امان کا گھر اور مکہ شہر کو عربی زبان میں دار الامن بھی کہا جاتا ہے جس کا مطلب ہوا امن و امان کا گھر۔

اُوپر کی تفصیلات سے اس بات کی تصدیق ہوتی ہے کہ انتم کلکی اوتار کو مکہ شہر میں آنا چاہئے اور حضرت محمد ﷺ کی پیدائش مکہ شہر میں ہوئی جس سے اس بات کی تصدیق ہوتی ہے کہ انتم اوتار کی صفات حضرت محمد ﷺ ہی پر صادق آتی ہیں۔

کلکِ اوتار کے والدین کا نام

انتم اوتار کے والد کے نام کے ساتھ کلکِ پُران میں کئی جگہوں پر تذکرہ ملتا ہے جس میں دوسرے باب کے اٹھارویں شلوک کا ایک حصّہ اس طرح ہے :

'सम्भल ग्राम मुख्यस्य ब्राहमणस्य महात्मनः।
भवने विश्णुयशसः कल्किः प्रादुर्भाविष्यति।। (भगवत् पुराण 12:2:18)

ترجمہ۔ جب اوتار کے پیدا ہونے کا وقت آئے گا اس وقت شنبھل گاؤں میں وشنو یش نام کے ایک معزز برہمن ہونگے وہ بڑے فراخ دل و عبادت گزار ہونگے۔ انہی کے گھر میں کلکِ اوتار پیدا ہونگے۔

وِشنو یُش

اس طرح والد کا نام وشنو یش بتایا گیا ہے جس کا مطلب ہوتا ہے "وشنو بھگت" یا پرمیشور کا اُپاسَک (اللہ کی عبادت کرنے والا) جیسا کہ برھما، وشنو، مہیش تینوں نام ایک ہی پرمیشور کے نام تھے جو پرمیشور الگ الگ صفات تھیں جیسے کسی کو کہا جائے کہ ڈاکٹر، کمپیوٹر انجینیر ساجد صاحب ندوی۔ اس کا مطلب ہوا ساجد ڈاکٹر، کمپیوٹر انجینیر اور ندوہ سے تعلیم حاصل کئے ہوئے ہیں۔ ایسا نہیں ہے کہ ڈاکٹر، انجینیر اور ندوی، ساجد چار لوگ نہیں ہیں بلکہ ایک ہی آدمی کی صفات ہیں۔ اسی طرح ایک اللہ کی ہی یہ سب صفات تھیں کہ وہی برھما وہی وشنو وہی مہیش ایک ذات ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی۔ اسی طرح وشنو بھکت یعنی اللہ کا بندہ جس کا عربی ترجمہ ہوا عبداللہ۔

حضرت محمدؐ کے والد ماجد کا نام بھی عبداللہ تھا جس کا مطلب ہوتا ہے اللہ کا بندہ یعنی وشنو کا بھکت (وشنو = اللہ اور یش = بندہ) یعنی اللہ کا بندہ 'عبداللہ' اس طرح یہ ثابت ہو جاتا ہے کہ والد کا نام وشنو یش = عبداللہ، جو حضرت محمد ﷺ کے والد کا نام تھا۔

والدہ محترمہ کا نام

کلکی کے والد کی طرح والدہ کا بھی ذکر کئی جگہوں پر پُرانوں میں ملتا ہے جس میں سے مندرجہ ذیل شلوک اس طرح ہیں :

'सुमत्यांः विष्णुयशसा गर्भमाद्यत्व वैश्णवम्।'
(कल्कि पुराण भाग 2 श्लोक 11)

ترجمہ۔ کلکِ وشنویش کے ذریعہ ان کی بیوی سمتی सुमति کے رحم میں داخل ہوکر پیدا ہونگے۔

سمتی۔

اُوپر دیئے ہوئے شلوک سے یہ ظاہر ہو جاتا ہے کہ انتم اوتار کی والدہ کا نام کلکِ پُران میں سُمتی (سوم وتی) آیا ہے جس کا مطلب ہوتا ہے امن اور اچھی عادت و اخلاق والی اور یہی مطلب ہوتا ہے لفظ آمنہ کا جو حضرت محمد ﷺ کی والدہ تھیں ان کا بھی نام تھا آمنہ یعنی امن و سلامتی والی۔ اس طرح دونوں کا مطلب ایک ہوا اور کلکی اوتار کی ماں اور حضرت محمد ﷺ کی ماں کے نام میں مماثلت ہے جس سے اس بات کی تصدیق ہوتی ہے کہ جس کلکی کی بات کہی جارہی ہے اس سے مراد حضرت محمد ﷺ ہیں صرف سنسکرت اور عربی زبان کا فرق ہے اور پھر اس آنے والے انتم سندیشٹا (آخری رسول) کو بھگوت پران پہلے حصہ کے تیسرے باب ۲۵ ویں شلوک میں بھگوت پران کے ۲۴ اوتاروں کے باب میں کلکِ کو سب سے آخری اوتار مانا گیا ہے۔

اوتار کے معنیٰ

لفظ اوتار سنسکرت کا لفظ ہے جس کے معنیٰ ہوتے ہیں زمین پر آنا अवतरित (نازل) ہونا۔ ایشوری اوتار کا مطلب ہوتا ہے اللہ کی جانب سے پیغام لانے والا رسول۔

چونکہ اللہ تعالیٰ ہر جگہ حاضر و ناظر اور لامحدود ہے اس لئے کسی طے شدہ مقام میں اس کی شکل صورت اختیار کرنا کہیں آنا جانا۔ یہ باتیں کرنا اس اللہ کو لامحدودیت سے محدود بنا دیتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب چیزوں سے بے نیاز ہے۔ اس لئے وہ انسانوں ہی میں سے کسی کو منتخب کر کے اسے علم عطا کرتا ہے جس کے ذریعہ وہ تمام انسانوں کو اللہ تعالیٰ کا فرماں بردار بندہ بناتا ہے اور کہتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔

اللہ تعالیٰ کی جانب سے خدائی پیغام لانے والے کو ہندی میں سندیشٹا، انگریزی میں پرافٹ (Prophet) اور عربی زبان میں رسول کہتے ہیں۔ لیکن سب کا مطلب ایک ہی ہوتا ہے یعنی خدا کا رسول لیکن لفظ اوتار میں اختلاف ہے اس لئے کہ اس وقت اوتار کا جو مطلب

رائج ہے وہ یہ کہ اللہ کسی کی شکل و صورت میں آجاتا ہے، یہ عقیدہ بالکل غلط ہے اوتار کے معنی ہوتا ہے اَوُترِت (نازل) ہونا یا بھیجا جانا۔

پنڈت شری رام شرما جی کے نزدیک اوتار کے معنیٰ

اوتار کی تشریح کرتے ہوئے پنڈت شری رام شرما جی کلک پران कल्किपुराण کے صفحہ ۲۷۸ پر لکھتے ہیں جس کا ماحصل اس طرح ہے۔ اوتار لفظ کی تشریح اس طرح کی جائے تو غیر مناسب نہ ہوگا، کہ 'معاشرہ' کی گری ہوئی حالت کو عروج کی طرف لے جانے والا महामानव नेता (انسانوں کا قائد اعظم) یہ تو ظاہر ہے کہ ایسا غیر معمولی کام کر سکنے والے کے لئے خدائی طاقت شامل حال ہوگی۔

بلند لوگوں کی روحیں خدائی پیغام کو قبول کر کے خدا تعالیٰ کے احکامات کو پورا کرنے کے لئے فوراً تیار ہو جاتی ہیں اور لیلا پتی लीलापति کا وسیلہ بنکر نہایت خوشی کا تصور کرتی ہیں۔ وہ اپنے پیچھے بے شمار نیک اور ناقابل تردید اعتماد چھوڑ جاتی ہیں پیروکار لوگ ان کو اللہ کا رسول، خدا کا بیٹا مجسم بھگوان ماننے لگتے ہیں وہی اوتار کہے جاتے ہیں۔

'اوتار' کی اس تشریح میں کوئی ایسی بات نہیں جو قابل اشکال ہو۔

ہمارے خیال میں اوتار کے موضوع پر یہ تنازع اٹھانا کہ وہ حقیقت میں بھگوان (خدا) ہی ہوتے ہیں یا کسی شخص میں خدائی طاقت سرائت کر جاتی ہے کچھ بھی اہمیت نہیں رکھتی ہے۔ ایسی باتوں میں سر کھپانے والے ایسے ہی لوگ ہوتے ہیں جن کو کچھ کرنے دھرنے کے بجائے بحث و مباحثہ اور تنقید و تردید میں ہی مزا آتا ہے۔ یہ تو کوئی کہہ نہیں سکتا کہ جس وقت زمین پر اوتار ہوئے تھے اس وقت عرش الٰہی بھگوان (اللہ) سے خالی ہو گیا تھا۔ پھر ہر جگہ موجود ہونے کے لئے یہ تنازع اٹھانا کہ وہ کب کہاں رہتے ہیں اپنی لاعلمی و بیوقوفی کی پہچان ہے۔

اس طرح اوتار کے بارے میں تھوڑا بہت اختلاف تو قدیم زمانہ سے ہی چلا آیا ہے۔ اس کے بارے میں خاص غور و خوض کے لئے یہ موضوع نہیں ہے کہ خود بھگوان

(اللہ) اوتار لینے کے لئے آتے ہیں یا کسی مناسب روح میں اپنی مخصوص طاقت داخل کر کے اسے زمین کا بار ہلکا کرنے کا مقصد پورا کرتے ہیں؟ بلکہ خاص بات یہ ہے کہ اوتار کی جو شکل قدامت پسند لوگ مانتے ہیں، وہ ٹھیک ہے نیز اس کی دلیل اور عقل کے ساتھ جو بڑے مقصد میں معاون معلوم ہوا سے قبول کیا جائے۔ اسی طرح اوتار کے مقصد کے بارے میں بھی پنڈت شری رام شرما جی نے کلکِ پُران कल्किपुराण کے صفحہ ۲۸۰ پر اس طرح لکھا ہے :

۱۔ ایشور ایک شخص کو اوتار بنا کر بھیج دیتا ہے اس میں ایسی صلاحیت اور طاقت ہوتی ہے کہ وہ بغیر کسی پریشانی کے اپنے معتقد پیدا کر لیتا ہے۔

۲۔ اوتار کے کام بے حد عجیب و غریب معجزے جادو کی طرح ہوتے ہیں۔

۳۔ اوتار برے آدمیوں کو ختم کرنے کے لئے آتا ہے۔ برے لوگوں کا خاتمہ ہی اس کا نصب العین ہوتا ہے۔

۴۔ اوتار کی پناہ میں آجانے سے گناہ چھوٹ جاتے ہیں، اور بغیر کسی پریشانی کے جنت مل جاتی ہے۔

۵۔ اوتار بالکل آزاد ہوتے ہیں وہ ہر طرح کے سبھی کام کر سکتے ہیں۔

۶۔ غیر معمولی کام جو جلدی سے رونما ہوتے ہیں وہ لوگوں کا جادو معلوم ہوتے ہیں۔ اوتار نیا آئین بنانے آتے ہیں، بازی گری یا کھیل کرنے نہیں آتے۔

۷۔ اوتار برائیوں کو ہٹانے آتے ہیں گناہوں کو مکمل طور سے ختم کر دیتے ہیں۔

۸۔ اوتار کی (بزرگی) اور اصول خیالات کو ماننے سے فوراً دنیا کی بڑی خدمت) ہوتی ہے۔

۹۔ اوتار موجودہ زمانہ میں برے رسم رواج کو توڑنے کے لئے کوئی غیر معمولی کام کر سکتے ہیں مگر وہ انسانیت کی عزت کو ختم کرنے والا کوئی کام جو شیطان نما کہا جا سکے کبھی نہیں کرتے۔

۱۰۔ اوتار کے आदर्श (اصول) اور وعظ و نصیحت کے مطابق عمل کئے بغیر صرف عقیدہ بندگی سے کسی کو کچھ فائدہ نہیں ہو سکتا۔

اوتار یا سندیشٹا کی ضرورت اور ہماری امیدیں

اوپر ہم نے جو درج کیا ہے اگر اس پر سنجیدگی سے غور کیا جائے تو اس سب کا خلاصہ یہی نکلے گا کہ پہلی بات موجودہ تصور کے لحاظ سے رسول کے لئے لفظ اوتار کا استعمال کرنا غلط ہے اور اگر کسی کو اوتار کہا جائے تو اس کا مطلب نسل انسانی کی صحیح رہنمائی کرنے والے کو سمجھا جا سکتا ہے، جو انسانوں میں اعلی صفات کا حامل ہوگا۔

اسی طرح پُرانوں میں جس کلک कल्कि کے آنے کی امید کی جاتی ہے اس کے آنے سے پہلے کے حالات پر ہندو مذھبی کتب میں درج ذیل حالات بھی بیان کئے گئے ہیں۔

کلکی اوتار یا آخری پیغمبر کے آنے سے پہلے دنیا کی حالت

مہابھارت (ون، پرو ادھیائے ۱۹۰ میں دئے گئے کلیگ کا ذکر جسے ترجمہ کیا ہے پنڈت شری رام شرما جی نے اس کا کچھ حصہ پیش کرتے ہیں جس سے قارئین کو حضرت محمد ﷺ سے پہلے کی حالت کا موٴازنہ کرنے میں مدد ملے گی۔

भर्यामित्राश्च पुरूष भविष्यन्ति युगक्षये।
मत्श्याभिषेण जीवेन्तो दहनतश्चाप्यजैपकम्।।
गोषु नष्टासु पुरूष येऽपि नित्यं घृतव्रत।
तेऽपि लोभसमायुक्ता भविष्यन्ति युगक्षये।।
अन्यान्यं परिमृष्णान्तो हिसयन्तशच मानवाः।
अजपा नास्तिकाः स्तेना भविष्यन्ति युगक्षये।।
श्राद्धे दैवे च पुरूषा येऽपि नित्यं घृतव्रताः।
तेऽपि लोभसमायुक्ता भीक्ष्यन्तीह परस्परम्।।
न व्रतानि चरिष्यन्ति ब्राह्मणा वेदनिन्दकाः।
न यक्ष्यन्ति न होष्यन्ति हेतुवाद विमोहितः।
निस्नेष्वीहां करिष्यन्ति हेतुवादविमोहिताः।।

(कल्कि पुराण छठा अध्याय, पेज नं० 134)

ترجمہ۔ ''اس وقت لوگ عورتوں سے ہی دوستی کرنے والے ہوں گے۔ کچھ لوگوں کا ذریعہ معاش مچھلی و گوشت ہوگا۔ گایوں کے ختم ہو جانے کے بعد بھیڑ بکری کا دودھ استعمال میں لانے لگیں گے جو لوگ روزہ دار ہونگے وہ بھی زمانے کے حالات سے متاثر ہو کر لالچی بن جائیں گے، لوگ ایک دوسرے کو لوٹنے مارنے لگیں گے، بیشتر لوگ عبادت وغیرہ کے منکرِ سردار بن جائیں گے، جو لوگ ہمیشہ دعوت کو ترک کر کے روزہ میں مشغول رہتے ہیں وہ لوگ لالچی اور کھانے پینے میں لگ جائیں گے براھمن (عالم) لوگ روزہ کے احکام کو ترک کر کے الٹے ویش کی خدمت کرنے والے بن جائیں گے وہ یگیہ (وہ ویدک کام جس میں سبھی دیوتاؤں کا ہون ہوتا ہے) اور ہون کو چھوڑ بیٹھیں گے اور جھوٹی باتوں میں پھنس کر نیچ کام کرنے پر آمادہ ہو جائیں گے۔

प्रायशः कृपणानां हि तथा बनधुमतामपि।
विधावानां च वित्तानि हरिष्यन्तीह मानवाः।।
स्वल्प वीर्यवलाः स्तब्धा लोभमोहपरायणाः।
तत्कथादान सन्तुष्ट दुष्टानामपि मानवाः।।
परिग्रहे करिष्यन्ति मायाचार परिगहाः।
समाह्वयन्तं कौन्तेयः राजानः पाप बुद्धयः।।
परस्परवधोद्युक्ता मूर्खः पण्डित मानिनः।
भविष्यन्ति युगस्यान्ते क्षत्रिया लोककण्टकाः।।
अरतिक्षरो लुब्धाश्य मानाहंकार दर्पिताः।
केवलं दण्डरूचयो भदिष्यन्ति युगक्षये।।

(महाभारत वनपर्व अध्याय 11 और कल्कि पुराण छठा अध्याय पेज 135)

ترجمہ۔ بخل کی طرف مائل لوگ یتیموں، غریبوں اور بیواؤں کا بھی مال ہڑپ لیں گے ان کی جسمانی طاقت اور قدرت بہت بڑھ جائیگی وہ بے خوف ہو کر خواہش و لالچ میں مبتلا رہیں گے، ویسے ہی بحث و مباحثہ و تعریف کرنے اور ان سے دان (نذرانہ) لینے میں خوشی محسوس کریں گے۔ دغا بازی پر عمل کرتے ہوئے برے لوگوں کے دان (نذرانہ)

کو بھی قبول کر لیں گے۔

حکمراں لوگ گناہوں پر مستعد ہو کر ایک دوسرے کی جان لینے پر آمادہ ہونگے اور براہمن بیوقوف و ذلیل ہوتے ہوئے بھی پنڈتائی کا دعوٰی کریں گے۔ چھتری لوگ کانٹے کی مانند بن جائیں گے اس وقت ان کو رعایا کی حفاظت کا ذرا بھی خیال نہ ہوگا صرف ان کو روپئے اینٹھ کر اپنا گھر بھرنے کی فکر ہوگی ہمیشہ غرور و گھمنڈ سے چور رہیں گے۔ اور رعایا پر فضول طریقے سے جرمانہ عائد کرتے رہیں گے۔

आक्रम्याक्रम्य साधूनां दारांश्चापि धनानि च।
भोक्ष्यन्ते निरनुक्रोशा रूदतामपि भारत।।
न कन्यां याचते कश्चिन्नापि कन्या प्रदीयते।
स्वयंग्राहा भविष्यन्ति युगान्ते समुपस्थिते।।
म्लेच्छीभूतं जगत् सर्व भविष्यति न संशयः।
हस्तो हस्तं परिमुषेद् युगान्ते समुपस्थिते।।
सत्यं संक्षिप्यते लोके नरैः पण्डितमानिभिः।
स्थविरा बालमतयो बालः स्थाविरबुद्धयः।।
एकहार्ये युगं लोभ मोह व्यवस्थितम्।
अधर्मो वर्द्धते तत्र तु धर्मः प्रवर्तते।।

(महाभारत वनपर्व 190, पुराण छठा अध्याय पेज 136)

ترجمہ۔ لوگ اتنے کمینے ہو جائیں گے کہ سیدھے سادھے، شریف لوگوں پر ناحق حملہ کر کے ان کے مذہب اور عورتوں کو طاقت کے زور پر چھیننے جھپٹنے لگیں گے اور ان کے رونے پیٹنے پر کچھ بھی خیال نہ کریں گے۔ اس وقت نہ تو کوئی کسی سے لڑکی کی التجا کرے گا اور نہ کنیادان (داماد کو بیٹی سونپنے کی رسم) ہی کرے گا لڑکا لڑکی خود ہی ایک دوسرے کو پسند کر لیں گے، تب ساری دنیا اچھوت ہو جائے گی اور ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ کو لوٹے گا یعنی سگا بھائی ہی بھائی کے دھن کو ہڑپ کر لے گا اپنے کو پنڈت (عالم) ماننے والے انسان دنیا سے سچائی مٹا دیں گے بوڑھوں کی عقل بچّوں جیسی اور بچوں کی بوڑھوں جیسی ہو جائے گی ہر کوئی حرص

وطمع میں پھنس کر حرام وحلال کا خیال کئے بغیر مشتبہ کھانا کھانے لگیں گے۔ لامذہبیت بڑھے گی اور مذہب رخصت ہوجائے گا۔

न काश्चित् कस्याचिच्छोता न कास्याच्द्गिुरूः।
तमोग्रस्तस्वदा लोको भविष्यति जनाधिप।।
अल्प द्रव्याअभावं च वृथालिंग प्रभविष्यति।
न कश्चित्कस्यचिद् दाता भविष्यति युगक्षये।
अट्टशूला जनपदाः शिवशूलाचतुष्पथाः।
केशशूला स्त्रियश्चापि भविष्यन्ति युगक्षये।
क्रयविक्रय काले च सर्वः सर्वस्व वच्चनम्।
युगान्ते भरतश्रेष्ठ वित्तयोभात् करिष्यन्यि।।
आरामांश्चैव वृक्षांश्च नाशयिष्यन्ति निर्व्यथाः।
र्भावना संशयो लोके जीवितस्य ही देहिनाम्।।

(महाभारत वनपर्व 190, कल्कि पुराण छठा अध्याय पेज नं० 137)

ترجمہ۔ "اس وقت کوئی کسی کی بات نہ سنے گا اور نہ کسی کو استاذ مانے گا۔ ساری دنیا ایک طرح کے ظلمت میں ڈوبی ہوگی لوگوں کے پاس مال ودولت کی کمی ہوگی، وہ دکھانے کے لئے سادھوؤں (صوفی) جیسا وضع قطع کرلیں گے۔ ظلم وتشدد کی خواہشات بڑھ جائے گی۔ اور کوئی کسی کو کچھ دینے والا نہ ہوگا اس وقت سبھی دیہات وشہر والے اناج بیچیں گے براہمن وید مذہب (مذہبی کتابوں) کے بیچنے والے ہونگے عورتیں فحاشی کا کاروبار کرنے لگیں گی خرید وفروخت میں سب ایک دوسرے کو دھوکہ دینے لگے گیں، باغوں کے پیڑ بھی کاٹ ڈالیں گے اور یہ سب کرتے ہوئے کسی قسم کی بھی شرمندگی محسوس نہ ہوگی اس وقت لوگوں کے زندہ رہنے میں شک وشبہ ہوجائے گا"۔

दस्यंभिः पीडिता राजन् काका इव द्विजोत्तमः।
कुराजविश्च सततं करभार प्रपीडिताः।।
धैर्य त्यक्त्वा महीपालः दारूणे युगसंक्षये।

विकर्माणि करिष्यन्ति शूद्राणां परिचारकाः।।
निर्विशेषा जनपदास्यथा विष्टिकरार्दिताः।
आश्रमानुपलयस्यन्ति फलमुलोपजीवियनः।।
भतृणां वचने चैव न स्थास्यन्ति तत स्त्रियः।
पुत्राश्य मातापितरौ हनिष्यन्ति युगक्षये।।
जन परिजनं चापि युगान्ते पर्युपस्थिते।
अथ देसोन् दिशश्चापि पत्ततानि पुराणि च।
क्रमशः संश्रयष्यन्तिं युगानते पर्युपस्थिते।।

(महाभारत वनपर्व 190, कल्कि पुराण छठा अध्याय पेज नं० 138)

ترجمہ۔ "معزز برہمن بھی لٹیروں سے پریشان ہوکر مصیبت زدہ چاروں طرف بھاگنے لگیں گے راجاؤں کے ٹیکس کے بار سے دکھی ہوکر وہ شودروں (اچھوت) کے یہاں کام کرنے لگیں گے اس وقت سبھی علاقہ کے باشندے ایک ہی وضع قطع میں ہونگے لوگ بیگار لینے والوں اور ٹیکس وصول کرنے والوں سے پریشان ہوکر غیر آباد علاقوں میں چلے جائیں گے اور گھاس پھوس کھا کر گذر بسر کرنے لگیں گے۔ عورتیں شوہروں کی بات پر کچھ بھی دھیان نہ دیں گی اور اولادیں ماں باپ کو مارنے میں کوئی جھجک محسوس نہ کریں گے اس وقت لوگ اپنے خاندان والوں کو بھی چھوڑ دیں گے بہت سے لوگ دوسرے ملکوں، علاقوں، شہروں اور دیہاتوں میں پناہ لیں گے"۔

"شری مدبھاگوت" کا کل یگ تذکرہ بھی خاص بنیادی اصول سے جڑا ہے اس میں ذکر کرتے ہوئے کہا گیا ہے۔ جو حضرت محمد ﷺ کے آنے سے پہلے کی حالت تھی۔

ततश्चानुदिनं धर्मः सत्युं शौचं क्षमा दयाः।
कालेन बलिना राजन् नक्षयत्यायुदुर्बलं स्मृतिः।।
वित्तमेव ललौ नृणां जन्माचरगुणोदयः।
धर्मन्यायत्रयवस्थायां कारणं बलमेव ही।।
दाम्पत्येऽभिरूचिर्हेतुर्मायैव व्यावहारिके।

स्त्रीत्वे पुंस्त्वे च हि रतिर्विप्रत्वे सूत्रमेव हि।।
लिंगमेवाश्रमख्यातावन्यापत्तिणारणम्।
अवृत्या नयायदौर्बल्यं पाण्डित्ये चापल वचः।।
अनाढ्यतैवासधुत्वे साधुत्वे दम्भ एव तु।
स्वीकार एव चोद्वाहे स्नानमेव प्रसाधनम्।।

(श्रीमद्भागवत पुराण स्कन्ध 12, अध्याय 2, कल्कि पुराण छठा अध्याय, पेज नं० 138)

ترجمہ۔ "زمانہ بڑا طاقت ور ہے جیسے جیسے کلیگ कलियुग بڑھتا جائے گا ویسے ویسے مذہب، سچائی، پاکیزگی، عفو درگزر، رحم وکرم، عمر، طاقت اور قوت حافظہ کی کمی ہو جائے گی کلیگ میں جس کے پاس مال دولت ہوگی اسی کو لوگ معزز متقی سمجھیں گے جس کے ہاتھ میں طاقت ہوگی وہی مذہب و انصاف کا بندوبست اپنی مرضی کے مطابق کر سکے گا شادی بیاہ کے لئے رشتہ داری، اخلاق، صلاحیت وغیرہ کی تحقیق نہ ہوگی لڑکی لڑکے کے دل مل جانے سے ہی شادی پر عمل درآمد ہو جائیگا۔ جو جتنی مکاری کریگا اتنا ہی خوش اخلاق مانا جائے گا عورت و مرد کی شرافت کا انحصار زُہد و تقویٰ نہ ہو کر عیاشی ہی تہذیب رہے گی، براہمن کی پہچان اچھی فطرت سے نہیں جینو سے ہوا کرے گی، لباس و ونڈ، کمنڈل वस्त्र-दण्ड-कमण्डल (سادھوؤں کا ڈنڈا و لکڑی یا ناریل کا برتن) وغیرہ ہی سے برہمچاری ہونگے ایک دوسرے کی علامت قبول کر لینا ہی ایک دوسرے آشرم میں رسائی کی شکل ہوگی۔ جو رشوت دینے و خرچ کرنے سے قاصر ہوگا اسے عدالت میں صحیح انصاف نہ مل سکے گا یا بات چیت میں چالاک ہونے سے ہی پنڈت مانا جائے گا۔ غریب ہونا ہی قصوروار و عیب دار ہونے کی علامت ہوگی اور جو جتنا ظلم کر سکے گا وہ اتنا ہی سادھو (صوفی) مان لیا جائے گا شادی ایک دوسرے کے قبول کر لینے سے ہو جائے گی اور زیب و زینت کر لینے ہی سے غسل کرنا مان لیا جائے گا۔

दूरे वार्ययनं तीर्थ लावण्यं केशधारणम्।
उदरम्भरता स्वार्थः सतयत्वे धार्ष्ट्यमेव हि।।

दाक्ष्यं कुटुम्बभरणं यशोऽर्थ धर्मसेवनम्।
एवं प्रजाभिर्दुष्टाभिराकीर्णे क्षितिमण्डले।।
ब्रह्मविट्क्षत्रशूदाणां यो बली भविता नृपः।
प्रजा ही लुब्धै राजन्यैर्निर्घृर्णेर्दस्युधर्मभि।।
अनावृता विनंक्षयन्ति दुर्भिक्षकरपीड़ितः।
शीत वातातपप्रावृड्हिमैरन्योन्यतः प्रजाः।
क्षुतृड्भ्यां व्याधिभिश्चैव सन्तप्स्यन्ते च चिन्तया।
त्रिंशद्विंशतिवर्षाणि परमायुः कलौ नृणाम्।।

(श्रीमद्भागवत महापुराण स्कन्ध 12 अध्याय 2, कल्कि पुराण छठा अध्याय, पेज नं० 139)

ترجمہ۔ لوگ دور کے تالاب کو تیرتھ مان لیں گے سر پر بڑے بڑے بال رکھنا ہی خوبصورتی کی علامت سمجھی جائے گی اپنا پیٹ بھر لینا ہی مردانگی ہوگی جو جتنی ڈھٹائی سے بات کر سکے گا اتنا ہی سچا مان لیا جائے گا اپنے کنبہ کی پرورش کر لینا ہی بہت بڑی صلاحیت مانی جائے گی مذہبی کام شہرت کے لئے کیے جائیں گے۔ اس طرح جب زمین پر ہر جگہ شر پسندوں کی چودھراہٹ ہو جائے گی ریاست کی مجلس انتظامیہ بھی عیب دار ہو جائے گی جو بھی طاقت ور چلتا پرزہ ہوگا وہی حکمراں بن جائے گا حکمراں بے حد لالچی و سنگ دل اور لٹیرے ہونگے وہ معمولی لوگوں کے مال واسباب اور عورتوں تک کو لوٹنے میں شرم و حیا نہ کریں گے اس کے نتیجہ میں تمام معمولی لوگ ہمیشہ بھوک، پیاس، تفکرات، بیماری وغیرہ سے پریشان رہیں گے ان کی زندگی بھی بہت تھوڑی بیس تیس سال کی ہی رہ جائے گی۔

क्षीयमाणेषु देहेषु देहिनां कलि दोषकः।
बर्णाश्रमावतां धर्मे नष्टे वेदपथे नृणम्।
पाखण्डप्रचुचरे धर्मे राजसु।
चौर्यानृतवृथाहिंसानाना वृत्तिषु वै नृषु।
शुदप्रायेषु वर्णेषुच्छागप्रयासु धेनुषु।
गृहायेष्वाश्रमेषु यौन प्रायेषु बन्धुषे।

इत्थं कलो गतप्राये जने तु खरधमिर्णि

(श्रीमद्‌भागवत महापुराण स्कन्ध 12, अध्याय 2, कल्कि पुराण छठा अध्याय पेज 140)

ترجمہ۔ "کلیُگ" کی برائیوں سے لوگوں کے جسم بھی لاغر ہو جائیں گے اور ورن آشرم (عبادت گاہ) مذہب کا वेद-मार्ग (علم کا راستہ) ختم ہو جائے گا۔ مذہب میں ریا کاری بہت بڑھ جائے گی حکمراں طبقہ لٹیروں کی طرح بن جائیگا اور لوگ زندگی گذارنے کے لئے اکثر چوری، جھوٹ، ظلم، وغیرہ کا برتاؤ کرنے لگیں گے تمام طبقہ کے انسانوں کا اخلاق شودروں (اچھوتوں) جیسا عزت و ناموس سے خالی ہو جائے گا، گائیں بکریوں کی طرح دودھ دینے والی ہو جائیں گی سنیاسیوں (صوفیوں) کے آشرم خانہ امور داری کے گھروں کی طرح بن جائیں گے اور جن سے نکاح کا رشتہ ہوگا انہی کو اپنا رشتہ دار مانا جائے گا اس طرح کا کلیُگی कलियुगी ماحول چھا جانے پر لوگ گدھوں کی طرح بوجھ ڈھونے والے اور زہریلے ہو جائیں گے۔

وِشنو پُران میں مَہرِشی پراشر نے بتلایا ہے کہ جس وقت کل یگی کی طاقت ہوگی تو تمام معاشرتی نظام تباہ و برباد ہو جائنگے اور مردوں و عورتوں میں بہت سے عیوب بڑھ جائیں گے ہر قدیم زمانے میں جب ان کو گناہ کی طرح مانا جاتا تھا تو لوگ حتی الامکان ان خبروں کو دبا کر رکھتے تھے۔ پر کلیُگ میں چھوٹے بڑے سبھی لوگوں میں ان کا چلن ہو جانے سے معاشرتی عزت و ناموس تباہ ہو جائے گی اور لوگ اِن باتوں میں کسی طرح کے گناہ کا احساس نہیں کریں گے۔ اسی طرح سبھی پرانوں पुराणों میں کلیُگی سماج कलियुगी समाज کی گمراہیت کے خلاف نفرت و مذمت کا جذبہ پیدا ہو جائے گا۔

شری مد بھاگوت مہاپُران کے مطابق کلک اوتار

شری مد بھاگوت پُران بارھویں اِسکندہ کے دوسرے باب میں کلک اوتار کے پیدا ہونے کی اہمیت کو بڑی عقیدت واحترام کے ساتھ بتلایا گیا ہے۔

آخری رسول ﷺ کب، کہاں اور کون

सम्भल ग्राम मुख्यस्य ब्राह्मणस्य महात्मनः।
भवने विष्णुयशसः कल्किः प्रादुर्भवष्यति।।
अश्व मा शुगभारूह्वा देव दत्तं जगत्पत्तिः।
असिनासासा द्यदमनमष्टैश्वर्य गुणान्वितः।।
विचरन्ना शुना क्षोण्यां हयेना प्रतिमद्यतिः
नृपलिंगच्छदो दस्यून् कोटिशो निहनिष्यतिः।।
अथ तेषां भविष्यन्ति मनांसि विंशदानि वै।
वासुदेवांगरागतिपुणय गन्धातिलस्पृशाम्।
पोरजानपदानां वै हतेष्वखिलदस्युष।।
तेषें प्रजाविसर्गश्य स्थविष्ठः सम्भाष्यिति।
वासुदेवे भगवति सत्वमूर्तो हदि स्थिते।।
यदावतीर्णो भगवान् कलिकर्धर्मपतिर्हरिः।
कृतं भविष्यति तदा प्रजासूतिशच सात्विकी।।

(श्रीमद्‌भागवत महापुराण स्कन्ध 12, अध्याय 2, कल्कि पुराण अध्याय पाँच पेज 119)

ترجمہ۔ "جب اوتار کے پیدا ہونے کا موقع آئے گا تو اس وقت سنبھل گاؤں میں وشنو یش विष्णुयश نام کے ایک معزز برہمن ہونگے جو بڑے فراخ دل اور عبادت گذار ہونگے انہیں کے گھر میں کلکِ اوتار پیدا ہونگے شری کلک अष्ट सिद्धियों اور تمام نیک صفتوں کے تنہا مالک ہوں گے وہی ساری دنیا کے محافظ ہوں گے دیودت نامی بہت تیز رفتار گھوڑے پر سوار ہو کر شر پسندوں کو اپنی مشہور تلوار کے گھاٹ اتاریں گے، آپ کے پورے جسم سے رعب، جلال و جمال ٹپکتا ہوگا اپنی تیز رفتار سواری سے زمین پر لگاتار تفتیش کر کے راجاؤں کی شکل میں چھپے ہوئے کروڑوں لٹیروں کا خاتمہ کریں گے جب اس کے جسم کی خوشبو لوگوں کو مس کرے گی تو ان کے دل پاک صاف ہو جائیں گے اور گناہ کے کاموں کا خاتمہ ہو جائے گا۔ ان سب کے دلوں میں اللہ کی بندگی کا جذبہ پیدا ہوگا اور وہ لوگ پرسکون و صحت یاب ہونے لگیں گے۔ رعایا کی

آنکھوں کے نور ''شری ہری'' ہی مذہب کے پاسبان اور سب کے مالک ہونگے تو کلیُگ کا خاتمہ ہوکر ستیہ یُگ شروع ہوجائے گا اور سارے انسان اور ان کی اولادیں خود ہی حقیقی خوبیوں میں شریک ہوجائیں گی۔

भविष्य-पुराण میں کلک کا تذکرہ زمانہ کی تبدیلی کے متعلق کرکے یہ بتلایا گیا ہے کہ وہ महायज्ञ کے ذریعہ دنیا کو سکھی بنائیں گے۔

तदास भगवान कल्किः पुराण पुराण पुरूषोद्भवः।
दिव्यं वाजिनमारूहा खंडगी बर्मी च धर्मधृक्।
म्लेच्छांस्तान दैत्यभूवांश्व हत्वा योग गमिष्यति।।
षोडशब्द सहस्राणि तद्द्येशाग्नि प्रतापिता।
भस्मभूता कर्मभूमिर्निर्जीवा भाविता तदा।।
गते कलियुगे घोरं कर्मभूमि पुनर्हरि।
कृत्वास्थलमयी रम्यं यज्ञै र्देवान् यजिस्यति।।
यज्ञभागमुपादाय देवास्ते बल संयुता।
वैवस्वतं मनुं मत्वा कथयिष्यन्ति कारणम्।

(श्रीमद्भागवत महापुराण स्कन्ध 12,अध्याय 2, कल्कि पुराण अध्याय पाँच पेज 121)

اس موقع پر پُران، پُرُوش، پیدا ہونگے، ملکوتی گھوڑے پر سوار ہوکر تلوار ڈھال اور زرہ وغیرہ تمام ہتھیاروں سے لیس ہونگے، وہ لاکھوں ملکشوں کو ان کے برے کام کے عوض ختم کردیں گے۔ اور اس کے بعد महासमाधि قبول کرلیں گے۔ ان کی بعثت سے پہلے یہ دنیا مذہبی کام سے عاری اور لاپرواہ لوگوں سے بھر جائے گی لیکن कल्कि کے اثرات سے وہ پھر عبادت گاہ بن جائے گی۔ اب कल्कि مذہب کی حفاظت کا پورا انتظام کریں گے۔ تو دیوگن اپنا قانونی حصہ حاصل کرکے بڑی قدرت والے ہوجائیں گے اور مردہ ہوچکی زمین کی فلاح و بہبود کی تکمیل کے لئے مستعد ہونگے۔

श्रौते स्मार्ते च धर्मो विप्लवमत्यन्तमुपगते क्षीणापाये च
कलावशेषजगत्स्रष्टुश्चरागुरोरादि मध्यान्तर रहितस्य ब्रहामयस्यात्मरूपिणो

भगवतो वासुदेवर्स्याशश्शम्बलग्रामप्रधानब्राह्मणस्य विष्णुयशयशो
गृहेअष्टगुर्णाद्धसमन्वित कल्किरूपीजगत्य त्रावतीर्य सकल म्लेच्छादस्युदुष्टा
चरणचेतसामशेषाणामपरिच्छिन्न शक्तिमहात्म्यः क्षयं करिष्यति स्वधर्मेषु
चाखिलामेव संस्थापयिष्यति।। ६८ (कल्कि पुराण अध्याय 5, पेज 123)

جب श्रौत वैदिक اور مذہب کے پیروکار کا بہت زیادہ نقصان ہوجائے گا اور کلیگ تقریباً اختتام پر ہوگا تبھی سنبھل گاؤں میں رہنے والے معزز براہمن وشنویش کے یہاں پوری دنیا کے لئے جگت کے سواری روز اول سے بَراہمُہ نیز ذاتی طور پر آشٹ گن یُکت کلکِ روپ سے ملیکچھوں، بدمعاشوں اور بدکرداروں کو ختم کرکے سبھی لوگوں کو اپنے مذہب میں شامل کریں گے۔

اگنی پُران، میں بھی کلیُگ کے ذریعہ مذہب اور سماج کی दुरावस्था کا चित्रण کرتے ہوئے کلکِ کی اہمیت پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

सर्वे कलियुगान्ते तु भविष्यन्ति च संकराः।
दस्यवः शीलहीनाश्चं बेदो वाजसनेयकः।।
धर्मकच्चुकसवीता अधर्मरूचयस्तथा।
मानुषात् भक्षयिष्यन्ति मलेच्छन् पार्थिव रूपिणः।
कल्कि विष्णुयशः पुत्रो याज्ञवल्क्य पुरोहितः।
उत्सादयिष्यति म्लेच्छान् गृहीतास्त्र कृतायुधः।।
कल्कि रूपं परित्यज्य हरिः स्वर्ग गाामिष्यति।
तथा कृतयुगं नाम पुण्यवत् सम्भविप्यति।।

(कल्कि पुराण अध्याय 5, पेज 124)

'کلیُگ' کا خاتمہ ہونے تک سب لوگ دوغلے ہوجائیں گے وہ لٹیرے بداخلاق اور وید کے خلاف برتاؤ کرنے والے ہوں گے ان کا رجحان مذہب کی طرف سے ہٹ کر لامذہبیت کی طرف ہوجائے گا ملیکچھ حکمراں طبقے انسانوں کو بہت بری طرح تباہ و برباد کر دینگے، تب کلکِ بھگوان شری وشنویش کے یہاں پیدا ہونگے اور याज्ञवल्क्य ان کے پروہت (مذہبی کام کرنے والے) ہونگے وہ ہتھیار لیکر اپنی طاقت سے ملیکچھوں کو ختم کرڈالیں

گے کلکِ دوبارہ اپنی دنیا میں چلے جائیں گے۔

گرُوڑ پُران (باب ۱۴۹) میں کلکِ کا تذکرہ اختصار سے اس طرح کیا گیا ہے :

कल्कि विष्णुश्च भविता शम्भल ग्रामके पुनः।
अश्वारूढ़ोअखिलान् लोकांस्तदाभीतान् करिष्यति।।
एवं स भगवान व्यास धर्मसंरक्षणाय च।
दुष्टानां च वधार्थाय सवतारं करिष्यति।।

(गरुण पुराण अध्याय 149, कल्कि पुराण 124)

شنبھل گرام शम्भलग्राम میں وشنویش کے یہاں کلکِ پیدا ہونگے وہ گھوڑے پر سوار ہوکر ساری دنیا کو متاثر کریں گے جیسا کہ بھگوان وِیاس کہہ گئے ہیں، ان کا اوتار بدمعاشوں کو ہلاک کرنے کے لئے ہوگا۔

'وِشنودھموتّر پُران' میں کلکِ کے بارے میں مندرجہ ذیل شلوک ملتے ہیں۔

अनुप्रविश्य कुरूते वासुदेवो जगत्स्थितम्।।

"جب کلیُگ ختم ہونے لگے گا تو ہر جگہ زمین پر کلکِ شکل میں ظاہر ہونگے اور خدائی حکومت (مذہب) کو قائم کریں گے"۔

اس طرح ہر پُران میں کلکِ کا ذکر ملتا ہے۔سبھی رشیومہارشیوں نے ان کو شمار کیا ہے اور عزت واحترام کے ساتھ ان کی بڑائی کی گئی ہے۔اگرچہ کلکِ پران میں کلکِ کا کردار عام طریقے سے ہی کیا گیا ہے اور دانشوروں کی نظریات سے دوسرے پرانوں کے مقابلے میں وہ کم اہمیت کا گرنتھ (کتاب) مانا جاتا ہے مگر اس سے کلکِ کی بڑائی میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔اتنا ہی نہیں بلکہ کئی دانشوروں کا یہ بھی خیال ہے کہ کلکِ دنیا کی نئی تہذیب وثقافت کے بانی ہونگے۔

اوپر کی تفصیلات اور حضرت محمد ﷺ کی بعثت سے پہلے عالم کے حالات میں کتنی مماثلت ہے، جس کا ذکر آگے کے صفحات (باب ب) میں تفصیل کے ساتھ کیا گیا ہے اسے پڑھکر قارئین خود ہی اندازہ کرلیں گے کہ معاشرہ میں جس طرزِ عمل وخودغرض، عورتوں اور

مردوں میں عیاشی و بدکرداری کا جو ذکر اس میں کیا گیا ہے وہ حضرت محمد ﷺ سے پہلے کے حالات کو پورے طور پر ثابت کرتا ہے۔

آخری اوتار کی خصوصیات

کلکِ اوتار کی پُرانوں میں بہت سے خصوصیات بتائی گئی ہیں جس میں سے اہم خصوصیات کا ذکر اس طرح کیا جاتا ہے :

۱۔ اَشُو ارُوْہَن کرنے والا۔ (بھگوت پُران اسکندھ۱۲، ادھیائے۲، شلوک ۱۹)
۲۔ جگت گُرو ہوگا۔ (بھگوت پران اسکندھ۱۲، ادھیائے۲، شلوک۱۹)
۳۔ اسادھودمن ہوگا۔ (بھگوت پُران اسکندھ۱۲، ادھیائے۲، شلوک۱۹)
۴۔ دیوتاؤں کے ذریعہ مدد کی جائے گی۔ (بھگوت پُران اسکندھ۱۲، ادھیائے۲، شلوک ۷)
۵۔ انوپم کرانتی سے یُکت ہوگا۔ (بھگوت پُران اسکندھ۱۲، ادھیائے۲، شلوک۲۰)
۶۔ شریر سے سُگندھ نکلے گی۔ (بھگوت پُران اسکندھ۱۲، ادھیائے۲، شلوک۲۱)

کلکِ اوتار اور حضرت محمد ﷺ کے اوَصاف کا تقابلی جائزہ

'अश्वमाशुगारूहा देवदक्त्तं जगत्पतिः।
असिनास द्युदमन मठटैश्यर्य गुणान्वितः।।'

(भागवत पुराण स्कन्ध 12, अध्याय 2, श्लोक 19)

ترجمہ: وہ دیودت نامی تیز رفتار گھوڑے پر سوار ہوکر بدمعاشوں کو اپنی تلوار سے ختم کرے گا۔

اَشُو ارُوھَن کرنے والا ہوگا

اُوپر کے شلوک سے معلوم ہوتا ہے کہ آخری اوتار دیوتاؤں کے دیئے ہوئے گھوڑے پر سوار ہوکر تلوار سے بدمعاشوں کا خاتمہ کرے گا۔حضرت محمد ﷺ نے بھی اَشُو अश्व یعنی گھوڑے کی سواری کی ہے اور آپ ﷺ کو گھوڑے بڑے پیارے تھے۔اس میں دوسری بات کھڈگدھاری खड्गधारी (تلوار والا) بتایا گیا ہے یعنی آخری اوتار بدمعاشوں کا خاتمہ تلوار

کے ذریعہ کرے گا ایٹم بم کے ذریعہ نہیں۔ حضرت محمد ﷺ اپنے زمانہ کے ظالموں کا خاتمہ تلوار سے کرنا پڑا جیسے غزوہ بدر وغیرہ۔ (سیرت النبیؐ)

۲۔ جگت گرو ہوگا

بھگوت پُران حصہ ۱۲ باب ۲ کے ۱۹ ویں شلوک میں آخری اوتار کو جگت پتی जगत्पति کہا گیا ہے۔ جگت کا مطلب ہوتا ہے دنیا اور پتی کا مطلب ہوتا ہے محافظ اس طرح جگت پتی کا مطلب ہوا دنیا کی حفاظت کرنے والا، یعنی اپنے وعظ و نصیحت سے معاشرہ کو بچانے والا جگت گرو اور قرآن شریف میں حضرت محمد ﷺ کے بارے میں کہا گیا ہے کہ آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ "میں ساری دنیا کے لئے رحمت بنا کر بھیجا گیا ہوں" اس طرح یہ بات بھی صادق آتی ہے کہ جگت گرو حقیقت میں حضرت محمد ﷺ ہیں۔

اَسادِھو دَمَنْ کرے گا

اُوپر کے شلوک میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ بدمعاشوں کو سزا دیں گے، حضرت محمد ﷺ پر یہ صفت بھی صادق آتی ہے جس کا تذکرہ ہم نے آخری حصہ میں کیا ہے اور تاریخ اسلام میں تفصیل سے دیکھا جاسکتا ہے کہ کس طرح حضرت محمد ﷺ نے بدمعاشوں کو سزائیں دیں۔

دیوتاؤں کے ذریعہ مدد ملے گی

کلکِ پُران (باب ۲ شلوک ۷) میں لکھا ہے کہ دیوتاؤں کے ذریعہ کلکِ کو لڑائیوں میں مدد ملے گی۔ حضرت محمد ﷺ کے ساتھ بھی بدر کی لڑائی میں فرشتوں نے ان کی مدد کی جس کا ذکر خود قرآن مجید میں موجود ہے (جسے تفصیل کے ساتھ سیرت النبی نامی کتاب میں دیکھا جاسکتا ہے۔)

اَنُو پَم کِرَانْتِی والا ہوگا

'विचरन्नाशुना क्षोणायां हयेना प्रतिमद्यतिः।

तपलिंगप्तछदो दस्यून् को टिशेशनिहनिष्यति।।'

(भागवत पुराण 12 स्कन्ध 12 अध्याय 20 वाँ श्लोक)

کلکِ کے متعلق لکھا ہے کہ وہ انوپم کرانتی سے یُکتُ ہوں گے۔ یعنی وہ اتنے زیادہ خوبصورت ہونگے کہ ان کی مثال نہیں دی جاسکتی۔ حضرت محمد ﷺ کے متعلق بخاری شریف میں کہا گیا ہے کہ آپ ﷺ آدمیوں میں سب سے زیادہ خوبصورت، بہترین نمونہ اور بہادری میں اعلیٰ مقام رکھتے تھے۔ (تفصیل کے لیے آگے کے صفحہ پر دیکھیں)

جسم سے خوشبو نکلے گی

अथ तेषां भविष्यन्ति मनांसि विशदानि वै।

वासुदेवाद्ध रगाति पुरायगन्धानित स्पृशाम्।।

(भागवत पुराण स्कन्ध 12 अध्याय 2 श्लोक 21वाँ)

شری مد بھاگوت پُران کے مطابق کلکِ کے جسم سے نکلی ہوئی خوشبو سے لوگوں کے دل صاف ستھرے ہوجائیں گے ان کے جسم کی خوشبو ہوا میں مل کر لوگوں کے دلوں کو معطر کر دے گی۔ حضرت محمد ﷺ کے جسم سے خوشبو آتی رہتی تھی جس سے آپ ﷺ کے آخری اوتار ہونے کی تصدیق ہورہی ہے۔ (شمائل ترمذی)

بھوش پُران کے مطابق کلکِ اوتار کے آنے سے پہلے کی حالت

بھَوِش پُران میں تو صاف طور سے کہا گیا ہے کہ ان کا نام "محمد" اور "احمد" ہوگا اور وہ ریگستان میں پیدا ہونگے۔ مگر آریہ سماج والوں نے اس پران کو مشکوک مانا ہے وہ یہ کہتے ہیں کہ اس میں صرف ایک حوالہ ہے اس کے باوجود دوسرے لوگ تصدیق کرتے ہیں۔

اس طرح بھِوش پران پرتِ سَرْگ پرْو प्रतिसर्ग पर्व تیسرے حصے و تیسرے باب میں نقش کیا گیا ہے راجہ بھوج کا زمانہ اور حضرت محمد ﷺ کا زمانہ ایک ہی تھا کیونکہ مذہبی رسم و رواج

سے خالی زمین کو دیکھ کر راجہ بھوج سندھو پار کر کے عرب جاتا ہے، جس کا ذکر اس طرح ہے۔

एतस्मिन्नन्तरे म्लेच्छ आचार्येज रामन्वितः।
महामद इति ख्यातः शिष्य शाखासमन्तिवः।।
नृपश्चैव महादेवं मरूस्थलनि वासिनम।
गंगा जलैश्च संस्नाप्थ पन्चगब्यसमन्वितैः।।
चन्दनादिभिरम्तर्च्य तुष्यव मनासा हरम।
नमस्ते गिरिजानाथ मरूस्थलनिवासिनेः।।
ग्रिपूरासुरनाशाय बहुमाया प्रवतिने।
म्लेच्छै र्गुप्ताय शुद्धाम सच्चिदानन्द रूपिणे।।
त्वं मां हि किं करं विद्धि शरणार्थभुपा गतम।

(भविष्य पुराण प्रतिसर्ग पर्व व खण्ड 3 अध्याय 3)

ترجمہ۔ اسی بیچ اپنے مریدین کے ساتھ مَحَامَدْ महामद (محمد ﷺ) پوتر ملیچھ पवित्र म्लेच्छ (غیر ملکی یا غیر آریہ) وہاں آئیگا۔ راجہ بھوج ریگستان کے رہنے والے مہادیو کے دربار میں تمام گناہوں کے دھونے سے پاک صاف ہو کر گنگا نہا کر اپنے آپ کو ان کے حوالہ کر کے درخواست کریں گے اے ریگستان کے رہنے والے، شیطان کو شکست دینے والے، معجزات کے مالک، برائیوں سے پاک وصاف، راست باز، باہوش و باخبر، مجسم عشق الٰہی میں ڈوبے ہوئے تمہیں آداب وتسلیمات ہو تم مجھے اپنی پناہ میں آیا ہوا خادم سمجھو۔

उवाच भूपवि प्रेम्णा मायाद विशारदः।
तब देवो महाराज मम दास्तवभगतः।।
ममाच्छिष्टं स भुन्जीयात् तथा तत्पश्य भो नृप।
इति श्रुत्वा तथा दृष्टा परं विसमयमा यौ।।
म्लेच्छ धर्मे मतिश्चासीत्तस्य भूपस्य द्वारूणे।

ترجمہ۔ راجہ بھوج کے پاس رکھی ہوئی پتھر کی مورتی کے لئے مَحَامَدْ (محمد ﷺ) کہیں گے وہ میرا جھوٹا کھا سکتی ہے جسے تم پوجتے ہو یہ کہہ کر راجہ بھوج کو ایسا ہی معجزہ دکھائیں گے یہ

سنکر اور دیکھ کر راجہ بھوج کو بڑا تعجب ہوگا اور اس ملیچھ دھرم (غیر آریہ مذہب) پر اس کو یقین ہو جائے گا۔ (ترجمہ پنڈت وید پرکاش اپادھیائے)

रात्रो स देवरूपश्य बहुमायाविशारदः।
पैशाचं देहमास्थाय भोजराजं ही सोडब्रवीता।।
आर्य धर्मो ही ते राजन सर्वधर्मोत्तमः स्मृतः।
ईशाज्ञया करिष्यामि पैशाचं धर्म दारूणम।।
लिगंच्छेदी शिखाहीनः श्मश्रूधारी स दूषकः।
उच्चालापी सर्वभक्षी भविष्यति जनों मम।
मुसले नैव संस्कारः कुशैरिव भविष्यति।।
तस्मान्मुसजवन्तो ही जातयो धर्म दूषकः।
इति पैशाचधर्मश्च भविष्यति मया कृतः।।
इत्युकत्वा प्रययौ देवः स राजा गेहमाययौ।

ترجمہ۔ رات میں کوئی دیو دوت पैशाचदेह धारण کر کے راجہ بھوج سے کہا کہ اے راجن! اگر چہ تمہارا آریہ مذہب سبھی مذہبوں سے اچھا ہے پھر بھی اسی مذہب کو پیشاچ دھرم نام سے ایشور کے حکم سے قائم کرونگا، ختنہ کیا ہوا، چوٹی سے خالی، داڑھی رکھنے والا، اونچی بات کہنے والا (یعنی اذان کہنے والا) میرا خاص آدمی ہوگا صرف ستھرے حلال جانوروں کا گوشت کھانے والا کُشوں سے جیسے سنسکار ہوتا ہے ایسے اس کا موسَل سے سنسکار ہوگا، اسی لئے مسلم قوم عیب دار مذہبوں پر الزام لگائیں گے، ایسا میرے ذریعہ کیا گیا ہوگا یہ کہہ کر دیوتا چلا گیا اور راجہ گھر لوٹ آیا۔

ویدوں میں لفظ احمد ﷺ و محمد ﷺ

لفظ احمد یجر وید میں

वेदाहमेत पुरुष महान्तमादित्तयवर्ण तमसः प्रस्ताव............यनाय।।

(यजुर्वेद अध्याय 13 मंत्र 18)

ترجمہ۔ ''وید احمد بڑے معزز و محترم انسان ہیں سورج کی طرح اندھیروں کو زیر کرنے والے ہیں انہی کو جان کر موت کو پار کیا جا سکتا ہے اس کے علاوہ منزل مقصود تک پہونچنے کے لئے اور کوئی دوسرا راستہ نہیں ہے''۔ (یجر وید ادھیائے ۱۳، منتر ۱۸)

ایک دوسری جگہ پر :

अहमिद्धि पितुष्परि मेधामृतस्य जग्रभ अहं सूर्य इवाजानि।।

(भविष्य पुराण प्रतिसर्ग चौथा अध्याय)

اس طرح احمد 'अहमिद्' کی اتنی اہمیت ہے کہ رِگ وید منڈل ۸ سُوکْتُ ۱۰۔۶ اتھر وید کانڈ بیس ۲۰ سوکت ۱۱۵ منتر ا، اور سام دیو ۱۵۲ واں اور ۱۵۰۰ واں منتر میں अहमिद् لفظ کا استعمال ہے جو صرف حضرت محمد ﷺ پر ہی صادق آتا ہے۔

حضرت محمد ﷺ نے فرمایا کہ میرے کئی نام ہیں میں محمد ﷺ ہوں اور احمد ﷺ ہوں۔ (بخاری، مسلم)

لفظ محمد شری مد بھاگوت پران میں

अज्ञान हेतु कृत मोहमदान्धकार नाशं विद्यायं हित दो दयते विवेक।

(श्रीमद्भागवत पुराण २: ७२)

ترجمہ۔ ''یہاں صاف طور سے بتایا گیا ہے کہ محمد ﷺ کے ذریعہ جہالت کا خاتمہ ہوگا، علم اور فہم و بصیرت کی شمع روشن ہوگی''۔ (شری مد بھاگوت پران اسکندھ ۱۲، ادھیائے ۷۲)

خلاصہ۔

۱۔ اُوپر کے شلوک میں محمد کی جگہ اصل سنسکرت میں 'مُحَامَدْ' لفظ کا استعمال ہوا ہے اور اسی شلوک سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ملیکچھ لفظ غیر آریہ نسل کے باشندوں کے لئے استعمال ہوتا تھا جیسے عرب غیر عرب کے لئے عجم اور یہودی غیر یہودی کے لئے جینٹلس لفظ کا استعمال کرتے ہیں۔ اسی طرح کا یہ (ملیکچھ) بھی ایک لفظ ہے۔

۲۔ اسی طرح اوپر کے شلوکوں میں حضرت محمد ﷺ کا نام نامی صاف صاف لفظ محمد اور احمد کی شکل میں موجود ہے اور حضرت محمد ﷺ کا بھی یہی نام ہے۔

۳۔ اسی طرح یہ بھی کہا گیا ہے کہ ان کا تعلق मरुस्थल ریگستان سے ہوگا اور سنسکرت میں मरुस्थल ریگستانی علاقہ کو کہتے ہیں۔ حضرت محمد بھی ریگستانی علاقہ میں آئے تھے جہاں انھیں وفادار دوستوں کے ساتھ فرشتوں کی مدد بھی حاصل ہوئی تھی۔

۴۔ اسی طرح کہا گیا ہے کہ وہ بت پرستی کو ختم کریگا اور انسانوں کا محسن ہوگا۔ حضرت محمد ﷺ نے بھی بت پرستی کو ختم کیا اور نسل انسانی کے محسن کی حیثیت سے مشہور ہوئے۔

اس طرح مندرجہ بالا سبھی صفات صرف حضرت محمد ﷺ پر ہی صادق آتی ہیں۔ جو تفصیل کے ساتھ بھوِش پُران باب ۳ شلوک ۸۔۵ میں دیا گیا ہے۔

حصّہ ۔3

اُپنشدوں کی پیشین گوئیاں

ہندو مذہب کی ایک اہم کتاب اپنشد کا تعارف

ویدک ادب میں ویدوں کے بعد اُپنِشَدْ کا اہم مقام ہے۔ ویدک ادب کو چار حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

ا۔منتر یا سنہتا ۲۔برہمن ۳۔آرنیک ۴۔اُپنشد

تیتیر یہ سنہتا میں کرم کانڈ، گیان کانڈ اور اُپاسنا کانڈ شامل ہیں۔ انہیں موضوعات کو برہمنوں اور اُپنشدوں میں تفصیلی طور پر بیان کیا گیا ہے۔ برہمنوں میں کرم کانڈ، آرنیک اور اپنشد میں گیان (علم) اور اُپاسنا (عبادت) کا بیان ہے، اپنشد ویدک ادب کا نمایاں حصہ ہیں۔ اسے آخری حصہ بھی کہتے ہیں اور اسی وجہ سے اسے ویدانت بھی کہتے ہیں۔ ویسے تو ویدانت کا فلسفہ اُپنشیدوں کے علاوہ برہم سوتر اور گیتا کو ملاکر ہی مکمل سمجھا جاتا ہے لیکن اس میں اُپنشد پہلے نمبر پر آتا ہے۔

اُپنشد کے لفظی معنی ہیں استاد کے قریب (پُر اسرار علم کے حصول کے لئے) بیٹھنا۔ یعنی اُپنشد وہ ادب ہے جس میں زندگی اور دنیا جہاں کے پوشیدہ رازوں کا انکشاف کیا گیا ہے۔

اُپنشدوں کی تعداد

ہر وید کی سنہتا ئیں برہمن آرنیک اور اُپنشد الگ الگ ہوتی ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ چاروں ویدوں کی ایک ہزار ایک سو اسی (۱۱۸۰) اپنشد ہیں، لیکن اب سبھی دستیاب نہیں ہیں۔ ''مُکْتِکْ'' اُپنشد میں ایک سو آٹھ اپنشدوں کی فہرست دی گئی ہے۔ ان میں سے ۱۱۰ اپنشد رگ وید سے۔ ۱۹ شُکل یجُر وِید سے ۱۲ کرِشنْ یجُر وِید سے ۱۶ سام وید سے اور ۳۱ اَتھر وید سے متعلق ہیں جو اڈیار لائبریری، مدراس سے طبع ہوئی ہے۔

پھر ان اُپنشدوں میں دس کو خاص اہمیت دی گئی ہے جیسے:

۱۔ایش ۲۔کین ۳۔کٹھ ۴۔پرشن ۵۔منڈک ۶۔مانڈوک ۷۔ ایتریئے
۸۔تیتریئے ۹۔چھاندوگیہ ۱۰۔برہدآرنیک ۔

اس کی اپنے اپنے فرقہ کے لوگوں نے شرحیں لکھیں ہیں اور سبھی فرقہ کے لوگ اپنے اپنے مسلک کو اُپنشد میں ہی ڈھونڈتے ہیں۔ چنانچہ اپنے فرقہ کی عزت اور مقبولیت کے لئے ہر ایک آچاریہ کے لئے یہ ضروری ہو گیا تھا کہ وہ اپنشدوں کی شرحیں لکھیں۔ بعد میں کچھ نئی اپنشد بھی لکھی گئی ہیں۔

گیتا پریس (گورکھپور) سے شائع ہونے والی ایش اُپنشد میں ۲۵۰ اپنشد ہونے کی بات کہی گئی ہے۔ سنسکرتی سنستھان بریلی نے ''ایک سو آٹھ اپنشد'' نام کی تین جلدوں میں ایک کتاب شائع کی ہے۔ گیتا پریس گورکھپور سے ہی شائع ہونے والی ''کلیان'' کے اُپنشدانک میں ۲۲۰ اُپنشدوں کی فہرست دی گئی ہے اور بمبئی میں چھپے اُپنشدواکیہ مہاکوش میں ۲۲۳ اُپنشد اور ویبر میں ۲۳۵ اُپنشد کی فہرست دی گئی ہے۔

غرض اُپنشد کی تعداد کو لے کر کسی ایک پر متفق نہیں ہیں اس میں بہت اختلاف ہے۔

زمانہ تصنیف

ڈاکٹر رادھا کرشنن کے مطابق اُپنشدوں کے تصنیف کا زمانہ چھٹی صدی قبل مسیح تک تصور کیا جاتا ہے۔ چنتامنی ونائیک وید نے اسے تقریباً ڈھائی ہزار قبل مسیح تسلیم کیا ہے۔ پنڈت بلدیو اُپادھیائے نے اپنی کتاب ''ویدک ساہتیہ اور سنسکرتی'' میں بھی (ص ۲۴۴) یہی بات کہیں ہے۔ ڈاکٹر بی۔ وی کانے اُپنشدوں کا زمانہ تصنیف ایک ہزار سال قبل مسیح تسلیم کرتے ہیں، لیکن اس وقت اگر اُپنشد لکھے گئے ہونگے تو بہت کم ہی اپنشد لکھے گئے ہونگے۔ زیادہ تر اپنشد بعد میں لکھے گئے۔ کہتے ہیں اکبر کے دورِ حکومت میں ''اَلّو اُپنشد'' لکھا گیا۔ ایسا مانا جاتا ہے کہ دورِ وسطی (Medieval Period) تک اپنشد لکھے جاتے رہے۔ رام دھاری سنگھ

دِنکر اپنی کتاب ''سنسکرتی کے چار ادھیائے'' میں لکھتے ہیں۔ اس بابر بھی اختلاف رائے ہے۔ اندازہ یہی ہے کہ اُپنشد بھی پہلے زبانی ہی تھے اور بعد کو انہیں قلم بند کیا گیا۔ (صفحہ۱۲۳۔۱۲۲)

دِنکر جی نے یہ بات کیتھ سانڈرس کے حوالہ سے کہی ہے۔ کیستھ نے اُپنشدوں کا زمانہ تصنیف ۹۰۰ سے ۷۰۰ سال قبل مسیح تک تسلیم کیا ہے۔ واضح رہے کہ کچھ اپنشد وید سنہتاؤں کے حصے ہیں جیسے ''یشاواسیو اُپنشد'' شکل یجروید کا آخری یعنی ۴۰واں باب ہے۔ چھاندوگیہ اپنشد، سام وید کے ایک برہمن کا حصہ ہے اور برحد آرنیک شت پتھ براہمن کا ایک حصہ ہے۔ جس میں اس طرح کے الفاظ آئے ہیں جیسے :

اُپنشدوں میں لفظ اللہ رسول و محمد ﷺ

اُپنشدوں میں بھی حضرت محمد ﷺ اور اسلام کے بارے میں ذکر ملتا ہے۔ ناگیندر ناتھ بسُو کے توسط سے مرتب کیا ہوا انسائیکلو پیڈیا کے دوسرے حصہ میں اُپنشدوں کے شلوک دئے گئے ہیں، جس میں لفظ اللہ اور رسول کا استعمال ہوا ہے۔ جیسے:

अस्माल्लां इल्ले मित्रावरूणा दिव्यानि धत्ता। इल्लल्ले वरूणो राजा पुनर्दुदः।
हयामित्रो इल्लां इल्लल्ले इल्ला वरूणे मित्रस्तेजस्कामः (१) होतारमिन्द्रो
होतारमिन्द्र महासुरिन्द्राः। अल्लो ज्येष्ठं परमं ब्रह्मणं अल्लाम (२)
अल्लो रसूल महामद रकाबरस्य अल्लो अल्लामः (३) (अल्लोपनिषद 1,2,3,)

ترجمہ۔ ''اس دیوتا کا نام اللہ ہے وہ ایک ہے مِتر اوَرُن (دیوتا کا نام) وغیرہ اس کی صفات ہیں۔ حقیقت میں اللہ ہی وَرُن ہے جو ساری کائنات کا مالک ہے دوستو! اس اللہ کو اپنا معبود سمجھو وہ وَرُن ہے اور ایک دوست کی طرح تمام لوگوں کے کام سنوارتا ہے۔ وہ اِندر (دیوتاؤں کا راجہ) ہے سب سے بڑا سب سے زیادہ پاک و بے عیب ہے محمد اللہ کے سب سے اچھے و برتر رسول ہیں''۔ (اَلّو اپنشد ۳۔۲۔۱)

اُوپر کے شلوک سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ सर्वशक्तिमान (قادر مطلق) اللہ ایک کو

ہے اور حضرت محمد ﷺ ان کے سندیش واہک (پیغمبر) ہیں۔

اسی طرح اُپنشد کے دوسرے شلوکوں میں بھی اسلام اور حضرت محمد ﷺ کے متعلق باتیں موجود ہیں۔ اسی اپنشد میں آگے کہا گیا ہے:

دوسری جگہ بھی لفظ اللہ ورسول کا استعمال

आदल्ला बूक मेककम्। अल्लबूक निखादकभ् (४)
अलो यज्ञेन हुत हुत्वा अल्ला सूर्य्य चन्द्र सर्वनक्षत्राः (५)
अल्लो ऋषीणं सर्व दिव्यां इन्द्राय पूर्व माया परमन्तरिक्षा (६)
अल्लः पृथिव्या अन्तरिक्षं विश्वरूपम् (७)
इल्लांकबर इल्लांकबर इल्लां इललल्लेति इल्लल्लाः (८)
ओम् अल्ला इल्लल्ला अनादि स्वरुपाय अथर्वण शयमा हुही
जनान पशून सिद्धान जलवरान् अदृष्टं कुरु फट (९)
असुरसंहारिणी हृं हीं अल्लो रसूल महमदरकबस्य अल्लो अल्लाम
इल्लल्लेति इल्लल्लति इल्लल्ला (१०) (इति अल्लोपनिषद 4-10)

ترجمہ: ''اللہ نے سب رشی بھیجے اور چاند، سورج، وتاروں کو پیدا کیا اسی نے سارے رشی بھیجے اور آسمان کو پیدا کیا۔ اللہ نے ब्रह्मण्ड (زمین وآسمان) کو بنایا۔ اللہ سب سے بڑا ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اے پجاری (عبادت کرنے والے)! کہہ دے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اللہ ازل سے ہے وہ ساری کائنات کا پالن ہار ہے۔ وہ تمام برائیوں و مصیبتوں کو دور کرنے والا ہے۔ محمد ﷺ اللہ کے رسول (सन्देष्टा) ہیں، وہ (اللہ) سارے جہاں کا پالن ہار ہے اس لئے اعلان کرو کہ اللہ ایک ہے اور اس کے سوا کوئی معبود نہیں''۔ **(اِتی الواپنشد ۱۰-۴)**

آریہ سماج کے لوگ خصوصًا الّو پُنشَدَ کو اپنشدوں میں شمار نہیں کرتے اور اس کا انکار کرتے ہیں، لیکن ہندو دھرم کے اکثر دانشور و عالم اس کو بے بنیاد مانتے ہیں۔ گیتا پریس گورکھپور کا نام ہندو دھرم کا بہت معتبر پبلشر کے نام سے جانا جاتا ہے۔ یہاں سے شائع ہونے

والا کلیان، (ہندی رسالہ) کی تحریں بہت مستند مانی جاتی ہیں۔ اس کے خاص اپنشداَنکُ میں ۲۲۰ اُپنشدوں کی فہرست دی گئی ہے جس میں الّو اُپنشد کا تذکرہ ۱۵ویں نمبر پر کیا گیا ہے۔ ۱۴ویں نمبر پر अवधुतोपनिषद اور ۱۶ویں نمبر پر अमत बिन्दुपनिष्द् لکھا ہوا ہے۔ ڈاکٹر وید پرکاش اپادھیائے جی نے الّو اپنشد کو مستند اُپنشد مانا ہے۔

(دیکھئے ویدک ساہتی ایک وِویچن، ڈاکٹر ایم، اے، شری واستوُ، پردیپ پرکاشن، سنسکرن ۱۹۸۹ صفحہ ۱۰۱)

اس طرح اپنشدیں تحریف شدہ ہوں یا بعد کی ہوں خود سے وضع کئے ہوئے ہوں بہر حال اس طرح کی کتاب لکھی گئی اور اس میں اللہ رسول و محمد لفظ واضح طور پر موجود ہے۔

اس لئے جو اس کتاب کو مانتے ہوں ان کو دعوتی مقصد سے قریب لانا آسان ہو جائے گا۔

اللہ تعالیٰ ہر قسم کی گمراہی اور افراط وتفریط سے محفوظ فرمائے اور قرآن وحدیث کی دعوت کو عام کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔

حصّہ۔4

بودھ مذہب کے مطابق انتم رشی
کی
پیشین گوئیاں

آخری رسول سے متعلق گوتم بدھ جی کی پیشین گوئیاں

سنسکرت کے مشہور عالم و محقق پنڈت وید پرکاش اپادھیائے جی نے اپنی کتاب وید کے رشی نراشنس ''قرآن کے انتم اِیش دوت محمدؐ'' کے چھٹے باب میں گوتم بدھ جی کی پیشین گوئیوں کے ذریعہ حضرت محمد ﷺ کو آخری بدھ اس طرح ثابت کیا ہے۔

گوتم بدھ نے اپنی موت کے وقت عزیز شاگرد آنند سے بتاتے ہوئے کہا:

آنند! اس دنیا میں نہ تو میں پہلا بدھ ہوں اور نہ آخری بدھ ہوں اس دنیا میں سچائی و خیر خواہی کی تعلیم دینے کے لئے اپنے وقت پر ایک اور بدھ آئیگا وہ دوسروں کی بھلائی کرنے والا ہوگا اس کا دل صاف ستھرا ہوگا علم و دانائی سے لبریز اور سب لوگوں کا قائد ہوگا جس طرح میں نے دنیا کو مستحکم سچائی کی تعلیم دی ہے اسی طرح وہ بھی دنیا کو سچائی کی تعلیم دے گا۔ دنیا والوں کو زندگی گذارنے کا ایک ایسا راستہ بتائے گا جو سیدھا اور صاف ستھرا ہوگا۔ آنند! اس کا نام میتر یہ मैत्रेय (Gospel of Buddha by Grus, Page 215) ہوگا بدھ کا مطلب عقل سے युक्त ہوتا ہے بدھ انسان ہی ہوتا ہے دیوتا وغیرہ نہیں۔ (Mohammad in Buddhist Scriptures. P.1)

آنے والے بدھ کی خصوصیات

بدھ جی نے اوپر کی سطروں میں جن خاص خصوصیات کی طرف اشارہ کیا ہے وہ اس طرح ہے۔

۱۔ وہ دنیا کو سچائی اور دوسروں کے ساتھ بھلائی کرنے کی تعلیم دے گا۔
۲۔ وہ دنیا کا رہنما ہوگا۔
۳۔ وہ دنیا والوں کو ایک راستہ دکھائے گا جو سچ اور سیدھا ہوگا۔
۴۔ وہ اپنے وقت پر آئیگا۔

۵۔ اس کا دل پاک صاف اور وعلم و عقل سے بھرا ہوگا۔

۶۔ اس کا نام میتریہ मैत्रेय ہوگا۔

حضرت محمد ﷺ اور آخری بدھ کا تقابلی جائزہ

ا۔ وہ دنیا کو سچائی اور بھلائی کی تعلیم دے گا

انسانوں کے لئے اپنے پیدا کرنے والے کو ماننا اور اسی کی عبادت و بندگی کرنا ہے، یہ سب سے بڑی سچائی ہے۔لیکن جس وقت مہاایش دوت महाईशदूत کی بعثت ہوئی دنیا سے یہ سچائی ناپید ہو چکی تھی اور خدا کے ساتھ چاند، سورج، ستاروں، سیّاروں زندہ و مردہ، بڑے لوگوں ،خیالی طاقتوں، جانوروں، پیڑ پودے ندی نالوں وغیرہ کی عبادت و بندگی ہو رہی تھی اور انہی سے دعائیں اور التجائیں کی جا رہی تھیں کوئی اللہ کا بیٹا مان رہا تھا تو کوئی اوتار، صرف ایک اللہ کی عبادت و بندگی کرنے کے لائق ماننے والا کوئی نہ تھا۔ایسے حالات میں آخری رسول حضرت محمد ﷺ महाईशदूत نے یہ اعلان کیا'' **لا الــه الا الله مـحـمد رسول الله** ''۔یعنی اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول (سندیشٹا) ہیں، یعنی محمد ﷺ نہ اللہ کے بیٹے ہیں اور ان کے مشابہ اور نہ اللہ کا کوئی جُز۔وہ صرف اللہ کے بندے اور عبادت کرنے والے ہیں۔

أشهد أن لا اله إلا الله و أشهد أن محمداً عبده ورسوله ۔

''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول (سندیشٹا) ہیں''۔

یہ ہے ہر طرح کی سچائی کا سرچشمہ اور وہ بنیادی حقائق جس کی تعلیم آخری رسول نے دنیا کو دی یہی وہ تعلیم ہے جس پر آپ ﷺ کی اور قرآن کی ساری تعلیمات منحصر ہے یہی تعلیم انسانی زندگی کی بنیاد ہے اور دنیا بھر کی تمام مسجدوں میں دن رات میں پانچ مرتبہ اسی حق کی پکار لگتی ہے۔یہ سچ کی کسوٹی ہے جو اس پر کھرا اترے وہ کھرا اور جو اس پر کھوٹا اترے وہ کھوٹا، مگر یہ بڑے دکھ کی بات ہے کہ دنیا کے لوگ اس تعلیم کی قیمت کو نہیں سمجھنا چاہتے ہیں۔اسی لئے

انسانیت ذلیل و رسوا ہوتی جا رہی ہے ۔

قرآن پاک اور حضرت محمد ﷺ نے اللہ کی عبادت کے ساتھ ہی بھلائی کی بھی تعلیم دی ہے، نماز اور زکوٰۃ، اسلام کے دو اہم ستون (رکن) ہیں۔ نماز، عبادت کا ایک خاص طریقہ ہے اور زکوٰۃ امداد کا ایک خاص طریقہ ہے۔قرآن میں دونوں کا حکم کئی جگہوں پر ساتھ ساتھ آیا ہے۔ زکوٰۃ کے بارے میں یہ بتایا گیا ہے کہ زکوٰۃ میں مالداروں کا خاص دخل ہے اس لئے یہ امداد (زکوٰۃ) ہر مالداروں پر فرض ہے۔اور اس کے علاوہ عام امداد الگ ہے جسے اللہ کے راستے میں خرچ کرنے کا حکم دیا گیا ہے عام امداد کی نیکیوں کا ذکر کرتے ہوئے قرآن پاک میں بتایا گیا ہے۔

''جو لوگ اللہ کے راستے میں اپنا مال خرچ کرتے ہیں ان کی مثال ایسی ہے کہ کسی چیز کا ایک دانا زمین پر بویا جائے اور اس سے سات بالیاں نکلیں اور ہر بالی میں ۱۰۰ دانے ہوں۔اللہ جس کے ثواب کو چاہتا ہے بڑھا دیتا ہے۔سورہ بقرہ آیت نمبر ۲۶۲ سے ۲۶۷ تک تفصیل سے اور اس کے آگے کی آیت میں سود کو حرام ٹھہرا گیا ہے۔ (دیکھیں آیت ۲۷۵ سے ۲۸۰)

مہاایش دُوت (حضرت محمد ﷺ) کے ساتھی (صحابی) حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کہتے ہیں کہ ''محمد ﷺ نے فرمایا کہ ہر آدمی صدقہ کرے''۔

میں نے دریافت کیا کسی کے پاس مال و دولت نہ ہو تو وہ کیا کرے؟ فرمایا :

''مزدوری کر کے خود نفع اٹھائے اور غریبوں کو صدقہ بھی دے''میں نے دریافت کیا اگر مزدوری نہ ملے تو؟'ارشاد فرمایا، مال و دولت سے امداد نہ کر سکے تو کسی ضرورت مند کے کام میں اس کی مدد کر دے۔''

میں نے دریافت کیا اگر یہ بھی نہ کر سکے تو ارشاد فرمایا، اگر دوسروں کو کسی طرح کا کوئی نفع نہیں پہونچا سکتا تو کم سے کم اتنا کرے کہ اس سے کسی کو کوئی تکلیف نہ پہونچے۔یہ بھی ایک طرح کا صدقہ ہے۔

حضرت محمد ﷺ کے ایک صحابی حضرت ابوذرؓ کہتے ہیں کہ محمد ﷺ نے فرمایا، تیرا اپنے

بھائی یعنی ملنے جلنے والوں سے خندہ پیشانی سے ملنا صدقہ ہے۔نیکی کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا بھی صدقہ ہے۔

اندھے کو راستہ دکھانا بھی صدقہ ہے۔راستہ سے کانٹے، پتھر اور ہڈیاں ہٹا دینا بھی صدقہ ہے اپنے ڈول سے دوسرے کے ڈول میں پانی ڈال دینا بھی تیرا صدقہ ہے۔

اس طرح پیغمبر حضرت محمد ﷺ خود ہی ایسے امداد کرنے والے تھے کہ فقیروں کا کھانا دے دیتے اور خود بھوکے سو جاتے۔جسم مبارک کے کپڑے بھی اتار کر دے دیتے آپ ﷺ کی تعلیم وسخاوت کے اثرات سے آپؐ کے صحابہ بھی ایسے سخی ہو گئے تھے کہ عزیزوں کو جو مدد ملتی وہ اپنے سے زیادہ دین کے لئے امداد کر دیتے۔

ایک مرتبہ جنگ کے میدان میں کچھ لوگ دم توڑ رہے تھے کہ ایک صحابی ادھر سے نکلے ان کے پاس تھوڑا سا پانی تھا انہوں نے ایک پیاسے کو پلانا چاہا تو انہوں نے دوسرے پیاسے کی طرف اشارہ کر دیا، اورانہوں نے تیسرے کی طرف یہاں تک کہ وہ پانی گھومتا ہوا پہلے صاحب کے پاس آ گیا جو ساتویں آدمی تھے مگر وہ پیاسے ہی دم توڑ چکے تھے۔دوسرے کے پاس گئے تو وہ بھی اللہ کو پیارے ہو چکے تھے۔اسی طرح سب پیاسے ہی مر گئے مگر کسی نے بھی اپنے بھائی سے پہلے پانی پینا مناسب نہ سمجھا کیونکہ آپ ﷺ کی تعلیم ہی ایسی تھی۔

اس لئے آنے والے بدھ سے متعلق بدھ جی کی جو پیشین گوئی تھی وہ حضرت محمد ﷺ پر ہی ثابت ہوتی ہے کہ انہوں نے تمام انسانوں کو سچائی اور بھلائی کی تعلیم دی۔

۲۔وہ دنیا کا رہنما ہوگا

پیغمبر حضرت محمد ﷺ بھی دنیا کے رہنما تھے جس کی تصدیق قرآن پاک نے اس طرح کی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

تَبٰرَكَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِیَكُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرَا ۙ﴿۱﴾

’’بڑی برکت والا ہے۔وہ (اللہ) جس نے اپنے بندے پر قرآن اتارا تا کہ وہ

ساری دنیا کو ڈرانے والا ہو۔‘‘ (سورہ فرقان آیت نمبر ۱)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۲۸﴾

’’(اے محمد ﷺ) ہم نے آپ کو تمام لوگوں کے لئے خوشخبری دینے والا اور خبردار کرنے والا بنا کر بھیجا ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔‘‘ (سورہ سبا، آیت نمبر۔۲۸)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

قُلْ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ جَمِیْعَا ِۨالَّذِیْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ

(اے محمد ﷺ) آپ کہہ دیجئے میں تم سب کی طرف اس اللہ کا رسول ہوں جو آسمانوں اور زمین کا مالک ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ (سورہ اعراف، آیت نمبر ۱۵۸)

محمد ﷺ کی زندگی کا سب سے اہم واقعہ حجتہ الوداع کا ہے جس کے چوتھے مہینے بعد ہی آخرت کو کوچ کر گئے۔عرب پر آپ کی حکومت قائم ہو چکی تھی اور ملک بھر میں اسلام پھیل چکا تھا۔اس لئے چاروں طرف سے مسلمان امنڈ پڑے تھے اس تاریخی موقعہ پر محمد ﷺ نے بنیادی عنوان پر جو خطبہ دیا اس میں کہا، ’’اے لوگو! جان لو کہ تمہارا اللہ ایک ہے۔تمہارا باپ ایک ہے عربی کو عجمی (غیر عربی) پر اور عجمی کو عربی پر اور گوروں کو کالوں پر اور کالوں کو گوروں پر کوئی فوقیت نہیں ہے، بڑائی ہے تو زہد وتقویٰ کی بنیا پر ہے‘‘۔

اس طرح محمد ﷺ نے انسانیت کو اپنے اصول بتائے جن پر چل کر انسان انسان بن سکتا ہے یعنی حضرت محمد ﷺ نے مکمل رہنمائی کی۔اس سے یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ آخری بدھ کی جو پیشن گوئی کی گئی ہے کہ وہ دنیا کا رہنما ہوگا، یہ صفت بھی حضرت محمد ﷺ پر صادق آتی ہے۔

۳۔وہ دنیا والوں کو صاف ستھرا راستہ دکھائے گا

بدھ جی نے آنے والے بدھ کے بارے میں بتایا کہ وہ زندگی کا سیدھا اور صاف

ستھرا راستہ دکھائے گا۔ زندگی کا راستہ کا مطلب ہے مذہبی دستور العمل۔

بدھ جی نے زندگی گذارنے کی صفت یہ بتائی ہے کہ ''وہ سیدھا اور صاف ستھرا ہو گا''۔ شدھ دھرم (سیدھے مذہب) کا مطلب ہے خالص اللہ والا راستہ یعنی جس میں دیوی دیوتا کی تعظیم، عبادت و بندگی اور کسی کہ نہ ہو حضرت محمد ﷺ نے بھی ایسا ہی سچّا اور خالص اسلامی مذہب بتایا۔

مہا تما بدھ جی نے زندگی گذارنے کی دوسری صفت یہ بتائی کہ وہ سیدھا راستہ دکھائے گا۔ حضرت محمد ﷺ کا بتایا ہوا سیدھا راستہ جس کا انحصار قرآن پاک اور رسول اللہ ﷺ کے ذریعہ کی گئی اس کی تفسیر ہے۔ یہی انسانوں کے زندگی گذارنے کا آئین ہے۔ یہ عقیدہ کی بات نہیں ہے بلکہ حقیقت ہے۔

حضرت محمد ﷺ نے عرب میں اسی قانون کے مطابق نظام قائم کیا۔ یہ نظام خطّہ ارض پر خدائی حکومت تھی جس کے منتظم انسان ہی تھے لیکن قانون خدا کا تھا۔ اس کی تعمیل جس طرح عام لوگ کرتے تھے اسی طرح خود حضرت محمد ﷺ بھی کرتے تھے۔ عام انسانوں کی طرح حضرت محمد ﷺ بھی اپنے آپ کو اللہ کا بندہ سمجھتے تھے۔

اس کا منتظم کار نہ بادشاہ کہلاتا تھا نہ راجہ، خود حضرت محمد ﷺ نے بھی اس طرح کا کوئی عہدہ قبول نہیں کیا اور نہ ہی اپنے لئے محل اور تخت و تاج بنوایا۔ کھجور کے پتوں سے چھائی ہوئی مسجد میں چٹائی پر بیٹھ کر انتظامی کام کرتے تھے۔ حضرت محمد ﷺ کے خلیفہ بھی ایسے ہی منتظم کار تھے۔

اس حکومت میں دیش، رنگ، نسل، اونچ نیچ چھوت چھات میں کوئی فرق و امتیاز نہ تھا۔ تمام لوگوں کا دخل عام تھا۔ وہ حکومت کا نظام چلانے والا ہو یا مدعا علیہ اسے بھی قاضی کی عدالت میں حاضر ہونا پڑتا تھا۔

حضرت محمد ﷺ نے فرمایا کہ نہ عربوں کو عجمیوں پر اور نہ عجمیوں کو عربوں پر کوئی فضیلت ہے اور نہ گوروں کو کالوں پر اور نہ کالوں کو گوروں پر، اللہ کے نزدیک بہتر وہ ہے جو اس (اللہ) سے ڈرتا ہو۔ اور نیک چال چلن والی زندگی گذارتا ہو۔ یہ سب واضح دلیلیں ہیں آخری بدھ حضرت محمد ﷺ کی۔

آخری رسول ﷺ کب، کہاں اور کون

۴۔ وہ اپنے وقت پر آئیگا

بدھ جی نے نند کو تسلی دیتے ہوئے یہ نہیں کہا تھا کہ آخری بدھ میرے جاتے ہی آئے گا بلکہ یہ کہا تھا کہ اپنے وقت پر آئے گا۔ یہ بڑی معنیٰ خیز اطلاع تھی۔ مقصد یہ ہے کہ وہ ایسے زمانے میں آئے گا جب دنیا بھر میں سچا مذہب بگڑ چکا ہوگا جیسا کہ حضرت محمد ﷺ سے پہلے کے حالات کا بیان آپ نے اوپر پڑھا جو آخری رسول حضرت محمد ﷺ پر ثابت ہوتا ہے وہی ان کے آنے کا وقت تھا۔

۵۔ اس کا دل صاف ہوگا اور وہ ذی علم وصاحب فہم ہوگا

مہا تما بدھ جی کی بتائی ہوئی خوبیوں میں آخری بدھ کی ایک خوبی یہ ہے جسے ہم نے اوپر کے صفحات میں لکھ چکے ہیں۔ اس کا ناقابل تردید ثبوت ہے جس کے قلب پر قرآن پاک نازل ہوا اس سے زیادہ صاف ستھرا دل کس کا ہوسکتا ہے اور ایسا ذی علم و صاحب عقل و فہم کون ہوسکتا ہے؟ (اس کی تفصیل کے لئے حضرت محمد ﷺ کی سیرت طیبہ کا مطالعہ کریں)

۶۔ اس کا نام مَیتِریہ मैत्रेय ہوگا

''میتر یہ کا مطلب ہوتا ہے دَیا سے یکت (رحم دل) ۱۱۶ اکتوبر ۱۹۳۰ء لیڈر صفحہ ۷ کالم ۳ میں ایک مطالعہ بدھ میں میتر یہ کا مطلب رحم दया لکھا ہے۔ محمد ﷺ بھی رحم دل تھے اسی لئے حضرت محمد ﷺ کو ''رحمۃ للعلمین'' کہا جاتا ہے جس کا مطلب ہوتا ہے دنیا کے لئے دَیَا दया سے یُکت۔

محمد رسول اللہ ﷺ کو اللہ نے ہی قرآن پاک میں پوری دنیا کے لئے 'رحمت' یعنی رحم والا کہا ہے۔

"وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَتهً لِلّعٰلمین"

ترجمہ۔ ''اے سندیشٹا (رسول)! اور ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے''
رسول اللہ ﷺ فطرتاً ایسے رحم والے تھے کہ ہر طرح کی تکلیفیں جھیل کر انسانوں کو گناہوں کے دلدل اور جہنم سے بچانے کی کوشش کرتے جو رسول اللہ ﷺ کی اہم صفت تھی۔

بدھ جی کی پیشین گوئی کے اس معتبر توضیح سے آخری اِیشُ سند یشٹا ईशसन्देष्टा حضرت محمد ﷺ کا بدھ میتر یہ ہونا مکمل طور پر ثابت ہوتا ہے۔

بدھ مَیتُر یُہ کی صفات اور حضرت محمد ﷺ

بدھ مَیتُر یہ سے متعلق دی گئی صفات حضرت محمد ﷺ پر اس طرح صادق آتی ہیں۔

۱۔ بدھ انسان ہوتے ہیں دیوتا نہیں، حضرت محمد ﷺ بھی انسان تھے، دیوتا نہیں۔

۲۔ بدھ عورتوں کے مسائل یعنی گھریلو زندگی اور حکومتی مسائل کو حل کرتا ہے۔ حضرت محمد ﷺ بھی معاشرتی اور حکومتی مسائل کو حل کرتے تھے۔

۳۔ بدھ اپنی پوری زندگی تک زندہ رہتا ہے، حضرت محمد ﷺ بھی پوری زندگی زندہ رہے۔

۴۔ بدھ اپنا کام خود کرتا ہے، حضرت محمد ﷺ بھی اپنا کام خود کرتے تھے۔

۵۔ بدھ مذہب کو پھیلانے والا ہوتا ہے، حضرت محمد ﷺ بھی مذہب کی اشاعت کرنے والے تھے۔

۶۔ بدھ اپنے سابقہ بدھ کا ذکر کرتا ہے، حضرت محمد ﷺ بھی اپنے سابقہ نبیوں کا ذکر کرتے تھے۔

۷۔ بدھ کے ساتھی پکے ساتھی ہوتے ہیں کوئی ان کو ان کے راستے سے ہٹا نہیں سکتا۔ حضرت محمد ﷺ کے صحابہ بھی پکّے ساتھی تھے کوئی اُن کے راستہ سے ہٹا نہیں سکا۔

۸۔ بدھ کے لئے ضروری ہے کہ دنیا کا کوئی انسان اس کا استاذ نہ ہو۔ حضرت محمد ﷺ کا بھی کوئی انسان گرُو (استاذ) نہیں تھا۔

خلاصہ۔

اس طرح گوتم بدھ جی کے ذریعہ کی گئی پیشین گوئیوں پر اگر غیر جانب دار ہو کر فیصلہ لیا جائے تو وہ صرف حضرت محمد ﷺ پر ہی ثابت ہوتی ہیں۔ یہاں پر تو صرف اختصار میں ذکر کیا گیا ہے۔ لیکن اگر کوئی صاحب پوری تفصیل سے مؤازنہ کرنا چاہیں تو وہ نبیٔ رحمت (مصنف حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندویؒ) کے ذریعہ مؤازنہ کرا سکتے ہیں۔ امید ہے کہ پڑھنے والے اوپر لکھی گئی باتوں کو سمجھ کر ضرور سچائی قبول کریں گے۔

حصّہ۔5

پارسی مذہب کے مطابق آخری رسول کی پیشین گوئیاں

پارسی مذہب کا مختصر تعارف

پارسی مذہب دنیا کا ایک خاص مذہب ہے جس کے ممتاز سندیشٹا (پیغمبر) زرتشت (ZOROASTER) تھے جن کے ماننے والوں کو زرتشتی (ZOROASTERIAN) کہا جاتا ہے۔ عام لوگ پارسی مذہب کہتے ہیں۔ یہ ایران کا سب سے پرانا مذہب ہے اسے آتش پرست یا مجوسی مذہب بھی کہتے ہیں۔

پارسی مذہب کی اہم کتاب

اس مذہب کی سب سے اہم کتاب دساتیر (DASTIR) اور زیند وستا (ZEDWASTA) ہے جسے ہم پارسی مذہب کا اولڈ اینڈ نیوٹسٹامنٹ کہہ سکتے ہیں۔

پارسی کتابوں کی پیشین گوئیاں

جیسا کہ پچھلی تمام کتابوں میں پیشین گوئی کی گئی ہے اسی طرح پارسی کتابوں میں بھی ایک آخری آنے والے سنڈیشٹا (پیغمبر) کی پیشین گوئی 'اِبد' (IBID) XXVIII:129 پر موجود ہیں جس کا خلاصہ اس طرح ہے۔

آنے والے سندیشٹا (پیغمبر) کا نام

'اِبد' کے صفحہ نمبر XXVIII:129 پر دیئے گئے نام کے مطابق اس کا نام سوئی شیانت (SOESHYANT) اور استوریت ایریتا (ASTVAT ERAT) ہوگا۔

سوئی شیانت (SOESHYANT) لفظ کی تشریح

'ابد' کتاب کے اسی باب میں اس کی تشریح (رحم دل فاتح) کی گئی ہے۔

حضرت محمد ﷺ کے ساتھیوں نے جب فتح مکہ کے موقع پر اپنا بدلہ لینے کے لئے خون خرابہ کرنا چاہا جو آسان تھا کہا اَلْیَوْمُ یَوْمُ الْمَرْ حَمَا آج بدلہ لینے کا دن نہیں ہے بلکہ آج تو رحمت کا دن ہے اس طرح حضرت محمد ﷺ کی اس رحمت کو دیکھ کر تمام دشمنوں نے اسلام قبول کرلیا۔

استویت ارِیریتا ASTWAT ERATA

زیند زبان اور سنسکرت زبان میں لفظ کی تخلیق خیر سے مانی جاتی ہے جس کا مطلب ہوتا ہے تعریف کے لائق (TO PRAISE) سِتاوَدان (ITAUDAN INFINITIVE) جو پارسیوں کے یہاں استعمال ہوتا ہے جس کا مطلب ہوتا ہے تعریف (PRAISING) مذکورہ لفظ کو اگر موازنہ کی نگاہ سے دیکھیں تو یہی مطلب عربی زبان کے لفظ محمد کا بھی ہوتا ہے 'تعریف کے لائق'۔

اسی طرح اس سے حضرت محمد ﷺ کا نام مکمل طور سے ثابت ہو جاتا ہے۔ ایک دوسری جگہ پر دساتیر ۱۴ میں ساسانیوں کے نام اور احکام کے نظریۂ کے ساتھ آخری آنے والے رسول کی پیشین گوئی کی گئی ہے جو واضح طور سے حضرت محمدؐ پر ہی ثابت ہوتی ہے۔

(۵۴) چم چیہ نہ جام لمند ہبرتوار جیام ور تاہ ہتیال تزد
✽ چون چنین کار ہا کنند از تازیان مردی پیدا شود (۵۵) یو ہبزار
تسا مام ہو ہیر تاکت دنیر تاکت وسمیر اکت وامیر اکت
سرو یم ارتہ ✽ کہ از پیروان او دیہیم و تخت و کشور و این ہمہ
برافتد (۵۶) دہو ند ہیرور کسام نیودام ✽ وشوند سر
کشان زیدسان (۵۷) بیرن فہ شای ہیار وسیار کسوار
آبادی جوار بہ ہ نوستا ✽ ببینند بجای بتکدہ آتش
کدہ ما : بادی بیکر شدہ نماز برون سو ✽ خانہ کرد تازیان آست

... یک ما وران ساخته آباد است و در ان پیکرهای اختران بود گوید شود از
خانه ها زبرون شود بردارند از وپیکرها (۵۸) وهورد هوش
شنشور ﷺ و فراآب شود (۵۹) و تدرا بند شای
سیمارام مدیر دا نورام هام و نیغود و نیواک و شایام
شمناد ﷺ و باز ستانند جای تشکده های مداین و گرد های آن
و توس و بلخ و جاهای بزرگ (۶۰) و هایم هار جیشام در تاه پاید
هرنال وسمین هود م بن بلزیده ﷺ و آیین گزینان مرد
باشد سخنور و سخن او در هم بچیده (۶۱)

کمند (when) جیم (such) کا جام (deeds) جسم (the Persians will do) حز توار جیارم (from among the Arabs) ورتا (a man) هتیال هود (will be born) هـــو (from among the followers) یـــر هزار تسا ماه (of whom) هیرتاک و نیرتاک (crown and throne) و سمیراک و امیراک (and kingdom and religion of the Persians) سرویم ارتـــد all shall (be overthrown and dissoluted). و هونـــد (And will be) (the arrogant people) یتود ام هر در کتام (subjugated). بیرن (They will see) فه شانی (instead of) نمـــار (the house of idols) و سیمار (and the temple of fire) کسوار (the house of

worship) آبـــاد (of Abraham) بسی جـــوارهده (without any idols in it) نیوستا (the Qibla).

و هـــورد هـــوش شینشور (And they will be) (a mercy for the worlds) راهند وتد (and then) (they will capture) شای ها (places) سیما رام (of the temples of fire) مـــدیر (Madain or Ctesiphon) مـــام (and of the surrounding places) و انتو رلم (of it) و نیغود (and Tūs) و نیواک (and Balkh) و شایم (and other places) شمناد (of eminence and sacred) - و (and) هایم هار (religious leader) هرنال (their's) ورتا پاند (will be a man) مسیم (eloquent) وسمین هو (and his message or what he will say) در هی بند بده (will be well-connected)

ترجمہ۔ ''جب ایرانی اخلاقی طور سے بالکل پست ہو جائیں گے تو ملک عرب میں ایک شخص پیدا ہوگا جس کے ساتھی ایرانیوں کے تاج وتخت اور مذہب سب کو ختم کر دیں گے وہ گھر جو بنایا گیا تھا حضرت ابراہیمؑ کے ذریعہ (یعنی کعبہ شریف) جس میں بہت سے بت رکھے ہوئے تھے ان بتوں سے وہ پاک کر دیا جائیگا اور لوگ اس کی طرف منھ کر کے عبادت کریں گے۔ اس شخص کے ماننے والے پارسیوں کے شہر طوس، بلغ اور دیگر بڑی بڑی جگہوں پر قبضہ کرلیں گے لوگ ایک دوسرے سے لڑائی کریں گے اور ایران کے عقل مند لوگ اور دوسرے لوگ ان کے ساتھیوں کے ساتھی ہو جائیں گے۔

اس طرح یہ سبھی واقعات حضرت محمدؐ پر ہی ثابت ہوتے ہیں کہ حضرت محمد ﷺ بھی عرب میں پیدا ہوئے آپ ﷺ کو حکومت بھی ملی، مکہ والوں کو بہت سارے خداؤں سے چھڑا کر ایک خدا کی تعلیم دی اور فتح مکہ کے موقع پر بیت اللہ شریف کو تمام بتوں سے پاک صاف کیا اور

آج تک حضرت محمدؐ ہی نہیں بلکہ ان کے ماننے والے بھی کعبہ کی طرف ہی منہ کرکے نماز پڑھتے ہیں اور حضرت عمرؓ کے دورِ خلافت میں وہ تمام حصہ فتح ہو چکا تھا (جس کا ذکر اوپر کیا گیا) جس میں بہت سے لوگوں نے اسلامی تعلیمات کو قبول کرلیا تھا''۔

اس طرح یہ ظاہر ہو جاتا ہے کہ یہ پیشین گوئی مکمل طور سے حضرت محمد ﷺ پر ہی ثابت ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ بھی کئی جگہوں پر حضرت محمد ﷺ کی خوبیوں کا ذکر ہے جسے مزید ضرورت ہو وہ تفصیل کے ساتھ محمدؐ اِن پارسی اے۔ ایچ وِدّیارتھی صاحب کی کتاب دیکھ سکتے ہیں۔

حصّہ۔6

یہودی مذہب کے مطابق آخری رسول

آخری رسول کی پیشین گوئیاں توریت کے صفحات میں

حضرت موسیٰؑ پر نازل ہونے والی توریت نامی کتاب میں ایک رسول کے آنے کی پیشن گوئی کی گئی ہے جو حضرت موسیٰؑ ہی کی طرح ہوگا اور اس کے بھائیوں کے درمیان ہوگا۔ اس رسول کے منہ سے خدائی کلام کے الہام ہونے کے علاوہ خدائی پیغام کو پھیلانے کی بات بھی حضرت موسیٰؑ کی کتاب میں کی گئی ہے۔ جیسے:

''اے موسیٰؑ میں ان کے لئے ان کے بھائیوں کے درمیان تمہاری طرح ایک نبی پیدا کرونگا اور اپنا کلام اس کے منہ میں ڈالوں گا اور جس جس بات کی میں اسے اجازت دونگا وہی وہ ان کو کہہ سنائے گا''۔ **(توریت ۱۸۔۱۸)**

توریت کی ان تحریروں کو عیسائی بھائی حضرت عیسیٰؑ کے متعلق پیشین گوئی سمجھتے ہیں، لیکن ایسا نہیں ہے یہاں صاف طور سے حضرت محمد ﷺ کا بیان ہے جس میں نیچے لکھی ہوئی باتیں قابل ذکر ہیں۔

ان کے (یعنی اسرائیلیوں کے) بھائیوں کے درمیان ہوگا

پیغمبر حضرت ابراہیمؑ کے دو بیٹے تھے اسمٰعیلؑ اور اسحٰقؑ، اسماعیلؑ کی نسل اسماعیلی اور اسحٰقؑ کے بیٹے کا لقب اسرائیل ہونے کی وجہ سے ان کی اولاد بھی اسرائیلی کہلاتی ہے۔

اس طرح حضرت ابراہیم کے دو بیٹوں سے دو خاندان چلے، اسرائیلی اور اسماعیلی۔ حضرت عیسیٰؑ اسرائیلی تھے لیکن حضرت محمد ﷺ اسرائیلیوں کے بھائیوں یعنی اسماعیلیوں میں سے تھے۔ بائبل میں بھائیوں کا لفظ انہی دونوں خاندانوں کے آپس میں بھائی ہونے کے معنیٰ میں کئی جگہوں پر استعمال ہوا ہے۔ **(تفصیل کے لئے دیکھیں توریت ۱۲۔۱۶)**

قرآن پاک جب حضرت محمد ﷺ پر نازل ہونا شروع ہوا تو سب سے پہلے جو وحی نازل ہوئی وہ یہ ہے :

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ ۝ (سورۃ علق، آیت نمبر۔۱)

''پڑھ (اے! محمد ﷺ) اپنے پالن ہار (رب) کے نام سے جس نے پیدا کیا''۔

اس کے بعد پورا قرآن حضرت محمد ﷺ پر نازل ہوا جسے آپ ﷺ نے مکمل طور سے تمام انسانوں تک اپنے منہ کے قول کو اپنے لفظوں میں تبدیل کئے بغیر اللہ کے کلام کو اسی انداز میں پہنچا دیا۔

یہی مطلب ہے اس پیشین گوئی کا جس میں کہا گیا ہے کہ اپنا قول اس کے منہ میں ڈالونگا۔ اس لئے حضرت محمد ﷺ بھی اللہ کے کلام کو حاصل کر کے انہیں عرب والوں کے منہ کے ذریعہ پھیلایا جس سے ان کی زندگی کا رخ بدل گیا اور زندگی میں بہار آ گئی۔

اس لئے یہ پیشین گوئی حضرت عیسیٰؑ کے لئے نہ ہو کر حضرت محمد ﷺ کے لئے تھی جن کا ذکر بائبل میں محمد اور احمد کے نام سے بھی آیا ہے، جیسے عبرانی زبان کا ترجمہ درج ذیل ہے:

ترجمہ۔''اس کا پیارا سا چہرہ بہت ہے ہاں وہ مَحَامَدُ ہیں۔ یہی میرا عزیز اور یہی میرا دوست ہے اے یروشلم کی بیٹیوں۔''

لفظ مَحَامَدِیم کی تشریح

عبرانی زبان میں نام کے آخر میں ایم M عزت سے نام لینے کے لئے لگایا جاتا ہے بائبل کے حاصل شدہ ترجموں میں 'مَحَامَدُ' کا بھی ترجمہ کر دیا گیا ہے جیسے بہت سے ویدوں کے ترجموں میں 'نراشنس' لفظ کا بھی ترجمہ کر دیا گیا ہے۔ اتفاق سے عبرانی زبان میں بھی محامد کا وہی معنی ہے جو عربی میں محمد اور سنسکرت میں نراشنس کا ہے۔

تیری (یعنی موسیٰؑ کی) طرح ایک نبی آئے گا

اُوپر دی گئی پیشین گوئی میں آنے والے نبی سے متعلق حضرت موسیٰؑ کے مثل بتایا گیا ہے جسے ہم حضرت محمد ﷺ کی سیرت سے اس طرح موازنہ کروا سکتے ہیں۔

حضرت موسیٰؑ اور حضرت محمد ﷺ کا تقابلی جائزہ

حضرت موسیٰؑ اور حضرت محمد ﷺ میں مطابقت درج ذیل طریقہ سے ہوتی ہے۔

۱۔نام میں مطابقت

دونوں کے نام اردو میں 'م' ہندی میں म اور انگریزی میں 'M' سے شروع ہوتے ہیں۔

۲۔شادی میں مطابقت

جس طرح حضرت موسیٰؑ نے شادی کی اسی طرح حضرت محمد ﷺ نے بھی شادی کی۔

۳۔ساتھیوں میں مطابقت

جس طرح حضرت موسیٰؑ کے ساتھیوں نے دھوکہ نہیں دیا اسی طرح حضرت محمد ﷺ کے ساتھیوں نے بھی دھوکہ نہیں دیا بلکہ پوری اطاعت کی۔

۴۔ہجرت میں مطابقت

جس طرح حضرت موسیٰؑ نے ہجرت کی مدین کی طرف اسی طرح حضرت محمد ﷺ نے ہجرت کی مدینہ کی طرف۔

۵۔مخالفین سے جہاد میں مطابقت

جس طرح حضرت موسیٰؑ کو جہاد کرنا پڑا اپنے مخالفین سے اسی طرح حضرت محمد ﷺ کو بھی کسی نہ کسی طرح جہاد کرنا پڑا۔

۶۔شریعت میں مطابقت

جس طرح حضرت موسیٰؑ شریعت لے کر آئے اسی طرح حضرت محمد ﷺ بھی شریعت لے کر آئے۔

۷۔تحریری طور پر محفوظ کرنے میں مطابقت

جس طرح حضرت موسیٰؑ پر نازل کردہ خدائی کلام کو ان کی زندگی میں لکھ لیا گیا تھا۔اسی

طرح حضرت محمد ﷺ پر نازل کردہ خدائی کلام کو بھی ان کی زندگی ہی میں لکھ لیا گیا تھا۔

۸۔قوم میں مطابقت

جس طرح حضرت موسیٰؑ کی قوم نے پہلے مخالفت کی اور بعد میں قبول کیا اسی طرح حضرت محمد ﷺ کی قوم نے بھی پہلے مخالفت کی، بعد میں قبول کرلیا۔

۹۔طویل العمری میں مطابقت

جس طرح حضرت موسیٰؑ کا لمبی عمر میں وصال ہوا اسی طرح حضرت محمد ﷺ کا بھی لمبی عمر میں وصال ہوا۔

۱۰۔انتقال میں مطابقت

جس طرح حضرت موسیٰؑ کا انتقال ایک عام انسان کی طرح ہوا، اسی طرح حضرت محمد ﷺ کا بھی انتقال ایک عام انسان کی طرح ہوا۔

مندرجہ بالا سطروں سے یہ ظاہر ہوجاتا ہے کہ حضرت موسیٰؑ کے ذریعہ دی گئی پیشین گوئی کے مطابق حضرت محمد ﷺ ہی مکمل طور سے ثابت ہوتے ہیں۔

حصّہ ۔ 7

انجیل کے مطابق آخری رسول کی پیشن گوئی

حضرت عیسیٰ مسیح ؑ کے ذریعہ کی گئی پیشین گوئیاں

توریت کے بعد جب ہم انجیل کی ورق گردانی کرتے ہیں تو یہاں تو اور صاف طور سے آخری رسول حضرت محمد ﷺ کے متعلق پیشین گوئیاں ملتی ہیں جو اس طرح ہیں:

حضرت عیسیٰ ؑ نے فرمایا: اگر تم مجھ سے محبت کرتے ہو تو میرے حکموں کی اتباع کرو تو میں (خدا سے) درخواست کرونگا کہ وہ تمھیں ایک اور مددگار دے گا جو ہر طرح سے تمہارے ساتھ ہوگا۔ (یوحنا ١٤:١٥۔١٦)

''لیکن مددگار یعنی پاک روح جسے (خدا) میرے نام سے بھیجے گا وہ تمھیں سب باتیں سکھائے گا۔'' (یوحنا ١٤:٢٦)

''اور جو کچھ میں نے تم سے کہا ہے وہ تمھیں یاد کرائے گا میں اب تمہارے ساتھ بہت باتیں نہ کرونگا کیونکہ اب اس دنیا کا سردار آئے گا''۔ (یوحنا ١٤۔٣٠)

لیکن جب وہ مددگار آئے گا جسے خدا کی طرف سے تمہارے پاس بھیجا جائے گا یعنی حق کی روح جو پتا (والد) کی طرف سے نکلی ہے تو وہ میری گواہی دیگا''۔ (یوحنا ١٥۔٢٦)

حضرت عیسیٰ ؑ اور حضرت محمد ﷺ کا تقابلی جائزہ

اُوپر دی گئی پیشین گوئی کا موازنہ حضرت محمد ﷺ سے اس طرح کیا جاسکتا ہے۔

ا۔ وہ ہر طرح سے تمہارے ساتھ ہوگا

اس کا مطلب یہ ہے کہ جس آنے والے کی اطلاع دی جا رہی ہے وہ آخری (رسول) ہوگا اس کے بعد نہ کوئی رسول آئیگا اور نہ کوئی شریعت وہ رسول اور اس پر نازل کیا ہوا کلام قیامت تک کے لئے ہوگا۔

۲۔ تمہیں سچائی کا راستہ بتائے گا

وہ اپنی طرف سے کچھ نہ کہے گا جو سنے گا اللہ کی طرف سے وہی کہے گا، قرآن میں جسے اس طرح کہا گیا ہے۔

''وہ (حضرت محمد ﷺ) اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتے یہ تو اللہ کا کلام ہے جو ان پر نازل ہوتا ہے''۔ (سورہ نجم، آیت نمبر:۲-۳)

۳۔ وہ میری گواہی دے گا

حضرت موسیٰ و حضرت عیسیٰ علیہما السلام ایک ہی نسل کے تھے۔ اور حضرت عیسیٰ ؑ یہودیوں ہی کی تربیت و اصلاح کے لئے آئے تھے اور مذہب سے گمراہ یافتہ لوگوں نے حضرت عیسیٰ ؑ کے کنواری و پاک دامن مریم سے پیدائش کو لے کر ان پر اور ان کی والدہ محترمہ پر الزام بھی لگایا، لیکن حضرت محمد ﷺ نے حضرت عیسیٰ ؑ کی پاکیزگی کی بھی گواہی دی اور ان کے ماننے والے مسلمان بھی اس کی گواہی دیتے ہیں۔

پیراکلیٹ (PARACLET) کی اصلیت

''وہ رسول جسے گریک زبان میں لکھے گئے بائبل میں پیراکلیٹ (فارقلیط) کہا گیا ہے اس کے بارے میں تفصیل اس طرح ہے۔

پیراکلیٹ لفظ کے معنیٰ بائبل میں اس طرح ہے جس کا ترجمہ انگریزی میں کمفرٹر (Comforter) ''آرام پہونچانے والا'' اور اُردو میں معاون لفظ سے کیا گیا ہے۔

سر ولیم میور نے حضرت محمد ﷺ کی سیرت مبارکہ لکھتے وقت اپنی تصنیف کے مختصر اشاعت میں ذکر کیا ہے کہ 'عرب کے لوگوں میں کسی کا نام محمد پڑ جانا ایک نئی اور عجیب و غریب بات تھی۔ اگر چہ عرب کے لوگ اس نام سے لاعلم نہیں تھے مگر نیا ضرور تھا۔ یہ عربی زبان کے 'حمد' مصدر سے بنا ہے جس کا مطلب ہوتا ہے تعریف حمد مصدر سے نکلا ہوا اور دوسرا لفظ ''احمد'' بنتا ہے۔ بائبل کے (New Testament نیوٹسٹامینٹ) کچھ نسخوں میں 'پیراکلیٹ' کے معنیٰ 'احمد' دیا ہوا ہے۔

جس 'پیراکلیٹ' سے متعلق بائبل میں پیشین گوئی کی گئی ہے اس کی تصدیق حضرت محمد ﷺ پر ہوتی ہے۔ 'سر ولیمس میور' نے اس بات کا ذکر کیا ہے کہ مریم کے بیٹے عیسیٰ مسیح ؑ نے لوگوں کو اس بات کی طرف متوجہ کیا ہے کہ قدیم خاتون کی تصدیق اور مدد کے لئے بھیجا گیا ہوں، لیکن میرے بعد بھی ایک نبی ہوگا۔ جس کا نام احمد ہوگا یہاں احمد نام 'پیراکلیٹ' کے لئے استعمال ہوا ہے کیونکہ بائبل میں حضرت عیسیٰ مسیح ؑ نے اپنے بعد آنے والے رشی کو پیراکلیٹ لفظ سے واضح کرتے ہوئے اس کی باتوں کو ماننے کے لئے بھی لوگوں کو ابھارا ہے۔

اس طرح یہ واضح ہو جاتا ہے کہ 'پیراکلیٹ' کا مطلب ہوتا ہے تعریف کرنے والا جس کا عربی ترجمہ احمد ہوتا ہے۔ اسی طرح قرآن پاک میں بھی بنی اسرائیل کو جو حضرت محمد ﷺ کو وہ اللہ کا پیغمبر ماننے سے انکار کر رہے تھے حضرت عیسیٰ ؑ کی پیشین گوئی اس طرح یاد دلائی گئی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَإِذْ قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُم مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرَاةِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِن بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ

''یاد کرو جب مریم ؑ کے بیٹے عیسیٰ ؑ نے وہ بات کہی تھی کہ اے! نبی اسرائیل میں تمہاری طرف اللہ کا بھیجا ہوا رسول ہوں حق کو ثابت کرنے والا ہوں اس توریت کی جو مجھ سے پہلے آ چکی ہے۔ اس کی تصدیق کرنے والا اور خوشخبری دینے والا ہوں ایک رسول کی جو میرے بعد آئیں گے ان کا نام احمد ہوگا۔ (سورہ صف آیت نمبر-۶)

مشہور عیسائی عالم سر ولیم میور نے ثابت کیا ہے کہ بائبل میں پیراکلیٹ لفظ احمد کے معنیٰ ہی میں استعمال ہوا ہے یہاں تک کہ خود عیسائی بائبل کے عربی ترجمہ میں پیراکلیٹ لفظ کا ترجمہ احمد ہی کرتے تھے پھر اس خیال سے کہ مسلمان مانگ کریں گے کہ تمہاری مذہبی کتاب میں ہمارے پیغمبر کی پیشین گوئی ہے تو اس احمد کے معنیٰ کو چھوڑ کر آرام دینے والا یا معاون ترجمہ کرنے لگے۔

بائبل میں ترمیم

بائبل میں رائج چار انجیل حضرت عیسیٰ ؑ کے زمانے کی یا ان کے شاگردوں کی لکھی

ہوئی نہیں ہے۔ یونانی بولنے والے عیسائیوں کی لکھی ہوئی ہے جنہوں نے حضرت عیسیٰؑ کے مذہب کو قبول کیا تھا چاروں انجیلیوں میں حضرت عیسیٰ کے بعد ستر سال پہلے کی لکھی ہوئی کوئی انجیل نہیں ہے یوحنّا کی انجیل تو ایک صدی بعد لکھی گئی ہے حضرت عیسیٰؑ کی زبان یونانی تھی یونانیوں نے اسی زبان کے بولنے والوں سے سنی ہوئی باتوں کو اپنی زبان میں ترجمہ کر دیا، اور رائج انجیل اس شکل میں محفوظ نہیں ہے۔

انسائیکلوپیڈیا برٹانکا، میں بائبل کے موضوع کے مقالہ کا مصنف لکھتا ہے کہ:

انجیل میں بہت واضح طور پر تبدیلی کی گئی ہے جیسے مثال کے طور پر پوری پوری روایت کو کسی دوسری جگہ سے لیکر مشترک کر دیا یہ تبدیلی صاف طور سے لوگوں نے اپنی مرضی کے مطابق کی ہے جنہیں اصلی کتاب میں شامل کرنے کے لئے کہیں سے کوئی میٹر مل گیا اور وہ اپنے آپ کو اس کا حق دار سمجھتے تھے کہ کتاب کو زیادہ سے زیادہ مفید بنانے کے لئے اس میں میٹر کا اضافہ کر دیں بہت سی زیادتی تو دوسری ہی صدی میں ہوئی تھیں اور کچھ نہیں معلوم کہ اس کا سرچشمہ کیا تھا۔

اس سب کے باوجود حضرت محمد ﷺ کی بنوت کا معجزہ ہے کہ بائبل میں رسول اللہ ﷺ سے متعلق پیشین گوئی محفوظ ہے۔

پیراکلیٹ (PARACLET) کے معنیٰ

اب پیراکلیٹ کے موضوع کو دیکھئے یوحنّا کی انجیل میں یونانی زبان کا جو لفظ استعمال ہوا ہے اس کے بارے میں عیسائیوں کی ہٹ دھرمی ہے کہ وہ پیراکلیٹ (Paracletus) ہے لیکن اس کا مطلب متعین کرنے میں خود عیسائی عالموں کے کئی مطلب ہیں کسی جگہ کی طرف بلانا، مدد کے لئے پکارنا ڈر خوف کے لئے پکارنا، خوف، انتباہ، یا خواہش دلانا اکسانا التجا و دعا کرنا، بائبل میں جہاں یہ لفظ استعمال ہوئے ہیں وہاں یہ معنیٰ صحیح نہیں ہیں۔ اُرِجن (Origin) میں کہیں اس کا ترجمہ کانسولیٹر (Consalator) اور کہیں ڈسپیٹر (Desepter) کیا ہے لیکن تشریح کرنے والوں نے ان دونوں ترجموں کو رد کر دیا ہے۔ کیونکہ یہ یونانی زبان کے قواعد کے خلاف ہے۔ اور جہاں جہاں یہ لفظ آیا ہے وہاں یہ مطلب نہیں ہوتا۔

آخری رسول ﷺ کب، کہاں اور کون

ترتُولیَن اور آگس ٹائن نے ایڈوکیٹ (Adocate) کو اہمیت دی ہے کچھ علماء نے اسٹنٹ (Asistent) اور کمفارٹر (Comforter) اور کنسولر (Consoler) وغیرہ لفظ استعمال کئے ہیں۔ **(انسائیکلوپیڈیا آف بائبل لٹریچر لفظ پیراکلیٹ)**

یونانی زبان میں ایک دوسرا لفظ پیری کلورس (Periclros) ہے جس کے معنیٰ محمد کے ہم معنیٰ ہیں اور یہ لفظ اور پیراکلیٹس (Paracletus) دونوں ملتے جلتے الفاظ ہیں۔ ہوسکتا ہے بددیانت لوگوں نے پہلے لفظ کو دوسرے لفظ سے بدل دیا ہو۔ یوحنّا کی یونانی انجیل ہے ہی نہیں جس سے پتہ چلتا کہ یوحنّا نے کون سا لفظ استعمال کیا تھا۔

اس کے علاوہ یوحنّا کی انجیل بھی فیصلہ کن نہیں کیونکہ حضرت عیسیٰؑ کی زبان یونانی تھی یوحنّا نے ترجمہ ہی کیا تھا پھر کیسے معلوم ہو کہ حضرت عیسیٰؑ نے اپنی یونانی زبان میں کسی لفظ کا استعمال کیا تھا؟ اس کا جواب یہ ہے کہ عیسیٰؑ نے مُنھمنّا لفظ استعمال کیا تھا جس کا یونانی ترجمہ 'محمدؐ' اور یونانی مطلب ورقلیطس۔

اس کا ثبوت یہ ہے کہ فلسطین ساتویں صدی کے وسط زمانے میں مفتوح ملکوں میں شامل ہو چکا تھا اور نویں صدی تک وہاں کے عیسائیوں کی زبان یونانی ہی تھی اس لئے فلسطینی باشندوں سے مسلمانوں کے بھی تعلقات قائم ہو چکے تھے۔ مسلمانوں کے دوسرے مفتوح علاقوں میں بھی یونانی بولنے والے لاکھوں عیسائی رہتے تھے۔

مسلمان عالموں کو عیسائیوں سے ان کے مذہب کے بارے میں معلومات حاصل کرنا آسان تھا مشہور عرب مؤرخ ''ابن ہشام'' نے اپنی کتاب میں حضرت عیسیٰؑ کی پوری پیشین گوئی تفصیل کے ساتھ لکھی ہے اس میں منھمنّا لفظ کا استعمال کیا ہے۔

اس طرح یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ حضرت عیسیٰؑ نے آنے والے رسول کا نام اپنی زبان میں بنایا تھا جس کا ترجمہ ''احمد'' ہوتا ہے جو آخری رسول حضرت محمد ﷺ پر صادق آتا ہے۔ ''پیراکلیٹ'' لفظ بغض عیسائیوں کا گڑھا ہوا ہے۔ اس کے علاوہ حضرت عیسیٰؑ کی پیشین گوئی سے ثابت ہو چکا ہے کہ جو کچھ پیشین گوئی انہوں نے کی ہے وہ سب حضرت محمد ﷺ پر ہی صادق آتی ہیں۔

حصہ ۔8

حضرت محمد ﷺ کی آمد سے قبل عرب شعراء کی پیشین گوئیاں

عرب شعراء دانشوروں کی پیشین گوئیاں

جس وقت حضرت محمد ﷺ کے آنے کا زمانہ قریب تھا اس وقت شاعروں اور دانشوروں نے بھی پیشین گوئی کرنی شروع کر دی تھی کہ معاشرہ کی اصلاح کے لئے ایک ایسا رسول آنے والا ہے جو عالمی رہنما ہوگا۔

رائش کے مطابق حضرت محمد ﷺ

یمن کا وہ پہلا بادشاہ جس کا لقب رائش تھا اس نے آخری رسول کے آنے کی پیشین گوئی اس وقت سنی تھی جب اس نے مدینہ شہر پر قبضہ جمانے کا ارادہ کیا تھا اس نے حضرت محمد ﷺ کے بارے میں اس طرح گواہی دی۔

شهدت على احمد انّهٔ	نبِیُ مَّن اللّهِ بَارى النّیِمُ
فلو مُدّعُمری ! اِلیٰ عُمرِہٖ	لکُنت وّزیرًا لَهٗ وَاُبنَ عَمّ
وجاهدتُ باالسَّیف اَعدَاءَ ہٗ	وَفَرّجتُ عَن صَدرِہٖ کلَّ غَمَ
لَهٗ اُمَّةٌ سُمِّیَتُ فِی الزبُور	واُمَّتهٗ هِیَ خَیُرُ الْاُمَمُ

ترجمہ۔ ''احمد ﷺ کے بارے میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں جو (اللہ) تمام مخلوق کا خالق ہے۔'' اگر میری زندگی نے ساتھ دیا تو میں ان کا ہمدرد اور بھائی بن جاؤں گا اور ان کے دشمنوں سے جنگ کروں گا اور ان کے ہر دکھ درد کو ختم کروں گا۔

آپ ﷺ کو ایک ایسی امت میں پیدا کیا جائیگا جو سب سے بہتر ہوگی جس کا ذکر زبور میں موجود ہے۔ اسی طرح ایک دوسری جگہ پیشین گوئی کرتے ہوئے کہا :

وَیَاتِی بَعُدَهُم رَجلٌ عَظِیُم	نَبِیّ لا یُرخّصُ فِی الْحَرَاُم

ترجمہ۔ ''ان نبیوں کے بعد ایک اعلیٰ مرتبہ کا انسان آئیگا جو بہت بڑا رسول ہوگا وہ حرام چیزوں کے متعلق کسی رعایت سے کام نہ لے گا''۔

ورقہ بن نوفل کے مطابق حضرت محمد ﷺ

ورقہ بن نوفل بن اسعد جاہلی عیسائی تھے جو توریت وانجیل کے ماہر تھے۔اس کے علاوہ انجیل کی کتابت وہ عبرانی زبان میں کیا کرتے تھے۔ بوڑھے اور کمزور ہوگئے تھے اور آنکھ کی روشنی بھی چلی گئی تھی بچپن میں حضرت محمد ﷺ کی پیشانی چومی تھی اور کہا تھا آپ آخری رسول ہونے والے ہیں۔

اس طرح جب آپ ﷺ کی عمر مبارک چالیس سال ہوئی اور آپ ﷺ پر قرآن مجید نازل ہونا شروع ہوا تو آپ ﷺ کی بیوی ام المومنین حضرت خدیجہؓ آپ ﷺ کو ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں اور پورا قصہ سنایا، سنتے ہی ورقہ بن نوفل نے یہ اشعار پڑھے:

وَأخبار صدقٍ خَبّرتُ عَن محمّد — بِخَبر هَاعَنهُ اِذا غَاب نَاصِحُ
فَخَبّرنا عَنُ كل خَيرٍ يَعْلَمُهٗ — وَلِلْحَقِّ أبوابٌ لَهُنَّ مَفَاتِحُ
بِأنّ عَبْدَ اللّٰهِ اَحْمَد مُرسلٌ — اِلیٰ كُلِّ مَنْ ضمَّت عَلَيهِ الأباطِحُ
وَظَنّی بِهٖ اَنْ سَوفَ يُبْعَثُ صَادِقا — كَمَاْ اُرسِلَ الْعَبْدَ ان هودُ' وصَالِحُ
وَمُوسٰی وَاِبرَاْهِيْمُ حتّٰی يُرى لَهُ — بَهَاْءٌ وَمَنْثُورٌ مِنَ الذِّكْرِ وَاضِحُ
وَيَتبَعُهٗ حَيُّ لُوَی بنُ غَالِبٍ — شَبَاْبُهُمُ والاثيبُونَ الحـَاجِحُ
فَاِن اَبقَی حَتّٰی يُدرِكُ النَّاسُ دَهْرَهٗ — فَاِنّی بِهٖ مُسْتَبْشِرُ الوُدّ فَارِحُ
وَالَّا افانّی يَاخَدِيجةُ فَاعْلَمِی — عَنْ اَرْضِكِ فِیْ الْاَرضِ العَرضَة سَامحُ

ترجمہ۔ ''وہ سچی پیشین گوئی جو معاشرہ کے مصلح کے آنے سے پہلے حضرت محمد ﷺ کے بارے میں معلوم ہوئی ہیں۔''

ہمیں اس بھلی بات سے آگاہ کیا کرو جو اس کے بارے میں معلوم ہو۔ بلا شبہ حق کے راستے کھلنے والے ہیں۔

(اب تو ضرور) اللہ کے عبادت گذار احمد بطحاء کے باشندوں میں رسول بنا کر بھیجے جائیں گے۔

میرا خیال ہے کہ وہ مستقبل میں جلد ہی صادق ومصدوق بنا کر بھیجے جائیں گے جیسے کہ دو نیک بندے ہودؑ اور صالح علیہ السلام بھیجے جا چکے ہیں۔

اور جیسے حضرت موسیٰؑ وحضرت ابراہیمؑ کی آمد اس کی رحمدلی اور شفقت ومحبت ان کے رسول ہونے کی کھلی نشانی ہوگی لوئی بن غالب کے نوجوان اور عقیدت مند لوگ اس کی تقلید کریں گے۔

اگر میں زندہ رہا یہاں تک کہ لوگ اس کا زمانہ پائیں تو یہ میرے لئے بے حد خوشی کی بات ہوگی۔ ورنہ اے خدیجہ! تم سمجھ لو کہ میں تمہاری اس جگہ کو چھوڑ کر لمبی چوڑی دنیا میں عبادت کے لئے گھومتا پھرتا رہوں گا۔

ایک دوسری جگہ ہے :

وَان يَكُ حقًّاخَد يجةُ فَاعْلَمِی — حَدِيثُكِ اِيّاهُ فَاَحْمَدُ مُرسَلُ
وَجِبْرَئيلُ يَاْتِيْهِ وَمِيْكَاْلُ فَاعْلَمِی — مِنَ اللّٰهِ وَحْیٌ يشرحُ الصّد رُ مُنّزل
يَفُوْزُ بِهٖ مَنْ فَاْزَ فِيْهَا بَتَوْبَةٍ — وَيُشْقَى بِهِ الْعَاتِی الْعَزِيْزُ الْمُضَلّلُ

ترجمہ۔ ''اے خدیجہ! اگر تمہارا بیان اس ذات گرامی کے بارے میں سچ ہے تو یقین کرو کہ وہ احمد ہی رسول ہوگا''۔

اور سمجھ لو کہ جبرائیل ومیکائیل خدا کا کلام لیکر آئیں گے جو دلوں کے بند دروازے کھول دیں گے جس نے اپنی پچھلی زندگی کو چھوڑ کر اس رسول سے تعلق قائم کرلیا وہی کامیاب ہوگا اور آپ ﷺ کی مخالفت کرنے والا گمراہ وبرباد ہوگا۔

اسی طرح ایک اور جگہ پر اس طرح ہے :

کَحَجُتُ وَكُنُتُ فِی الذِّكُرىُ لُجوُجَا — لَهُمُ لَمَاُ لَمَا بَعَث النَّثِيُجَةُ
وَوَصُفٌ مِنُ خَدِيجَةَ بَعُدَ وَصفٍ — فقَدُ طَالَ انُتِظَاُرِیُ يَاخَدِيجة
بِبِطُنِ المَكّتَيُنِ عَلىٰ رجائی — حَدِيثُك ان اَرَی مِنُهُ خُرُوُجَا
بِمَا خَبَّرتِنَا مِنُ قوُلِ قُسٍّ — مِنَ الرُّهُبَاُنِ اَكُرَهُ اَن يَعُوجَا
بِأنَّ مُحمّدًا سَيَعُودُ فِيُنَا — وَيَخُصِمُ اَنُ يكُونَ لَهُ حجيجَا
فَيَلقَی مَن يُحارِبُهُ خَسَارَا — وَيَلُقَیُ مَن يُّصَاُلِحُهُ فُلُوجَا
فَيَاُلَيتَنِیُ اِذَاُ مَا كَاُنَ ذَاكُمُ — شَهِدُتُ فَكُنُتُ اَوَّلُكُمُ وُلُوجَا

ترجمہ۔ ''میں ان کی یاد میں اتنا کھو یا رہا کہ سسکیوں اور آہوں میں مبتلا ہو گیا''۔

اے خدیجہ ! تیرے بار بار ذکر کرنے سے انتظار کی شدّت اور بڑھ گئی۔

تیری باتوں سے مجھے امید ہے کہ مکہ یا اس کے آس پاس ہی میں اس رسول کو دیکھ لوں گا۔

مستورا راہب کی جو باتیں تم نے ہمیں بتائی ہیں اس کی وجہ سے میں نہیں چاہتا ہوں کہ وہ وہاں ٹھہرے، بلا شبہ محمد ہم میں عقیدت واحترام والے ہوں گے اور اپنے دشمنوں کو شکست دیں گے۔

جو ان سے لڑائی کرے گا بلا شبہ نقصان اٹھائے گا جو ان سے صلح کرے گا وہی کامیاب ہوگا۔

''جب وہ نبی بنا کر بھیجے جائیں گے تو کاش میں حاضر رہتا اور تم لوگوں سے پہلے میں ان کی گواہی دیتا اور ان کا مذہب قبول کر لیتا''۔

فاطمہ بنت مُرّہ کی پیشین گوئیاں

اس طرح اس آخری نبی کی پیشین گوئی حضرت محمد ﷺ کے آنے سے پہلے اتنی زبان

زد ہو گئی تھی کہ مرد تو مرد عورتیں تک اس کی امید اور انتظار کئے بیٹھے تھیں کہ یہ رسول انہی کی کوکھ سے پیدا ہو اور وہی اس آخری آنے والے رسول کی ماں بنیں انہی عورتوں میں سے ایک فاطمہ بنت مرّہ ہسعمیہ نام کی تھیں جب اس نے حضرت محمد ﷺ کے والد ماجد حضرت عبداللہ کو دیکھا تو کچھ محسوس کیا اور فوراً اپنی شادی کا پیغام بھیج دیا جسے عبداللہ نے قبول نہیں کیا اس پر انہوں نے یہ اشعار پڑھے:

اِنّی رأيتُ مُخيَّلَةً نَشَأَتُ — فَتَلأُ لَأَتُ بِحَنَا طِمَ الُعَطَرِ
فَلَمَّا رَاُيُتهَاُ نُوُرًا يُضِئیُ بِهٖ — مَاُحَوُلَهُ كَإِضَاُءَ ةٍ الُفَجرِ
وَرَأَيُتُهُ شَرَفًاأُبُوءُ بِهٖ — مَا كلُّ قَادِحِ زنَدٍ يُورِی
لِلّٰهِ مَا زَهُريةٌ سَلَيَتُ — مِنُكَ الَّذِیُ السُتَلُبَتُ وَمَا تَدُرِی

ترجمہ۔ ''میں نے ایسا چہرہ دیکھا جو پاک عطر کی خشبوؤں سے لبریز تھا میں نے اس کے اندر وہ نور دیکھا جس کی روشنیاں مزین ہو رہی تھیں''۔

میں نے سوچ لیا کہ اس عقیدت و احترام والے کو اپنا لوں کہ ہر ایک منوّر نہیں ہوتا۔

''قسم ہے جسے زہریہ (یعنی آمنہ) نے تمہارے اندر سے نچوڑ لیا اور تم کیا جانو کہ وہ نور کیا چیز تھی''۔

حجر بن مالک کی پیشین گوئیاں

ایک بار لوگوں نے عجیب و غریب ڈھنگ سے کچھ ایسے ستارے دیکھے جو اکثر دکھائی نہیں دیتے اس لئے لوگ حجر بن مالک (جو ایک بوڑھا آدمی اور علم نجوم کا جاننے والا اور بہت بڑا کاہن تھا) کے پاس گئے اور اس سے پورا قصہ بتایا تو اس پر وہ بڑی دیر تک غور و فکر کرتا رہا اس کے بعد اس نے اس طرح جواب دیا۔

يَا مَعُشَرَبَنِی قَحُطَانِ — أُخُبرُكُمُ بِالُحَقِّ وَالُبيَانِ
اَقسمتُ بِالكَعَبَةِ وَالُاركانِ — وَالبلد الموُتَمَنِ السَّدَا
لَقَدُ مُنِعَ السَّمُعَ عتاه الجان — بِثَاقبٍ بِكَفِّ ذِی سُلتان

مِن اَجَلِ مَبْعُوثٍ عظیم الشان　　یُبْعَثُ بِالتنزیلِ وَالقُرآنِ
وَبِالْهُدیٰ وَفَاضِل القُرآنِ　　تَبطلُ بِهٖ عِبَادَةُ الأوثَان

ترجمہ۔ ''اے بنی قحطان کے لوگو! میں تم سے سچی بات تفصیل سے بیان کرتا ہوں۔

میں کعبہ شریف، چاروں رُکن اور پرداوالے شہر امین کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اب سرکش جنوں سے سننے کی طاقت چھین لی گئی ہے ایسے ستاروں کے ذریعہ جو پوری قدرت رکھنے والے ہیں۔

ایسا اس لئے کیا گیا ہے کہ ایک ایسا معزز پیغمبر آنے والا ہے جس کو ایک پاک خدائی کتاب دیکر بھیجا جائیگا۔

اب وہ پروردگار کی ہدایت اور اس پاک کتاب (قرآن) کے تاثیر کی تلوار سے بت پرستی کا خاتمہ کریں گے''۔

لوگوں نے یہ سنا تو کہا کہ تم ایک عجیب وغریب بات کی طرف اشارہ کررہے ہو، اگر ایسا ہو گیا تو تم اپنی قوم کے لوگوں کے لئے کیا پیغام دیتے ہو اس نے جواب دیا:

اَرَی لِقَومِی مَا اَری لِنِفسِی　　اَن یَتَّبِعُوا خَیْرَ نبِی الِانس
بُرهانهُ مِثل شُعَاعِ الشمسِ　　یُبْعَثُ فِیْ مَکَّةَ وَارِ الْحُسِ
بِحُکمِ التنزیل غِیْرِ اللَّبُسِ

ترجمہ۔ میں اپنی قوم کے لئے وہی سمجھتا ہوں جو خود اپنے لئے پسند کرتا ہوں اور وہ یہ کہ اس نبی کی اتباع کریں۔

اس رسول کی صداقت سورج کی کرنوں کی طرح روشن ہوں گی، وہ مکہ میں پیدا ہوں گے اور بغیر کسی شک وشبہ کے ایک خدائی تعلیم لے کر آئیں گے۔

کعب بن لوئی کی پیشین گوئیاں

یہ وہ پہلا شخص ہے جس نے لوگوں کو ایک بار جمعہ کے دن اکٹھا کر کے خطبہ دیا جس

میں کچھ نصیحتیں کیں اور آخری رسول کی خوبیوں کا ذکر کرتے ہوئے آخر میں اس نے کہا:

عَلیٰ غَفْلَةٍ یَأتی النبِی محمّد　　فَیَخْبِرُ أَخْبارًا صُدُوقٌ خَبِیْرُهَا

ترجمہ۔ اچانک نبی محمد پیدا ہوں گے اور لوگوں کو سچی باتیں بتائیں گے اسی طرح جب آپ ﷺ کی پیدائش ہوئی تو آپ کی والدہ محترمہ نے اپنے خسر (عبدالمطلب) کو بلوا بھیجا کہ آکر اپنے پوتے کو دیکھ لیں آپ ﷺ کو دیکھتے ہی آپ کے دادا نے گود لیا اور لیکر کعبہ شریف میں گئے اور دعا کرتے ہوئے یہ لفظ کہے :

اَلحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی أعطانِی　　هٰذا الغلامُ الطّیّبُ الأردَانِ
قَد سادَ فِی المهدِ علی الغِلمانِ　　اُعِیذُهٗ بِألبیْتِ،ذی الأَرْکَانِ
اُعِیذُهٗ مِن کُلِّ ذِیْ شَنَآنِ　　مِنْ حَاسِدٍ مُضْطَرِبِ العِنَانِ
اَنْتَ الَّذِیْ سُمّیْت فِی القُرانِ　　فِی کُتُبٍ ثَانِیةِ المثَا نِی
اَحمدُ مَکتوبٌ عَلی الْبَیَاْنِ

ترجمہ۔ ''ہر طرح کی سبھی تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں ایسا پاک احترام والا بچہ عطا کیا''۔

دودھ پینے ہی کے زمانے سے دوسرے بچوں سے مختلف ہے کئی رکن والے کعبہ کے ذریعہ اس کے لئے پناہ چاہتا ہوں۔

اے پروردگار! تو نے ہی خدائی تصنیف اور بار بار پڑھی جانے والی کتاب میں فرمایا ہے کہ احمد کا ذکر صاف صاف پچھلی کتابوں میں موجود ہے۔

اس طرح کے بہت سے عربی شعراء نے پیشین گوئیاں کیں جو حضرت محمد ﷺ پر پوری طرح ثابت ہوئی۔

حصہ۔9

ہندستانی شعراء اور سنتوں
کی
پیشین گوئیاں

بھکتی کال کے شعراء کی مدح

حضرت محمد ﷺ کی عزت و ناموس، اخلاق و کردار، عظمت و بزرگی کی مدح سرائی ہندی شاعری میں بھی ہوئی۔ ہندی کے مسلم صوفی کے علاوہ، بھکتی کال کے خاص شاعر تلسی داس نے بھی آپ ﷺ کی تعریف و توصیف کی ہے سبھی عقیدت مند شاعروں کا یقین و اعتماد ہے کہ آپ ﷺ اللہ کے سب سے محبوب ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے لئے کائنات کی تخلیق کی اور سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی روح مبارک کو پیدا کیا ۔قرآن مجید میں جس کا ذکر درج ذیل ہے:

ترجمہ: ''اے نبیؐ! ہم نے تم کو دنیا والوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے''۔

مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو زمین سے جہالت کو دور کرنے کے لئے پیدا کیا تھا۔

اسی بات کو جایسی نے 'پدماوت' میں کہا

जो न होत उस पुरुष उज्यारा, सूझि न परत पंथ अधियारा।

جونہ ہوت اُس پُروش اجیارا، سوجھ نہ پرت پنتھ اندھیارا

ایک دوسری جگہ پر لکھا ہے:

कीन्हेसि पुरुष एक निरमरा, नाउ मुहम्मद पूनिउ करा।
प्रथम ज्योति विधि तेहि कै साजी, और तेहि प्रीति सिस्टि उपराजी।
दीपक लेसि जगत कह दीन्हा, मा निरमल जग मारग चीन्ह।

کینھوسی پروش ایک نرمرا، ناؤ محمد پونیو کرا
پرتھم جیوتی ودھی تیہی کیئے ساجی اور تیہی پریتی سِسٹی اپراجی

دیپک لیسی جگ کہہ دینہا مانرل جگ مارگ چینہا

اسی طرح اکھراوَٹ میں لکھا ہے :

ऐसे जो ठाकुर किए एक दाऊं-पहिले रचा मुहम्मद नाऊं।
तोहि के प्रीति बीज अस जामा-भए दूइ विधि सेत औ सामा।

ایسے جوٹھا کر کئے ایک داؤں پہلے رچا محمد ناؤ
تیہی کے پریتی بیج اس جامابھئے دوئی ودھی سیت اُوسا

اسی طرح آخری کلام میں اس طرح لکھا ہے :

रतन एक विधने अवतारा, नाव मुहम्मद जग उजियारा।

رتن ایک ودھنے اوتارا، ناؤ محمد جگ اجیارا

صوفی شاعر منجھن 'مدھو مالتی' میں لکھتے ہیں:

उहइ ज्योति प्रगट सब ठाऊं, दीपक सिस्टि मुहम्मद नाऊं।
ओहि लग दइय सिस्टि उपराजी, त्रिभुवन दुंदभी बाजी।

اُہی جیوتی پرکٹ سب ٹھاؤ دیپک سٹ محمد ناؤں
اُوہ لگ دی سٹ اپراجی تربھون دندبھی باجی

صوفی شاعر عثمان نے بھی 'چھتر اوَلی' میں کہا ہے :

पुरुष एक जिन्ह जग अवतारा, सबन्ह सरीर सार संसार।
आपन अंस कीन्ह दुई ठाऊं, एकक धरा मुहम्मद नाऊं।
पहिले उठा प्रेम विधि हिए, उपजी जोति प्रेम की दिए।
वही जोति पुनि किरि पसारी, किरिन सब सिस्टि संवारी।

پروش ایک جنہہ جگ اوتارا سبھ سریر سار سنسار
آپن انس کینہے دوئی ٹھاؤ ایکک دھارا محمد ناؤ

پہلے اٹھا پریم ودھی ھئے اپجی جیوتی پریم کی دئے
وہی جوتی پنی کری پساری کرن سب سٹ سنواری

ایک دوسری جگہ پر اس طرح لکھا ہے:

जो न करत वह ओकर चाऊ, होत न जग मंह एक उपाऊ।

جو نہ کرت وہ اوکر چاؤ ہوت نہ جگ منھ ایک اپاؤ

سنت پران ناتھ نے 'معارفت ساگر قیامت نامہ' میں لکھا ہے:

آئتیں حدیثیں سب کے اور نہ کوئی آگے پیچھے بنا محمد بزرگ

کبیر داس جی کی زبانی

تقریباً چھ سو سال پہلے کبیر داس جی نے حضرت محمد ﷺ کے واقعہ کو اس طرح بیان کیا تھا:

नभ का दर खुला नहीं, नबी गये उह पार।
जैसे छच्च, अछच्च मां निकल जात उह पार।।

نبھ کا در کھلا نہیں نبی گئے اوہ پار
جیسے چھچہ اچھچہ ماں نکل جات اوہ پار

اسی طرح کچھ غیر مسلم حضرات نے اُردو میں بھی حضرت محمد ﷺ سے متعلق اشعار کہے جیسے :

مہاراج سر کشن پرساد جی کی زبانی

لے جاؤں گا میں ساتھ فقط عشق مصطفےٰ
تحفہ ہے مرے پاس یہ شایان مدینہ
کانِ عرب سے لعل نکل سر تاج بنا سرداروں کا
نام محمد اپنا رکھ سلطان سرداروں کا

شفاعت تری ساد کیونکر نہ ہوگی
کہ دل سے ہے تو مدح خوانِ محمد
خاکِ رہِ یثرب کو بناؤں گا میں سرمہ
دیکھوں گا ان آنکھوں سے میدان مدینہ
کیوں مری شفاعت میں بھلا دیر لگے گی
کیا مجھکو نہیں جانتے سلطان مدینہ

منشی شنکر لال ساقی جی لکھتے ہیں

منشی شنکر لال ساقی در بارِ رسالت میں مست ہو کر کہتے ہیں۔

جب مئے عشق نبی سے مجھے مستی ہوگی
بے خودی ہو، بلندی نہ واں پستی ہوگی
میں اگر خاکِ نشینِ درِ احمد ہونگا
رفعت عرش کی ہمسر مری پستی ہوگی

لکشمی نرائن شریواستو جی لکھتے ہیں

ذرا محبوبِ حق کا چھیڑ دو ذکر
اگر ہے شوق میری داستاں کا
محمد دل میں لب پر محمد
غرض لطف آ گیا دل کا زباں کا
چھپاتے ہو سخا عشق نبی تم
اثر ہے نعت میں سوزِ نہاں کا

چودھری دلّو رام کوثری جی لکھتے ہیں

عظیم الشان ہے شانِ محمد
خدا کا دیا ہے مرتبہ دانِ محمد
کتب خانے کئے منسوخ سارے
کتابِ حق ہے قرآنِ محمد
شریعت، طریقت اور حقیقت
ہے تینوں ہیں کنیزانِ محمد
فرشتے بھی یہ کہتے ہیں کہ ہم ہیں
غلامان غلامانِ محمد
نبی کا نطق ہے نطقِ الٰہی
کلامِ حق ہے فرمانِ محمد
ابوبکر و عمر و عثمان و حیدر
یہی ہیں چار یارانِ محمد
بتاؤں کیسری کیا شغل اپنا
میں ہوں ہر دم ثنا خوانِ محمد

تلوک چندر محروم جی کے مطابق

ایک پیغمبر لیکے آیا حق پرستی کا پیام
ساتھ جمعیت تھی اس کے اور نہ تھا لشکر کوئی

پنڈت ہری چندر اختر جی کے مطابق

کس نے ذرّے کو اٹھایا اور صحرا کر دیا

کس نے قطرے کو ملایا اور دریا کر دیا
کس کی حکمت نے یتیموں کو کیا دُرِّ یتیم
اور غلاموں کو زمانے بھر کا مولا کر دیا

پنڈت دیوی پرساد کی زبانی

نظر آیا ہے طوفانِ حوادث دامنِ ساحل
زبان پر نام نامی جس گھڑی آیا محمد ﷺ کا

یوگیندر پال صابر کی زبانی

مظہرِ حُسنِ ذات ہے احمد
رحمت گھر حیات ہے احمد
اپنے اور غیر میں نہیں تفریق
سرورِ کائنات ہے احمد

جگن ناتھ پرساد کی زبانی

سلام اس ذاتِ اقدس پر سلام اس فخرِ دوراں پر
ہزاروں جس کے احسانات ہیں دنیائے امکاں پر
سلام اس پر جو آیا رحمۃ للّعٰلمین بن کر
پیام دوست بن کر صادق الوعد وامین بن کر

چندر پرکاش جوہر بجنوری کی زبانی

اے خاکِ مدینہ تیری اعجاز کے صدقے

ہے عرش نشیں جو بھی یہاں فرش نشیں ہے
جسنے نہ کیا گنبدِ خضریٰ کا نظارہ
وہ آنکھ حقیقت میں کوئی آنکھ نہیں ہے

سنتوں کی پیشین گوئیاں

سری ویدویاس جی نے ۱۸ پُرانوں میں سے ایک پُران میں کاک بھشُنڈ جی اور گروڑ جی کی بات چیت کو سنسکرت میں قلم بند کیا ہے جسے شری تلسی داس جی نے اس بات چیت کا ترجمہ ہندی میں کیا ہے۔ اسی ترجمہ کے ۱۲ویں اسکندہ چھٹے کانڈ میں کہا گیا ہے کہ گروڑ جی سنو۔

- यहाँ न पक्ष बातें कुछ राखों। वेद, पुराण संत मत भाखों।।

ترجمہ۔ ایسے موقع پر میں کسی کی طرف داری نہیں کرونگا، وید، پُران اور اھل علم کا جو مذہب ہے وہی بیان کرونگا۔

- देश अ़रब भरत लता सो होई। सोथल भूमि गत सुनो धधराई।।

ترجمہ۔ سرزمین عرب جو بھرت لتا یعنی روشن سورج کی طرح چمک رہی ہے اسی ہموار زمیں میں پیدا ہوگا۔

اسی طرح حضرت محمد ﷺ کی خوبیوں کا ذکر کرنے کے بعد آخری لائن میں کہتے ہیں۔

- तब लक जो सुन्दरम चहे कोई। बिना मुह़म्मद पार न कोई।।

ترجمہ۔ اگر کوئی کامیاب ہونا چاہتا ہے تو محمد کو تسلیم کر لے۔ ورنہ کوئی بیڑا ان کے بغیر پار نہ ہوگا۔

تلسی داس جی کے مطابق حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم

بہت کم لوگوں کو اس بات کا علم ہے کہ رام کو وشنو کا اوتار ماننے والے پرَم رام بھاگوت سوامی تلسی داس نے حضرت محمد ﷺ کی جے جیکار بھی کی ہے پنڈت دھرم ویر

اپادھیائے نے اپنی کتاب 'انتم ایشوردوت' میں لکھا ہے کہ کاک مُسُنڈِی اور گروڑ دونوں رام کی سیوا (خدمت) میں لمبی مدت تک رہے۔ وہ ان کے اُپدیشوں (وعظ ونصیحت) کو نہ صرف سنتے ہی رہے بلکہ دوسروں کو سناتے بھی رہے اُپدیشوں کا تذکرہ تلسی داس نے سنگرام پُران کے اپنے ترجمہ میں کیا ہے اس اپدیش کے مطابق رام نے آنے والے مذہب اور اوتار کے بارے میں پیشین گوئی کی ہے۔ اس اپدیش میں حضرت محمد ﷺ کی پیدائش، قرآن کے نزول اور حق کی آمد کا تذکرہ بھی کیا گیا ہے۔

بولو، کلکِ اَوتَار رِشری مَحَامَد رشی کی جئے

यहाँ न पक्षपात कछु राखहु। वेद पुराण संतमत भाखहुं।।
संवत विक्रम दोउ अनंगा। महाकोक नर्स चतुर्पगा।।
राजतीति भव प्रीति दिखावै। आपन मत सबका समझावै।।
सुरन चतुसुदर शतचारी। तिनको वंश भयो अतिभारी।।
तब तक सुंदर माद्दिकोया। बिना मह़ामद पार न होय।।
तबसे मानहु जन्तु भिखारी। समरथ नाम एहि व्रतधारी।।
हर सुन्दर निर्माण न होई। तुलसी वचन सत सत होई।।

(संग्राम पुराण, स्कंद 12, कांड 6)

یہاں نہ پکچھپات کچھوراکھوں وید پران سانت مت بھاکھوں
سنوت وکرم دوؤں انگا مہا کوک نرس چترپگا
راجنیتی بھوٗ پریتی دکھاوے آپن مت سب کا سمجھاوے
سرن چتو سودر شتچاری تنکو ونش بھیواا تبھاری
تب تک سندر مادد کوئے بنا محامد پار نہ ہوئے
تب سے مانہو جنت بھکاری سمرتھ نام اہی ورت دھاری
ہر سندر نرمان نہ ہوئی تلسی وچن ست ہوئی

مندرجہ بالا نظم کو غور سے پڑھنے پر اس کے کچھ لفظ اضافی لگتے ہیں۔ اصلی سنگرام پُران، یا تلسی داس کا ترجمہ کیا ہوا، سنگرام، پُران، میرے سامنے نہیں ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مذکورہ نظم ایک دوسرے کی تحریروں سے نقل کرنے میں ہوئی غلطی کی وجہ سے ایسا ہوا۔ اس طرح حضرت محمدؐ کی عقیدت کا ذکر اس بات کو ثابت کر دیتا ہے کہ ان سب کی نگاہ میں حضرت محمد ﷺ ہی انتم مہا اِیشدُ وت (آخری نبی) تھے۔

ایک دوسری جگہ پر کہتے ہیں:

کاشی کروٹ بعد ہے سب کام
بے کُنڈ واس نہ پئی ہو بنا محمد نام

(تلسی داس)

شعراء کے کلام سے یہ ظاہر ہو جاتا ہے کہ ان لوگوں نے بھی حضرت محمد ﷺ کی عظمت کو تسلیم کیا اور اس کی دعوت دی، مگر کسی وجہ سے اسلام کا اظہار نہیں کر سکے لیکن دل میں پوری عقیدت ومحبت کے ساتھ تسلیم کرتے رہے۔

حصہ۔10

عالمی شہرت یافتہ غیر مسلم مؤرخین کی نظر میں حضرت محمد ﷺ

حضرت محمد ﷺ کا مرتبہ

امریکہ سے ایک کتاب شائع ہوئی جس کا نام ہے'دھنڈریڈ '(The100) اس کتاب میں انسانی تاریخ پر اثر ڈالنے والی ایک سو عالمی شہرت یافتہ شخصیات کا تذکرہ کیا گیا ہے۔کتاب کا مصنف مذھبی طور پر عیسائی اور تعلیمی اعتبار سے سائنٹسٹ ہے مگر اپنی فہرست میں اس نے نمبر ایک پر نہ حضرت عیسیٰ مسیح (پیغمبر) کا نام رکھا اور نہ نیوٹن کا۔اس نے لکھا ہے کہ ایسا شخص جو اپنے غیر معمولی عمل کی وجہ سے نمبر ایک پر رکھا جانے کے قابل ہے وہ حضرت محمد ﷺ ہیں۔مصنّف کا کہنا ہے کہ محمد ﷺ نے انسانی تاریخ پر جو اثرات ڈالے ہیں وہ کسی دوسرے شخص چاہے مذہبی ہو یا غیر مذہبی نے نہیں ڈالے ہیں۔مصنف نے آپ ﷺ کی پاکیزہ زندگی کے بارے میں لکھا ہے کہ آپ ﷺ تاریخ کے واحد ایسے شخص ہیں جنہوں نے آخری حد تک کامیابی حاصل کی ہے یعنی مذھبی سیاسی اور معاشرتی ہر لحاظ سے کامیاب ہیں۔

"He was the only man in history who was supremely successful on both the religious and secular levels."

(Dr. Michael H. Hart, The 100, New York 1978)

ڈاکٹر لائٹز کے مطابق

دنیا میں بہت سے مذہب آئے جو اپنی اصلی شکل کھو چکے ہیں ان کی تعلیمات ختم ہو چکی ہیں سوال یہ اٹھتا ہے کہ محمد ﷺ جو مذہب لے کر آئے اس کی تعلیم اب کب تک باقی رہے گی؟

اس کے جواب کے لئے ہمیں صرف اور صرف حضرت محمد ﷺ کی شخصیت کو سامنے رکھنا ہوگا۔اگر یہ شخصیت اپنے قول وفعل کے نظریہ سے ہر زمانے میں مقبول ہے تو پھر اس شخصیت کے ذریعہ جو مذہب دنیا میں آیا ہے اس کی تعلیمات بھی مسلسل جاری رہیں گی اور اگر یہ شخصیت کسی بھی زمانے میں مقبول نہیں رہے گی تو اس کا بھی یہی نتیجہ ہوگا۔

اور حقیقت یہ ہے کہ محمد ﷺ کی شخصیت میں ایک ایسی کشش و جاذبیت ہے جو کسی بھی زمانے میں کم نہیں ہوگی بلکہ اس کشش اور جاذبیت میں آنے والے انسانوں کے لئے ترقی ہوتی چلی جائے گی۔ (محمد ازم ریلیجس سسٹم آف دا ورلڈ ۱۹۰۸)

آر۔ ڈبلیو۔ اِسٹو اَرٹ کے مطابق

محمد ﷺ کا جلوہ ہر جگہ دیکھا جا سکتا ہے دن میں پانچ بار دہلی، حجاز، کابل، ایران، مصر، اور شام میں جب دنیا کے ہر حصے میں مسلمانوں کو نماز پڑھتے دیکھیں تو یہ تسلیم کرلیں کہ محمد ﷺ کا مذہب سچ ہے زندہ ہے اور زندہ رہے گا۔ (اسلام اینڈ اِٹس فاؤنڈر)

لامارٹن کے مطابق

اگر چہ نصب العین کی اہمیت وسائل کی کمی اور (اس کے باوجود) چونکانے والے نتائج، انسانی استعداد کو پرکھنے کے پیمانے ہیں تو موجودہ زمانے کی تاریخ میں کسی بھی بڑے شخص کا مؤازنہ حضرت محمد ﷺ سے کرنے کی کون جرءت کرسکتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔ جہاں تک ان سب معاملات کا تعلق ہے جن سے انسان کی عظمت و بڑائی کو ناپا جا سکے تو ہم پوچھ سکتے ہیں کیا دنیا میں کوئی شخص حضرت محمد ﷺ سے بھی بڑا ہے؟ (ہسٹوری ڈیلاٹرکی ۱۸۵۴)

گِبَن کے مطابق

محمد ﷺ کا دیا ہوا آئین ہر طرح کے شک و شبہات اور تضاد سے مبرّا ہے قرآن اللہ کی وحدانیت کا ایک شاندار ثبوت ہے۔ (ڈِکلائین اینڈ فال آف دا رومَن امپائر)

جی، ہِگِنس کے مطابق

اللہ پر اس کا جو اعتماد و یقین تھا اور اپنی تعلیمات کے حقائق و سچائی کی جو سمجھ ان کے پاس تھی اس کی مثال کوئی دوسرا شخص پیش نہیں کرسکتا۔ محمد ﷺ نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ وہ اللہ کے بھیجے ہوئے رسول ہیں یہ ایک ایسا واقعہ ہے جو تاریخ میں نہ تو اس سے پہلے ملتا ہے نہ بعد میں۔ (اپولوجی فار محمد ﷺ ۱۹۲۹)

اسٹینلے لِینپول کی زبانی

محمد ﷺ سر سے پیر تک رحمت اور انسانیت کے لئے نمونہ تھے۔ جنگی قیدیوں کے ساتھ ان کا سلوک دیکھئے۔ کیا اپنے دشمن کے ساتھ کوئی ایسا سلوک کرتا ہے؟ غلام انسان اور اپنے ساتھیوں کے ساتھ محمد ﷺ کی نرمی، بچوں کے لئے آپ کی محبت، مکہ میں فاتح کی حیثیت سے داخلہ۔۔۔۔ اور ایسے بے شمار واقعات ہیں جو یہ گواہی دیتے ہیں کہ ظلم و زیادتی محمد ﷺ کی زندگی میں سرے سے تھی ہی نہیں۔ (اسٹڈی اِن ماسک)

ڈاکٹر گسیٹوں لیبان کی زبانی

حضرت محمد ﷺ نہایت سنجیدہ کم سخن، اور مضبوط قوت ارادی کے حامل تھے۔ آپ ﷺ جتنے ہی محنتی تھے اتنے ہی صبر و برداشت کرنے والے تھے۔ آپ ﷺ بے انتہا صاف ستھرے خیالات والے تھے۔ آپ ﷺ نے چاند کے ٹکڑے کئے، ڈوبتے ہوئے سورج کو دوبارہ طلوع کر دیا اور یہ سب خدائی معجزہ کے طور پر تھا۔ یہ کہنا کہ حضرت محمد ﷺ صاحب جادوگر تھے، میرے نزدیک ایک بیوقوفی کی بات ہے۔ (اسلام کا کلچر)

جان ڈِے وِن پورٹ کی زبانی

حضرت محمد ﷺ کی سچائی اور صاف دلی کا بہت بڑا ثبوت یہ ہے کہ سب سے پہلے جو لوگ ایمان لائے وہ ان کے گھر والے اور قریبی رشتہ دار ہیں۔ جو ان کی گھریلو زندگی سے پوری طرح واقف تھے اگر ان میں سچائی و حق پرستی نہ ہوتی، تو وہ ضرور رکاوٹوں و مخالفتوں کا طوفان کھڑا کر دیتے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ سارے حکمرانوں اور فاتحین میں ایک بھی ایسا نہیں جس کا اخلاق و کردار ان سے اچھا و سچا ہو۔

پارکس ڈاڈ کی زبانی

حضرت محمد ﷺ کا اخلاق و کردار بہت اچھا تھا۔ آپ ﷺ کے نزدیک دنیاوی بڑائی کی

کوئی اہمیت نہ تھی۔آپ کی خدمت میں ہر شخص جگہ پا سکتا تھا۔ہم بے انتہا سچائی کے ساتھ کہنا چاہتے ہیں کی آپ ﷺ کی شخصیت آرام وراحت،فلاح و بہبود کا سرچشمہ تھی۔آپ ﷺ بڑے ہی نیک چلن اور صاف ستھرے دل والے تھے۔ آپ ﷺ کی متانت و بردباری دل کو بہت ہی مائل کرنے والی ہے اور ہمارے دل میں آپ ﷺ کی معزز شخصیت کے لئے خاص عقیدت و احترام ہے۔ **(محمد،بدھ اینڈ مسیح)**

گاندھی جی کے مطابق

اسلام اپنے عظیم الشان دور میں بھی متعصب نہیں تھا بلکہ ساری دنیا اس کی تعریف کر رہی تھی۔اس وقت جبکہ مغربی دنیا ظلمات میں غرق تھی مشرقی افق سے ایک درخشاں ستارہ چمکا، جس سے مضطرب دنیا کو راحت وروشنی حاصل ہوئی۔مطالعہ کرنا چاہئے جس طرح میں نے کیا ہے پھر وہ بھی میرے ہی طرح اس سے محبت کرنے لگیں گے۔

’’میں پیغمبر اسلام کے سیرت کا مطالعہ کر رہا تھا۔جب میں نے کتاب کا دوسرا حصہ بھی ختم کرلیا،تو مجھے دکھ ہوا۔اس محترم استعداد والی شخصیت کی سیرت کا مطالعہ کرنے کے لئے اب میرے پاس کوئی کتاب باقی نہیں اب مجھے پہلے سے بھی زیادہ یقین ہوگیا ہے کہ یہ تلوار کی طاقت نہ تھی بلکہ جس نے اسلام کے لئے دنیا کے علاقے میں فتح حاصل کی بلکہ پیغمبر اسلام کی بے انتہا سادگی آپ کی بے لوث زندگی فرماں برداری اور دلیری تھی۔آپ کا اپنے دوستوں اور ماننے والوں سے محبت کرنا اور اللہ پر بھروسہ رکھنا تھا۔یہ تلوار کی طاقت نہیں تھی۔بلکہ یہ سب خوبیاں اور اچھائیاں تھیں جن سے ساری رکاوٹیں دور ہوگئیں اور اپنی تمام پریشانیوں پر جیت حاصل کرلی‘‘۔

’’مجھ سے کسی نے کہا تھا کہ جنوبی افریقہ میں جو یوروپین موجود ہیں۔اسلام کی اشاعت وتبلیغ سے کانپ رہے ہیں اسی اسلام سے جس نے مراکو میں روشنی پھیلائی اور دنیا والوں کو بھائی بھائی بن جانے کی مسرت آمیز خبر سنائی، بلاشک وشبہ جنوبی افریقہ یوروپین اسلام سے نہیں ڈرتے ہیں لیکن حقیقت میں وہ اس بات سے ڈرتے ہیں کہ اگر افریقہ کے

قدیم باشندوں نے اسلام قبول کرلیا تو وہ گورے نسل کے لوگوں سے برابری کا حق مانگنے لگیں گے۔آپ ان کو ڈرنے دیجئے اگر بھائی بننا گناہ ہے یا وہ اس بات سے پریشان ہیں کہ ان کا نسلی بڑکپن قائم نہ رہ سکے گا تو ان کا ڈرنا مناسب ہے کیوں کہ میں نے دیکھا ہے کہ اگر جو کوئی عیسائی ہوجاتا ہے وہ سفید رنگ کے عیسائیوں کے برابر نہیں ہوسکتا لیکن جیسے ہی وہ اسلام قبول کرتا ہے بالکل اسی وقت وہ اسی پیالہ میں پانی پیتا ہے اور اسی تشتری میں کھانا کھاتا ہے جس میں کوئی اور مسلمان پانی پیتا اور کھاتا ہے،اصل بات تو یہ ہے جس سے یوروپین کانپ رہے ہیں‘‘۔

’’حضرت محمد ﷺ کی شجاعت،صبر واستقلال،اور استحکام نے دنیا والوں کو مسلمانوں جیسی بہادر اور اللہ کی عبادت گزار قوم کو پیدا کیا ہے زیادہ دن نہیں ہوئے کہ دنیا میں ہر طرف فتح کا پرچم لہرا رہی تھی ساری دنیا میں اس کے نام کا ڈنکا بج رہا تھا اور کوئی دوسری قوم اس کا سامنا نہیں کرسکتی تھی۔

یہی مسلمان آج اتنے زوال پذیر اور راستے سے بھٹکے ہوئے کیوں نظر آرہے ہیں؟ ان کے گلے میں دوسروں کی غلامی کا طوق کیوں پڑا ہوا ہے؟اس کی وجہ سے اس کے سوا کچھ نہیں ہوسکتی کہ حضرت محمد ﷺ کی تعلیمات سے مسلمان کوسوں دور ہٹ گئے ہیں۔

حضرت محمد ﷺ کے نام لیوا چاہیں تو اپنی کھوئی ہوئی شان وشوکت اور عظمت دوبارہ حاصل کرسکتے ہیں۔اگر وہ سچائی کے ساتھ حضرت محمد ﷺ کے صبر واستقلال،استقامت،دلیری، تقوٰی اور رواداری کو پھر حاصل کرلیں۔دوستوں! میں دوسرے مذہب کے لوگوں سے بھی درخواست کرتا ہوں کہ وہ حضرت محمد ﷺ صاحب کو اپنا آئیڈیل بنائیں اور ان کی اعلیٰ تعلیم پر چل کر مستفیض ہوں۔‘‘

انسائیکلوپیڈیا برٹانکا کے مصنّفین کے مطابق

محمد ﷺ کی فطرت میں ہر موضوع کی تہہ تک پہنچ جانے کی ایک قدرتی خوبی تھی۔ اگرچہ بالکل ان پڑھ (اُمّی) تھے۔بلکہ عربی زبان کے فنِ شاعری سے اتنے ناواقف تھے کہ بنا کچھ نہ کچھ نقص کے ایک شعر بھی نہیں کہہ سکتے تھے۔اسی کو اشارہ کے طور پر قرآن کی ایک ممتاز و

مشہور سورۃ میں ان سے یوں کہا گیا ہے۔

''ہم نے محمد ﷺ کو شعر و شاعری کی تعلیم نہیں سکھائی اور نہ ان کے لئے شاعر ہونا ضروری ہے۔''

یہ بات سچ ہے کہ حضرت محمد ﷺ (آپ پر اللہ کی رحمت اور مہربانی ہو) پڑھنا لکھنا بالکل نہیں جانتے تھے اور یہ بھی ایک تاریخی سچ ہے کہ آپ ﷺ کے پاس قرآن آنے تک کسی مذہب کی کوئی کتاب نہیں پہونچی تھی، پھر غور کرنے کی بات ہے کہ ایسی علم ودانائی اس پچھڑے ملک اور ذات میں کہ جوان ہو کر بھی اتنا علم کہاں سے حاصل ہو گیا۔ کہ آپ ﷺ نے اتنا بڑا عالمگیر انقلاب پیدا کر دیا؟ آپ ﷺ کی تعلیمات نے دنیا کے تمام ملکوں، ساری قوموں اور ساری تہذیبوں پر موقع موقع سے اثر ڈالا۔ ہندوستان جیسا مذہب، تہذیب وثقافت، علم وفن سے مکمل اور بھرپور ملک بھی اسلام کے اثرات سے نہیں بچا اور آپ ﷺ کے بعد اتنا بڑا مذہبی رہنما نہیں ہوا۔ سارے پہلوؤں پر غور کرنے کے بعد یہ ماننا ہی پڑے گا کہ آپ ﷺ اللہ کے پیغمبر تھے۔ اور آپ ﷺ کا علم قدرتی علم تھا۔ **(بحوالہ انسائیکلوپیڈیا برٹانکا، موضوع محمدؐ اور ان کا مذہب)**

مُہلر جی کے مطابق

ایک عیسائی دانشور (عالم) جن کا نام مُہلرؔ ہے۔ حضرت محمد ﷺ کو پیغمبر نہ ماننے والوں سے سوال کرتے ہیں:

یہ کس طرح ممکن ہے کہ ایک مذہبی روشنی جو اگر چہ جنگل سے اٹھی تھی مگر اتنے کم عرصہ میں عجیب وغریب انداز سے سارے ایشیا میں پھیل گئی۔ ایسے قلب سے نکلی ہو جس میں اس کی کچھ بھی گرمی موجود نہ ہو۔ **(بحوالہ انسائیکلو پیڈیا برٹانکا موضوع محمد ﷺ اور ان کا مذہب)**

مِسٹر تھامَس کارلائِل کے مطابق

ان لوگوں کی تردید میں جو حضرت محمد ﷺ پر چھوٹے الزامات لگاتے ہیں لکھتے ہیں:

ہاں ایسا ہرگز نہیں، یہ نیچی نگاہ والا شخص جو جنگلی ملک میں پیدا ہوا جو دلکشش کالی آنکھوں، شاداں فرحاں، تہذیب وثقافت سے لبریز اور غور وفکر والی فطرت کے ساتھ اپنے دل میں عزت وشہرت کی خواہش کے برعکس کچھ اور خیال رکھتا تھا۔ وہ ایک پُرسکون اور غیر معمولی طاقت والی ہستی تھی اور ان لوگوں میں سے تھا جو حق پرست کے علاوہ اور کچھ ہو ہی نہیں سکتے، جس کو خود قدرت (اللہ) نے سچا اور حق آشنا پیدا کیا تھا۔ جبکہ اور لوگ تو ہم پرستی اور قیاس آرائیوں پر چل رہے تھے اور اس پر وہ مطمئن تھے یہ شخص اس توہم پرست اور قیاس آرائیوں پر ہو نہیں سکتا تھا اور اپنی ہستی وشیئے کے حقائق کی جانکاری میں وہ اوروں سے مختلف تھا جیسا کہ میں نے ذکر کیا ہے قادرِ مطلق کا رازداں وجلال اور حسن وجمال کے ساتھ اس پر ظاہر ہو گیا تھا اور اس سچائی پر جس کا ذکر کرنے سے زبان قاصر ہے اور جس نے اپنی طرف میں یہاں ہوں، استعمال کیا ہے پرانی باتوں پر دانہ ڈال سکیں اور ایسی حقیقت جس کا کوئی بہتر لفظ نہ ملنے کی وجہ سے ہم نے اس کا نام حق رکھا ہے۔

در حقیقت میں وہ قدرت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے ایسے شخص کی بات ایک قول ہے جو بنا کسی وسیلے سیدھے قدرت کے دل سے نکلتی ہے جسے انسان سنتے ہیں اور جس کے سننے میں اور چیزوں کے مقابلہ میں زیادہ دھیان کی ضرورت ہے کیونکہ اس کے مقابلے میں سب کچھ ہیچ ہے شروع ہی سے اس کے دل میں حج کے موقعوں پر اور روزانہ ادھر ادھر چلنے پھرنے میں طرح طرح کے ہزاروں خیالات پیدا ہوتے تھے جیسے یہ کہ میں کیا ہوں؟ کیا ہے یہ بے پناہ پھیلاؤ جس کو لوگ دنیا کہتے ہیں اور جس میں میں موجود ہوں کیا ہے؟ زندگی کیا ہے؟ موت کیا ہے؟ مجھے کس بات کا یقین کرنا چاہئے اور کیا کرنا چاہئے؟ جنگا (مکہ کے) حرا اور (شام کے) سینا (پہاڑ) کے بڑے بڑے پتھروں کے ڈھیروں اور سخت ریتیلی زمینوں جنگلوں نے کچھ جواب نہ دیا اور سر پر چپ چاپ چکر کھانے والے آسمان نے بھی اپنی نیلی روشنی والے سیاروں سمیت کچھ نہ بتایا مگر بتایا تو اسی کی ہستی نے اور قدرتی علم نے۔ **(اذاز التنزیل صفحہ ۱۱۵۔۱۲۵)**

جرمن مورخ ڈُوش کے مطابق

خوشی اور غم، شفقت و محبت، دلیری اور بہادری کی کا وہ عظیم الشان اعلان جس کی کچھ ہلکی سی آوازیں ہمارے کانوں میں آتی ہیں محمد ﷺ کے زمانے میں پوری پوری آواز رکھتے۔ محمد صاحب کو سب سے زیادہ خوش گفتاری اور بلند آواز لوگوں سے صرف برابری ہی نہیں کرنی پڑی بلکہ ان پر برتری بھی حاصل کرنی پڑی اور اپنے بیان کی خوش گفتاری اور بلندی کو اپنی پیغمبری کے دعوے کا ثبوت بھی بنانا پڑا۔

محمد ﷺ سے پہلے شاعروں نے بہت سی محبت بھری غزلیں تصنیف کی تھیں۔ 'عنترہ' نے جس کے عشق کا حال ایک مشہور روایت میں لکھا ہے اور 'اِمرءُ القیس' نے جس کو محمد ﷺ نے عربی شاعروں کا سردار کہا ہے عشق و محبت کے بہت زیادہ بلند، خوبصورت، رنجُو دن عاشقوں کا سردار کہا ہے، محبت کے بہت زیادہ بلند اور خوبصورت درجہ کی نظموں کی تخلیق کی تھی، اور شراب و کباب، خوبصورتی، اور سرخ چہرہ والی معشوقاؤں کی تعریف میں زبان کی سادگی و آرائش کا دریا بہا دیا تھا لیکن حضرت محمد ﷺ نے نہ عاشقانہ شعر و شاعری اور نہ غزل وغیرہ۔ اور نہ اس فانی دنیا کے دکھ سکھ کو اور نہ اس کا کوئی خاص ذکر کیا جس سے معلوم ہوا کہ ان کے نزدیک انسانی جسم کی کوئی اہمیت ہی نہیں اور اس کے لئے صرف ہلاکت ہے خلاصہ یہ ہے کہ انھوں نے لوگوں کو شعر و شاعری اور گفتگو نہیں سکھائی، بلکہ اسلام سکھایا اور اس طرح سکھایا کہ زمین و آسمان کو چیر کر جنت اور دوزخ کو مجسم بنا کر دکھایا۔ **(اذ ازالتنزیل صفحہ ۶۳)**

مسٹر واس وَرتھ اِسمتھ جی کے مطابق

حضرت محمد ﷺ کے زمانے میں یہودیوں اور عیسائیوں میں جو برے عقائد اور بری رسمیں پھیل گئی تھیں، ان کو بیان کرنے کے بعد مسٹر واس ورتھ اِسمتھ اپنی کتاب 'محمد اینڈ مُحمّڈ نزم' میں لکھتے ہیں۔

محمد ﷺ اس لئے آئے تھے کہ ان ساری جھوٹی باتوں پر جھاڑو پھیر دیں، مورتی کیا؟ زیتون کی لکڑی کے ٹکڑے جو خدا ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں، ان کی حقیقت کیا ہے؟ غلط فہمی پیدا کرنے والے فلسفی غور و خوض مکڑی کا تنا ہوا جالا اور لا مذہبیت، ان سب کو دور کر و اللہ سب سے بڑا ہے اور اس کے سوا کوئی چیز بڑی نہیں ہے۔ یہی ہے مسلمانوں کی طرزِ زندگی۔ ایک متّھم یہ سوال کر سکتا ہے کہ ان دونوں نظریات میں جو اوپر بیان ہوئے ہیں۔ کون سی بات ایسی ہے جن کو یہ کہا جائے کہ وہ نئی تھی۔ یہ باتیں اتنی پرانی تھیں جتنا موسیٰؑ کا زمانہ بلکہ حقیقت میں اتنی پرانی جتنے خود حضرت ابراہیمؑ تھے۔ محمدؐ نے بار بار بہت سنجیدگی سے بتایا ہے کہ میں عربوں کے لئے نئی بات لیکر نہیں آیا ہوں یہ مذہب یہاں ہمیشہ موجود رہا، مگر لوگ اسے بھول گئے ہیں یا اس سے غافل ہو گئے ہیں۔ قوم سے الگ خواہشات میں مبتلا اور ناخوش یہودیوں اور آپس میں لڑنے والے تین خداؤں کے قائل عیسائیوں اور ہر طرح کے جانداروں کے پجاریوں میں ایک اونٹ ہانکنے والا آیا اس لئے نہیں کہ وہ ان کو کوئی نئی بات سکھائے بلکہ اس لئے کہ جو پرانی باتیں وہ بھول گئے ہیں، وہ ان کو یاد دلائے، عرب کی اپنے باپ (سُسُرُ) کی بکریاں چرا رہا تھا۔ یہ سادہ مگر چونکا دینے والا پیغام آیا تھا۔

''میں وہ ہوں جو میں ہوں'' سنو اے اسرائیل! ہمارے مالک خدا ایک ہے اس لئے جا! تیری زبان کے ساتھ ہوگا اور تجھے جو کہنا چاہئے وہ تجھے سکھاؤں گا'' ان نظموں کو سن کر یہ عزت والی قوم (بنی اسرائیل) افریقہ سے ایشیا میں چلی گئی غلام آزاد ہو گئے اور ایک خاندان ایک قوم بن گئی اسی عرب کی سرزمین پر اب بھی پھر وہی آواز ایک دوسرے بکریاں چرانے والے کو آئی اور ایسے اثر کے ساتھ آئی جو پہلی آواز سے کچھ کم عجیب و غریب یا عام طور پر دنیا کو فائدہ پہونچانے میں اس سے ہرگز کچھ کم نہ تھی۔ یعنی **اللہ اکبر، لا الا الا اللہ محمد رسول اللہ** اس پیغام دینے والے کو قبول اور خدا کے پیغام کا اعلان کیا گیا اور ایک صدی میں اس کی آواز کی گونج عدن سے انطاکیہ (ایشیائی رومی حکومت کا دار السلطنت) اور سیبل (اسپین کا ایک حصہ صوبہ اور شہر) سے سمرقند تک پھیل گئی''۔ **(اذ ازالتنزیل صفحہ ۲۸-۲۹)**

ایک اور جگہ مسٹر تھامس جی لکھتے ہیں

حضرت محمد ﷺ کے بارے میں ہم یہ ہرگز نہیں سوچ سکتے کہ وہ صرف ایک شعبدہ باز یا حساس شخص تھے۔اور نہ ہم ان کے متعلق یہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ ایک کمتر، زیادہ لالچی اور جان بوجھ کر منصوبہ بندی کرنے والے تھے۔انہوں نے جو ایک کھٹور اور سخت پیغام دیا تھا گرچہ وہ ایک غیر مرتب بیان تھا۔لیکن اس کے باوجود اس کا سرچشمہ وہی ذات (اللہ) تھی جسکی تھاہ کسی نے نہیں لگا پائی۔اس شخص (حضرت پیغمبر صاحب) کے نہ قول ہی جھوٹے تھے اور نہ فعل ہی اور نہ وہ سچائی سے خالی اور کسی کی نقل تقلید تھی۔حقیقت میں جو قدرت کے وسیع سینے سے دنیا کو منور کرنے کے لئے نکلا تھا۔اور بلاشبہ اس کے لئے اللہ کا ایسا ہی پیغام تھا۔

(اذ از التنزیل صفحہ ۵۸ بحوالہ ہیروز اینڈ ہیروزشپ دوسرا لیکچر صفحہ ۴۳)

ایک عیسائی ڈاکٹر اِسپرنگر کے مطابق

وہ جس کے تن میں ہمیشہ خدا ہی کا دھیان رہتا تھا اور جس کو نکلتے ہوئے سورج، برستے ہوئے پانی اور اگتی ہوئی ہریالی میں خدا کا ہاتھ دکھائی دیتا تھا اور بادل کی گرج، پانی کی آواز، اللہ کی تعریف وتوصیف میں گائے جانے والے چڑیوں کے کان میں اللہ ہی کی آواز سنائی دیتی تھی، اور سنسان جنگلوں اور پرانے شہروں کے کھنڈروں میں خدا ہی کے عذابوں کے نشان دکھائی دیتے تھے۔

(اذ از التنزیل صفحہ ۳۰ بحوالہ لائف آف محمد صفحہ ۸۲ ڈاکٹر اسپرنگ تحریر اور ۱۸۵۱ میں الہ آباد سے شائع)

مسیز اینی بیسنٹ کے مطابق

’’آپ ذرا ہمارے پیغمبر ﷺ کا تصور کیجئے اور اس حالت پر غور کیجئے جب صرف ان کی بیوی ہی ان پر ایمان لائیں اس کے بعد قریبی رشتہ داران پر ایمان لائے ہیں اس بات سے بھی محمد ﷺ کے بارے میں کچھ پتہ چلتا ہے۔ایک ایسی جماعت میں سے پیرو کار بنا لینا آسان ہے جو آپ کو نہیں جانتی، جو آپ کو صرف پلیٹ فارم ہی پر دیکھتی ہو، جو آپ کا صرف

آخری رسول ﷺ کب، کہاں اور کون

لکھی لکھائی زبان ہی سنتی ہو یا آپ کو کچھ سوالوں کے جواب دینے کی حالت میں دیکھتی ہو، لیکن اپنی بیوی اپنی بیٹی اور اپنے داماد اور دوسرے قریبی رشتہ داروں کی نظروں میں نبی حضرت عیسیٰؑ کو بھی حاصل نہیں؟

حضرت محمد ﷺ کے اخلاق وکردار کا ذکر کرتے ہوئے مسیز اینی بیسنٹ کہتی ہیں۔

بلاشبہ یہ ایک مہذب زندگی ہے، ایک عجیب وغریب زندگی ہے۔

حقیقت میں وہ اللہ کے رسول تھے لیکن اس کے باوجود بھی منکسر المزاج سیدھے سادھے اور خاکسار ہیں کہ اپنے پھٹے ہوئے کپڑوں میں خود ہی پیوندہ لگا لیتے ہیں اور جوتوں کی خود ہی مرمت کر لیتے ہیں خاص کر ایسی حالت میں کہ ہزاروں (لاکھوں) آدمی انہیں نبی اور رسول کہہ کر ان کے سامنے سرنگوں ہوتے تھے۔اور وہ آس پاس کے لوگوں سے بہت محبت ونرمی کا معاملہ کرتے تھے۔حضرت انسؓ جو آپ ﷺ کے خادم تھے کہتے ہیں کہ دس سال آپ ﷺ کی خدمت میں رہا اس مدت میں کبھی آپ ﷺ نے مجھ کو اُف تک نہیں کہا‘‘۔

اب ذرا آپ ﷺ کا طرزِ فعل کو دیکھئے کہ انہوں نے دوسروں کو جو تعلیم دی خود کس طرح اس کے مطابق کیا۔آپ ﷺ کے ساتھ کوئی ایسی برائی نہیں کی گئی جسے آپ ﷺ نے معاف نہ کر دیا ہو۔

اے میرے بھائیو! اس شخص کو اسی حیثیت سے دیکھو جیسا حقیقت میں وہ ہے بغض وحسد کے پردے میں اسے دیکھنے کی کوشش نہ کرو۔ **(ماہانہ۔نظام المشائخ، دلّی جمادی الاول ۱۳۳۴ھ)**

گریٹ ٹیچر ہربرٹ وائل کے مطابق

’’حضرت محمد ﷺ کو آس پاس کے رہنے والے لوگ امین کہہ کر پکارتے تھے۔غریب لوگ جو مصائب میں گھرے ہوتے، آپؐ کے پاس صلاح ومشورہ کرنے آتے تھے، کیونکہ آپ ﷺ کی سچائی پر انہیں اعتماد تھا۔حضرت محمد ﷺ زیادہ تر ایک سنسان جگہ میں غار کے اندر اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول رہتے۔ایک رات جبکہ وہ زمین پر لیٹے تھے۔آسمان سے ایک

روشنی نمودار ہوئی اور ایک بارعب شکل پر آپ کی نگاہ پڑی، جس نے کہا اٹھ! تو خدا کا پیغمبر ہے۔ اپنے پالن ہار کا نام لیکر پڑھ۔ محمد ﷺ نے کہا! میں کیا پڑھوں؟ اس کے بعد اسی آسمانی روح نے کچھ پیغام دیا یہ وہ عجیب وغریب واقعہ تھا جس نے حضرت محمد ﷺ کی زندگی کو یکسر بدل دیا۔ اس کے پہلے وہ صرف امین تھے۔ مگر اب رسول ہو گئے۔ انہوں نے جو پہلا پیغام لوگوں کو دیا اس میں اللہ کی وحدانیت کا ذکر تھا اور انسانوں کی خون ریزی و برے کاموں کی مذمت کی گئی تھی۔ بہت سے لوگوں نے اسلام مذہب کو قبول کیا۔ حقیقت میں یہ اندازہ کرنا کتنا مشکل ہے کہ حضرت محمد لوگوں کے دلوں کو جیتنے کی کتنی بڑی قدرت رکھتے تھے۔

جارج برناڈ شا کے مطابق

میں نے حضرت محمد ﷺ کے مذہب کو ہمیشہ ان کی حیرت انگیز قوت اور حقانیت کے بنا پر اعلیٰ مقام دیا ہے میرے خیال سے حضرت محمد ﷺ کا مذہب پوری دنیا کا مذہب ہے جو ہر زمانے کی ضرورت کے سامنے کشش ہے میں نے اس عجیب وغریب شخص محمد ﷺ کا مطالعہ کیا میرا ایمان ہے کہ اگر محمد ﷺ جیسا شخص موجودہ زمانے میں دنیا کا حکمراں ہوتا تو ہماری ساری پریشانیاں حل ہو چکی تھیں اور پوری دنیا میں آرام وسکون کا ماحول ہوتا۔ میں محمد ﷺ کے مذہب کے بارے میں یہ پیشین گوئی کرتا ہوں کہ یہ کل کے یورپ کے لئے اتنا ہی قبول کرنے کے لائق ہے جتنا کہ آج یورپ کے لئے۔ جو اسے تسلیم کرنا شروع کر چکا ہے۔

رِیورِینڈ رَاڈوِیلُ جی کے مطابق

یہ عجیب وغریب نمونہ ہے اس طاقت روح کا جو ایسے شخص میں ہوتی ہے جس کو خدا اور قیامت پر مکمل یقین ہوتا ہے اور جو اپنی اعلی پرسنالٹی (شخصیت) اور حقیقی کردار کی وجہ سے ہمیشہ ان لوگوں میں نمایاں ہوگا جس کو انسانیت کی امید اخلاق اور عالمی زندگی پر مکمل اختیار ہوتا ہے جو کسی عظیم المرتیت شخص سے علاوہ اور کسی کو حاصل نہیں ہوا اور نہ ہوسکتا ہے۔

(اذ ازالتنزیل صفحہ ۳۰ بحوالہ کردار موضوع قرآن تحریر راڈویل صاحب صفحہ ۲۳ مطبوعہ ۱۸۷۱)

سائنس دانوں کی نظر میں حضرت محمد ﷺ کے ذریعہ دیا ہوا قرآن

سائنس داں حیران ہیں کہ آج سے کئی سال پہلے جو چیزیں حضرت محمد ﷺ نے قرآن کے ذریعہ بتایا تھا وہ آج ریسرچ کے بعد سب چیزیں صادق آئی ہیں، جو حضرت محمد ﷺ کے آخری رسول ہونے کی دلیل اور قرآن مجید اللہ کی بھیجی ہوئی کتاب ثابت ہوتی ہے۔

سائنس دانوں کی تحقیق اور قرآن میں اس کا ذکر

سائنس دانوں نے قرآن پاک کی مختلف باتوں کی تحقیق کرنے کے بعد حضرت محمد ﷺ سے متعلق جو خیالات پیش کئے ہیں اس میں سے پروفیسر کیتھِ مُور، جو کناڈا کی ٹورنٹو یونیورسٹی میں اناٹمی (Anatomy) اور (Embryology) کے پروفیسر ہیں جنکی، کتاب

(Moore, K. L.,"The development Human" 3th edition,W.B. Saunders Co. 1982)

یہ Embryology کی خاص کتاب ہے اس میں انہوں نے قرآن میں انسان کی پیدائش کی مختلف شکلوں کو پیش کیا ہے، جس کے ذریعہ کئی سائنس دانوں نے اسلام قبول کیا تھا۔ ان میں قرآن مجید میں انسانی تخلیق کے مراحل کا ذکر درج ذیل ہے۔ حالتیں اس طرح بیان کی گئی ہیں:

پروفیسر مورے کے مطابق حضرت محمد ﷺ کا لایا ہوا قرآن

پروفیسر مورے لکھتے ہیں حضرت محمد ﷺ کے پیش کردہ قرآن مجید میں انسانی تخلیق کی مختلف شکلوں کو اس طرح بیان کیا گیا ہے:

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنسَانَ مِن سُلَالَةٍ مِّن طِينٍ ﴿١٢﴾ ثُمَّ جَعَلْنَاهُ نُطْفَةً فِي قَرَارٍ مَّكِينٍ ﴿١٣﴾
ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظَامًا فَكَسَوْنَا الْعِظَامَ
لَحْمًا ثُمَّ أَنشَأْنَاهُ خَلْقًا آخَرَ ۚ فَتَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ ﴿١٤﴾ (سورالمؤمنون آیت نمبر ۱۲ تا ۱۴)

ترجمہ: اور بیشک پیدا کیا ہے ہم نے انسان کو مٹی کے خلاصے سے، پھر ہم نے بنایا اس کو نطفہ، ایک محفوظ قرارگاہ (رحم مادر) میں، پھر ہم نے بنایا اس نطفہ کو جمع ہوا خون، پھر بنادیا ہم نے جمے ہوئے خون کو گوشت کا لوتھڑا، پھر بنایا ہم نے اس لوتھڑے سے ہڈیاں، پھر چڑھایا ہم نے ان ہڈیوں پر گوشت، پھر ہم نے اسے پیدا کیا ایک دوسری (نئی) مخلوق، سو بڑا ہی بابرکت ہے اللہ، بہترین تخلیق فرمانے والا۔

اللہ تعالیٰ نے اُوپر کی آیتوں میں انسان کی تخلیق کے مختلف مراحل ذکر کئے ہیں جس میں سب سے پہلا مرحلہ النطفہ کا ہوتا ہے یعنی پانی کی بوند جیسی شکل جو مٹی کے خلاصہ سے وجود میں آتا ہے یعنی زمین سے غذائیں تیار ہوتی ہیں، اس کے کھانے کے بعد نطفہ وجود میں آتا ہے۔ پھر دوسرے مرحلے میں علقہ یعنی خون کا تھکا جیسا جس کی تین شکلیں ہوتی ہیں۔ پھر تیسرے مرحلے میں **المضغة** یعنی گوشت کے لوتھڑے کی طرح پھر چوتھے مرحلے میں عظام یعنی ہڈیوں کی شکل میں پھر پانچویں شکل لحما یعنی اُس ہڈی پر گوشت چڑھتا ہے۔ پھر آخری مرحلے میں مکمل انسانی شکل بن کر تیار ہو جاتا ہے جسے سائنس دانوں نے تحقیق کے بعد ان شکلوں کو بعد میں سمجھا ہے جبکہ حضرت محمد ﷺ نے آج سے کئی سوسال پہلے قرآن مجید کے ذریعہ بتادیا تھا، جس سے حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہونا ثابت ہو جاتے ہیں۔ اس کی تفصیل تصویری شکل کے ذریعہ واضح کی جاتی ہیں جیسے:

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ ۝ **”اور بے شک پیدا کیا ہم نے انسان کو مٹی کے خلاصہ سے“**

(۱) پہلا مرحلہ نطفہ (Sperm) یعنی ایک بوند یا پانی کی تھوڑی مقدار سے انسانی تخلیق کی شروعات ہوتی ہے۔

ثُمَّ جَعَلْنٰهُ نُطْفَةً فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ۝ **”پھر ہم نے بنایا اس کو نطفہ ایک محفوظ قرارگاہ میں“**

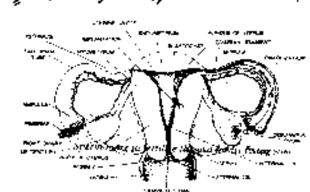

(۲) دوسرا مرحلہ محفوظ جگہ

”پھر ہم نے اسے محفوظ جگہ ٹپکی ہوئی بوند کی شکل میں رکھ دیا۔“

(۳) تیسرا مرحلہ **علقہ** جس کی تین شکلیں ہوتی ہیں (الف: خون کا تھکّا) (ب: جونک جیسا) (ج: لٹکی ہوئی چیز جیسا)

ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً **پھر ہم نے بنایا اس نطفہ کو جمع ہوا خون**

(الف) خون کے تھکّا جیسا۔

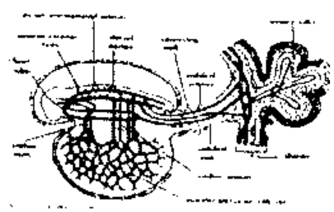

اسی حالت میں تخلیق کی کئی حالتیں شروع ہوتی ہیں اسی حالت میں خون (Vessel) میں آتا ہے جس سے یہ حالت خون کے تھکّے سے بھرنے کے بعد جونک جیسی معلوم ہوتی ہے جو رحم مادر (Uterus) سے وابستہ ہوتی ہے۔

(ب) جونک جیسی شکل

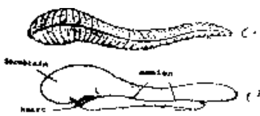

یعنی خون کے تھکے کے بعد جونک جیسی شکل معلوم ہوتی ہے۔

(ج) لٹکی ہوئی شئے جیسی۔

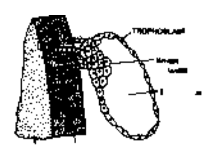

یعنی جونک کے بعد کی شکل

(۴) چھوتھا مرحلہ جس میں مُضْغَہ بنتا ہے اُس کی دو شکلیں ہوتی ہیں یعنی (الف) گوشت کا لوتھڑا یا (ب) بوٹی جیسا یا چبائی ہوئی چیز جیسا:

فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً **”پھر بنادیا ہم نے جمے ہوئے جون کو گوشت کا لوتھڑا“**

(الف) (ب)

(۵) پانچواں مرحلہ جس میں عظام یعنی سخت بوٹی یا ہڈی بنتی ہے۔

فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا ''پھر ہم نے بوٹی کی ہڈیاں بنائی''۔

(۵) 'عِظَام' یعنی سخت بوٹی کارٹی لیج اور ہڈی جس میں (Leevrtibral column) کی تخلیق ہوتی ہے۔

(۶) چھٹا مرحلہ جس میں ہڈیوں پر گوشت چڑھتا ہے۔

فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ''پھر چڑھایا ہم نے ہڈیوں پر گوشت''

(۷) ساتواں مرحلہ جس میں مکمل انسانی شکل وجود میں آجاتی ہے۔

ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ ۚ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ ''پھر ہم نے اسے پیدا کیا ایک دوسری (نئی) مخلوق سو بڑا ہی بابرکت ہے اللہ، بہترین تخلیق فرمانے والا''

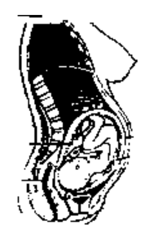

پروفیسر مورے کا کہنا ہے کہ تحقیق کے بعد جو حقائق ہمیں قرآن وحدیث سے حاصل ہوئے ہیں حقیقت میں وہ بہت حیرت میں ڈالنے والے ہیں کیونکہ یہ حقائق ساتویں عیسوی کے ہیں۔ جب رحم مادر کے بارے میں بہت کم مطالعہ ہوا تھا، رحم کے متعلق سب سے پہلی تحقیق جو اِرک اِسٹیٹ (Eric State) کے ذریعہ مرغی کے انڈے پر کیا گیا، ان میں بھی ان حالات کا بالکل ذکر نہیں ہے۔ اس لئے پروفیسر مورے نے اس کا خلاصہ اس طرح کیا ہے :

"It is clear to me that these statements must have come to Muhammad (SAW) from God, Allah, because almost all of this knowledge was not discovered until many centuries later. This proves me to that Muhammed (SAW) must have been a Messenger of God, Allah."

(Moore. k.L. "The development Human" 3rd ed, W.B. saundurs co; 1982)

ترجمہ۔ ''یہ ہمارے لئے ظاہر ہے کہ یہ (قرآن) حقیقت میں اللہ کی جانب سے ہی آیا ہے۔ کیونکہ اس (رحم کی) سلسلے کی کھوج حضرت محمد ﷺ کے وصال کے بہت بعد میں ہوئی۔ یہ ہمارے لئے واضح کرتا ہے کہ محمد ﷺ اللہ کے بھیجے ہوئے رسول ہیں۔''

نوٹ: اس طرح حضرت محمد ﷺ کی گواہی پروفیسر مورے نے صاف لفظوں میں دی ہے کہ یہی آخری رسول سائنٹفک حیثیت سے بھی ثابت ہوتے ہیں۔

پروفیسر ریگاسان کے مطابق حضرت محمد ﷺ

فروری ۱۹۹۵ء میں ریاض میں ہونے والی میٹنگ میں شیخ زندانی جو ایک اسلامک اسکالر ہیں، انہوں نے قرآنی آیتوں کو سائنٹفک تحقیق جاننے کے لئے پروفیسر تیگاسان صاحب کے سامنے یہ آیتیں پیش کیں۔

''جن لوگوں نے ہماری آیتوں کا انکار کیا انہیں ہم جلد ہی آگ میں جھونکیں گے۔ جب ان کی کھالیں پک جائیں گی تو ہم انہیں دوسرے کھالوں سے بدل دیا کریں گے وہ عذاب کا مزہ چکھتے ہی رہیں''۔ (القرآن)

اور ان سے پوچھا گیا کہ کیا آپ ان سے متفق ہیں، کہ ۱۴۰۰ سال پہلے قرآن کی یہ آیت نیور اینڈِنگ (Nerve ending) کی اہمیت کو بتاتی ہے؟

آخری رسول کی تصدیق پروفیسر تیگا سان کی زبانی

"Yes I agree. This knowledge about sensation had been skin and then Allah puts a new skin on him, covers him, to make him know that the test is painful again. That means they knew many years ago that the receptor of pain sensation must be on the skin, so they put a new skin on."

ترجمہ۔ ہاں میں متفق ہوں اس سلسلے میں کہ یہ علم بہت ہی واضح ہو چکا ہے، کیونکہ قرآن میں کہا گیا ہے کہ گنہگاروں کو آگ میں جلا کر سزا دی جائے گی اور جب ان کی کھال جل جائے گی تو اللہ انہیں دوبارہ کھال عطا کریگا جس سے وہ گناہ کا مزہ چکھ سکیں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت محمد ﷺ بہت پہلے جانتے تھے کہ درد کے محسوس کرنے کا رسپٹر (Receptor) کھال ہی میں ہونا چاہئے۔ اس لئے اس (اللہ) نے نئی کھال کو چڑھا دیا''۔

اس کے فوراً بعد شیخ زندانی نے پروفیسر تیگا سان سے پوچھا:

کیا یہ ممکن ہے کہ قرآن کی یہ آیتیں حضرت محمد ﷺ پر کسی انسان کے ذریعہ پہونچائی گئی ہوں؟ پروفیسر تیگا سان نے جواب دیا کہ، یہ کبھی بھی کسی انسان کے ذریعہ نہیں سکھائی جا سکتیں۔

پروفیسر صاحب نے پھر اس سرچشمہ کے بارے میں پوچھا:

شیخ زندانی نے جواب دیا کہ وہ سرچشمہ اللہ ہی ہے اور اسی نے حضرت محمد ﷺ پر یہ علم فرشتوں (Angels) کے توسط سے بھیجا ہے۔

پروفیسر صاحب نے سوال کیا وہ اللہ کون ہے؟

شیخ نے جواب دیا، انہی کے الفاظ میں اس طرح ہے :

''اللہ وہ ہے جو تمام مخلوق کا خالق ہے اگر آپ عقلمند ہیں تو وہ اسی کا عطا کیا ہوا ہے جو سب سے زیادہ عقلمند ہے اگر آپ کو مخلوقات کی تخلیق کا علم حاصل ہے تو اسی کی طرف سے ہے جو اس مخلوق کو پیدا کرنے والا ہے۔ اگر اس کا پیدا کرنے والا وہ ہے جو سب سے زیادہ جاننے والا ہے اگر آپ کو رحم دلی حاصل ہو جائے تو یہ اس کو ثابت کرتی ہے کہ یہ اس کا پیدا کیا ہوا ہے جو

سب سے زیادہ رحم دل ہے۔ اسی طرح اگر آپ بہت ساری چیزوں میں یکسانیت پائیں جو ایک دوسرے کے جوڑے ہوئے ہوں تو یہ اس کا ثبوت ہے کہ ان تمام چیزوں کا خالق کوئی ایک ہی ہے۔''

آخر میں پروفیسر صاحب کا اپنا خیال انہی کے الفاظ میں :

(I believe that everything that has been recorded in the Quraan 1400 years ago must be truth, that can be proved by scientific means. since the prophet, Muhammed (SAW), could neither read nor write, Muhammad (SAW) must be a messenger who relayed this truth which was revealed to him (SAW), as on enlightment by the one who is the Eligible creator; This creator must be God, Allah. Therefore I think this is the time to say, there is no god (to worship) but Allah (one) and Muhmmad (SAW), is the last messenger of Allah.'

ترجمہ: ''میں یقین کرتا ہوں کہ قرآن میں جو کچھ بھی چودہ سو سال پہلے لکھا جا چکا ہے وہ سچ ہے جو آج کئی سائنٹفک تھیوری کے ذریعہ ثابت کیا جا سکتا ہے۔ چونکہ حضرت محمد ﷺ پڑھے لکھے نہ تھے اس لئے وہ اللہ کے رسول ہی ہیں اور انہوں نے قابل تعریف خالق کی طرف سے نازل شدہ علم کو ہی سارے انسانوں تک پہونچایا وہ قابل تعریف خالق اللہ ہی ہے''۔

اس لئے محسوس ہوتا ہے کہ وہ وقت آ گیا ہے کہ میں گواہی دیتے ہوئے پڑھوں **لا اله إلا لله محمد رسو ل الله** ۔

''نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے بھیجے ہوئے (آخری) رسول ہیں'' یعنی انہوں نے اسلام قبول کر کے حضرت محمد ﷺ کو آخری رسول تسلیم کرلیا۔

پروفیسر کارنر جی کے مطابق حضرت محمد ﷺ

ان کا پورا نام الفریڈ ہے یہ دنیا کے اہم جیولوجی (Geology) سائنس دانوں میں سے ایک ہیں جنہیں دنیا کے بڑے سائنس دانوں کے ذریعہ جیالوجی علم کے حلقے میں انجام دینے والے نظریات کے صحیح تنقید کرنے والے کے نام سے مشہور ہیں۔

اَوَلَمْ يَرَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا ۭ وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاۗءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ ۭ اَفَلَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ (سورہ انبیاء آیت نمبر ۳۰)

ترجمہ۔ ''کیا ان لوگوں نے جنہوں نے انکار کیا دیکھا نہیں کہ آسمان اور زمین بند تھے، پھر ہم نے انہیں کھول دیا اور ہم نے پانی سے ہر زندہ چیز بنائی''۔

انہوں نے جیالوجی علم کی بنیاد پر قرآن کی ان آیت کا خلاصہ اس طرح لکھا ہے:
مندرجہ بالا آیات میں مستعمل قرآن کا لفظ 'رتقان' بتاتا ہے کہ پہلے آسمان اور زمین ایک ساتھ ملے ہوئے تھے بعد میں الگ ہو گئے پروفیسر کارنر نے اس موضوع پر یہ کہتے ہوئے کہ قرآن چودہ سو سال پہلے یہ خلاصہ اس شخص کے ذریعہ کر رہا ہے جو ان پڑھ تھا، اس لئے یہ ظاہر ہے کہ یہ علم انسانوں کا تو ہو ہی نہیں سکتا انہی کے الفاظ میں۔

"Thinking of many these questions and thinking where Muhammd (SAW) come from, he was after all a bedouin. he could have known about things like the common origin of the universe, because scientists have only found out within the last few years with very complicated and advance technological methods that this is the case." (Press F. and Siever, R."EARTH", IIIded, W. H. Freeman and co. 1982)

پروفیسر کارنر جی ایک دوسری جگہ پر اس طرح لکھتے ہیں

پروفیسر کارنر جی نے حضرت محمد ﷺ کی مندرجہ ذیل حدیث جو صحیح مسلم سے نقل کی گئی ہے جس کی توضیح اس طرح لکھی ہے :

"The last Hour (The day of Judgement) will not come upon us until the lands of the Arabs are once again pasture lands and filled with rivers." (Sahieh Muslim)

ترجمہ۔ ''قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی، جب تک کہ عرب ریگستان پھر سے ہرا بھرا نہ ہو جائے اور یہاں ندیاں نہ بہہ جائیں''۔ (صحیح مسلم)

پروفیسر کارنر پیش کردہ حدیث کے متعلق لکھتے ہیں کہ برفیلے زمانے (Snowage) میں جزیرۃ العرب ہرا بھرا تھا۔ آج کی سائنٹفک ایجاد سے واضح ہوا ہے کہ North Pole Iceberg برف کے پنڈ دھیرے دھیرے Pole Iceberge برف کے پنڈ جزیرۃ العرب (Peninsula)

کے قریب پہونچیں گے تو وہاں موسم بدلے گا اور یہ جزیرہ دنیا کا سب سے زیادہ ہرا بھرا اور ٹھنڈا جزیرہ بن جائیگا۔ انہیں کے الفاظ میں۔

"The new snow age has actually started. and we can see the snow crawling once again from the North pole southwards. In Fact the polar snow is now on the way to get closer to the Arabian Peninsula. we can see the signs of this in the snow blizzard striking the North part of Europe & America every winter. Scientists have other signs and information proving the actual beginning of another snow age it is the scientific fact." Press F. & Siever,R.,............................
"This could have been known to him only through revelation from above."

''پروفیسر صاحب قرآن کے بارے میں لکھتے ہیں کہ اگر اس میں تحریر شدہ علم سائنس سے متعلق ساری آیتوں کو اکٹھا کر دیا جائے تو یہ کہنا کہ قرآن ایک عام انسان کے لئے عام زبان میں پیچیدہ سائنسی کتاب ہے غلط نہ ہوگا۔

وہ حضرت محمد ﷺ کے بارے میں لکھتے ہیں حضرت محمد ﷺ کی حدیثوں میں سے ان حدیثوں کو جو علم سائنس سے متعلق ہیں آج کی اعلی سائنٹفک تحقیق کے بعد ثابت بھی کیا جا سکتا ہے۔ پس یہ کہنا بالکل مناسب ہوگا کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کی جانب سے بھیجے ہوئے سچے رسول (پیغمبر) ہی ہیں ان کا امّی ہونا اور ان کے زمانے میں علم سائنس کا اپنے ابتدائی مرحلہ میں ہونے کے باوجود اتنا پیچیدہ علم سائنس اور منطقی دلیل دینا ان کے سندیشٹا (رسول) ہونے کا ثبوت ہے۔

پروفیسر ھے (Professor Hay) کے مطابق حضرت محمد ﷺ

یہ امریکہ کے اعلی سمندری سائنس دانوں (Marine scientist) میں سے ایک ہیں۔ انہوں نے قرآن کی مندرجہ ذیل آیتوں کا بہت زیادہ سائنسی تحقیقات کی بنیاد پر مندرجہ وضاحت کیا ہے۔ **اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:**

مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيٰنِ ۝ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيٰنِ ۝ (سورہ رحمٰن آیت نمبر:۲۰)

''اس نے (اللہ) دو سمندروں کو جاری کر دیا جو آپس میں مل رہے ہوتے ہیں ان دونوں کے بیچ ایک پردہ مزاحم ہوتا ہے جس کے وہ خلاف ورزی نہیں کرتے''۔

قرآن میں دوسری جگہ ارشاد ہے :

وَهُوَ الَّذِي مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ هَٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ وَهَٰذَا مِلْحٌ أُجَاجٌ وَجَعَلَ بَيْنَهُمَا بَرْزَخًا وَحِجْرًا مَّحْجُورًا ۝ (سورہ الفرقان آیت نمبر: ۵۳)

اور وہی (اللہ) ہے جس نے دوسمندروں کو ملایا ایک لذیز اور میٹھا، دوسرا کڑوا اور کھارا اور دونوں کے بیچ اس نے ایک پردہ ڈال دیا ہے اور ایک علیحدہ کرنے والی روک رکھ دی ہے"۔

سمندروں کے پانی کے آپس میں ملنے کے باوجود کھارے اور میٹھے پانی کا علیحدہ رہنا اس جگہ پر دیکھا گیا ہے جہاں کوئی بڑی ندی سمندر میں آکر گرتی ہے اس کے علاوہ خود سمندر میں بھی میٹھے پانی کے چشمے پائے جاتے ہیں جن کا پانی سمندر کے بےحد کھارے پانی کے بیچ میں اپنی مٹھاس پر قائم رہتا ہے مثال کے طور پر بحرین کے قریب اور فارس کی کھاڑی میں سمندر کی سطح سے بہت سے چشمے نکلے ہوئے ہیں جن سے لوگ میٹھا پانی حاصل کرتے ہیں۔

ان آیتوں کی سائنٹفک وضاحت کے لئے پروفیسر ہے (Hay) جی لکھتے ہیں:

پانی کے یہ دونوں چشمے جس طرح ہمیں باہر سے یکساں دکھائی پڑتے ہیں حقیقت میں وہ ویسے نہیں ہیں وہ متعدد حالتوں میں مختلف ہیں جیسے (Density) تاپ، کھاراپن، ساندرتا (Salinity,Concentration) اس میں شامل سفید لکیریں دوسمندروں کے بیچ پردا (Partition) کو ہیں۔ ہر ایک پردہ سمندروں کو الگ کرتا ہے ساندرتا (Salinity) حرارت BOD(Biological oxygen Demand) میں مختلف ہیں۔ سائنس دانوں نے کئی ایک میرین اسٹیشنوں کے قائم ہونے کے بعد اس روک ٹوک کو ۱۹۴۲ء میں دریافت کی ہے۔

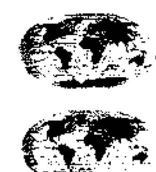

اُوپر کے نقشہ میں ہمیں میڈ یٹرین (Mediterranean) اور اٹلانٹک (Atlantic) مہاساگر کا پردہ دکھائی دے رہا ہے یہ جبرالٹراج (Gibralta Rock) کا اصل ہے پیس کردہ پانی کے عکس کے مختلف خصوصیت کی بنیاد پر جدید مشینوں کے ذریعہ لیا گیا ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ سمندر مختلف رنگوں میں دکھائی پڑتے ہیں مثلاً کہیں کالا، کہیں گہرا نیلا وغیرہ دکھائی پڑتے ہیں۔ رنگوں کی تفریق حرارت میں تفریق کے سبب ہوتی ہے۔

کھارے اور میٹھے پانی کی Density مختلف ہونے کی وجہ سے ان کا (Gravitational force) بھی الگ الگ ہوتا ہے اور دونوں آپس میں نہیں ملتے۔

(Kennett, J,P; "Marine Geology", prentice-Hall, Inc; 1982 -"OCEAN", "Elder, D. and Pernatta, J. editor, world conservation Atlas, Mitchell Beazley publishers, 1991)

آخر میں پروفیسر صاحب لکھتے ہیں

اتنے پیچیدہ مسئلہ کا بیان قرآن میں ہونا اس کا ثبوت ہے کہ یہ اللہ کی طرف سے نازل شدہ کتاب ہے اور چونکہ اس کا نزول اس شخص پر ہوا جو ان پڑھ تھا، یہ بھی اس کا ثبوت ہے کہ حضرت محمد ﷺ بھی اللہ ہی کے پیغمبر ہیں کیونکہ ۱۴۰۰ برس پہلے سمندروں کے بارے میں بہت کم ہی علم تھا یہ علم تو ہمیں انیسویں صدی کے آخر میں ہی حاصل ہو پایا ہے۔

مندرجہ بالا کچھ مثالوں کے بعد تفصیل سے بچنے کے لئے اب ہم صرف کچھ اور سائنس دانوں کے اقوال سامنے رکھیں گے پھر آخر میں صرف سائنس دانوں کے ناموں کا ذکر کریں گے پھر قرآن پاک کی ان آیتوں کو نقشہ کے مطابق واضح کریں گے جس سے حضرت محمد ﷺ کا پیغمبر ہونا ثابت ہوتا ہے۔

پروفیسر سمپسن (Simpson) کے مطابق

Adding revelation to some of the traditional scientific approaches, that there exists statements in the Quraan shown by science to be valid, which support knowledge in the Quraan having been derived from God."

پروفیسر مارشل جانس جی کے مطابق

Anatomy "As a scientists, I can only deal with things which I can specifically

see. I can understand Embryology, Developmental biology, I can understand the word that are translated to me from the Quraan. As I gave the example before............................. I see no evidence for the fact to refute the concept that this individual, Muhammad (SAW), had to be developing the information from some place. so I see nothing here in conflict with the concepts that divine intervention was involved in what he was able to write."

پروفیسر یُشُش یُدِی کُسان جی کے مطابق

"I have no difficulty in my mind concerning that this (Quraan) is divine inspiration or revelation which led him {Muhammad SAW} to relay the. statements."

دوسری جگہ لکھے ہیں :

" I have no difficulty in my mind concerning that this (Quraan) is divine inspiration or revelation which led him (Muhammad SAW) to relay the statements."

پروفیسر دور جاراؤ (Dorja Rao) جی کے مطابق

"It is difficult to imagine that this type of knowledge is existing at that time around 1400 years ago .... This (Quraan) is definitely not simple human knowledge. A normal human being can not explain this phenomenon in that much detail. So, I think the information must have come from a supernatural source (ie Allah.)"

پروفیسر شرورڈر (Shrowder) جی کے مطابق

"Actually that the scientists are now discovering what has said before (in the Quraan)."

پروفیسر آرم اسٹرانگ جی کے مطابق

"There may well have to be something beyond what we understand as ordinary human experience to account for the writings that we have seen in the Quraan."

مذکورہ بالا سائنسدانوں کے خیالات کے بعد اب ہم صرف چند سائنسدانوں کے ناموں کو نقل کرتے ہیں جنھوں نے قرآن کی سائنسی تصدیق کے ذریعہ حضرت محمد ﷺ کو آخری رسول اور قرآن کو اللہ کا کلام تسلیم کیا ہے۔ ان کی صرف فہرست درج کرتے ہیں جو درج ذیل ہیں:

1- Gaseous Hypothesis of kant.
2- Nebular Hypothesis of Laplace.
3- NOVA Hypothesis of Lyttleton.

4- WON- WEITZ Nebular cold Hypothesis.
5- OTTO schmidts intersteller dust Hypothesis
6- Chemical Hypothesis of Urey.
7- Continental Drift hypothesis of Wegener.
8- Thermal cycle theory of Jolly.
9-. HAY FORD & BOWIE'S Concept of Isotancy
10- Jolly's concept of Isotancy
11- Lamarkism, Oparinism.
12- Tall Mann's theory of Doomsday
13- Bethe's theory- Nucleav reaction or Nuclear fusion theory
14-Albert Einstein's theory.
15- Sr. James Jeans theory

مندرجہ بالا سائنسدانوں کے خیالات کے بعد جن آیات پر ریسرچ کے بعد سائنس دانوں نے قرآن کو اللہ کی کتاب اور محمد ﷺ کو اللہ کا بھیجا ہوا آخری رسول تسلیم کیا وہ آیات درج ذیل نقشہ کے ذریعہ اختصار سے پیش کی جارہی ہیں۔ جس میں صرف قرآن پاک کی آیت اور اس سے متعلق تصویر کو درج کیا جارہا ہے۔ جیسے :

قرآن کریم اور سائنس دانوں کی تصدیق

وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَاَلْقَيْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ وَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَّوْزُوْنٍ ﴿۱۹﴾ (سورہ حجر آیت نمبر ۱۹)

ترجمہ: اور ہم نے زمین کو پھیلا دیا اور اس میں بھاری بھاری پہاڑ ڈال دیئے اور اس میں ہر قسم کی چیز ایک متعین مقدار سے اگائی ہے۔

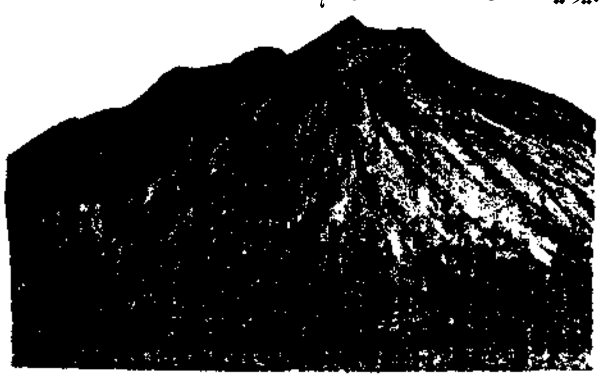

BALANCED STATE OF MOUNTAINS

سائنس دانوں کی نظر میں

ایک وقت ایسا بھی ہوگا جب کہ سورج اور چاند ایک جگہ جمع ہو جائیں گے جسے قرآن میں اس طرح پیش گوئی کی گئی ہے۔ **اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:**

فَإِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ ۝ وَخَسَفَ الْقَمَرُ ۝ وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ۝ سورہ القیامہ آیت نمبر:۷،۸،۹

"پس جب آنکھ پتھرا جائے گی، اور ماہتاب بے نور ہو جائے گا، آفتاب و ماہتاب جمع کر دیئے جائیں گے"۔

LOCATION OF THE MOON AND THE EARTH
BEFORE THE DOOMS DAY

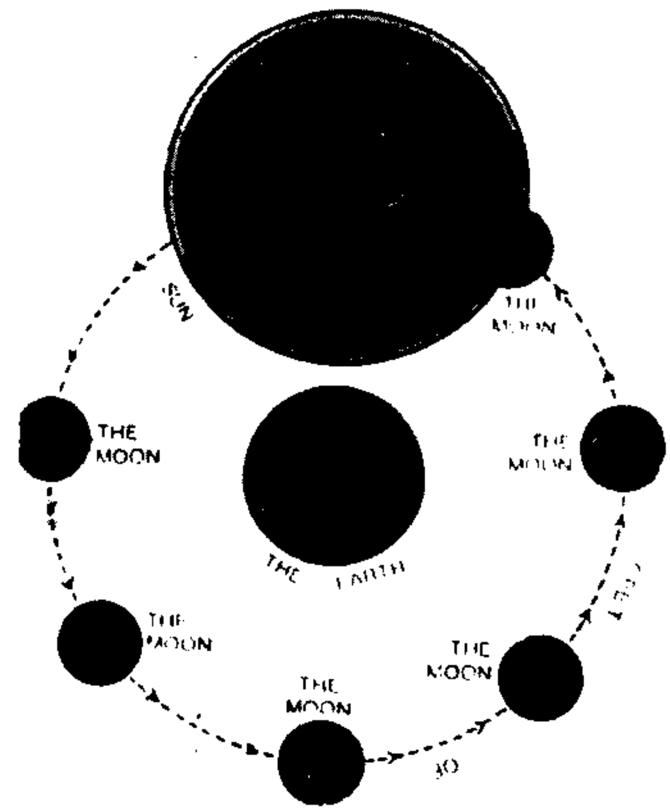

آخری رسول ﷺ کب، کہاں اور کون

سائنس دانوں کی نظر میں سورج اور چاند اپنے اپنے دائرے میں تیر رہے ہیں جس کی وضاحت قرآن پہلے ہی کر چکا ہے، جیسا کہ ارشاد ہے:

لَا الشَّمْسُ يَنْۢبَغِيْ لَهَآ اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا الَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ ۭ وَكُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ ۝ (سورہ یسین: ۴۰)

"نہ آفتاب کے لئے یہ ممکن ہے کہ وہ ماہتاب کو جالے، اور نہ رات دن سے پہلے آسکتی ہے، اور ہر ایک اپنے اپنے دائرے میں تیر رہے ہیں"۔

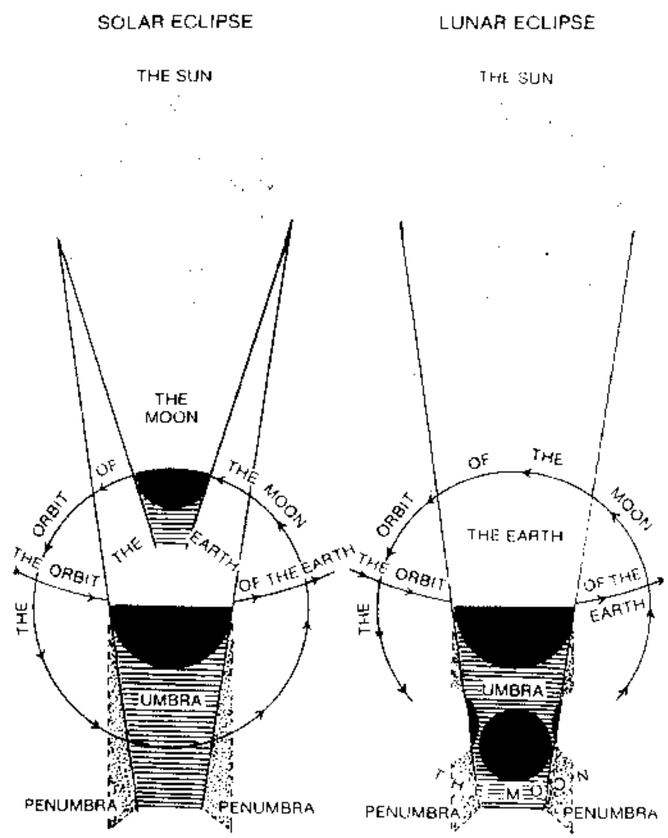

سائنس دانوں کی نظر میں چاند اور سورج کی منزلیں ہیں جسے قرآن نے پہلے ہی ذکر کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ حَتّٰى عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِيْمِ (سورہ یسین آیت نمبر: ۳۹)

''اور ماہتاب کی ہم نے منزلیں مقرر کر دی ہیں (جن سے وہ گذرتا ہے) یہاں تک کہ وہ آخر میں کھجور کی قدیم پتلی شاخ کی مانند ہو جاتا ہے۔''

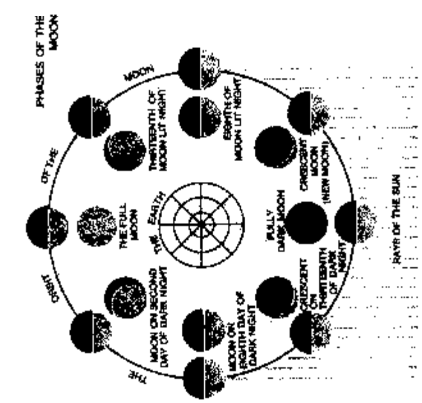

وَالشَّمْسُ تَجْرِيْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ۭ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ

(سورہ یسین آیت نمبر:۳۸)

''اور آفتاب اپنے ٹھکانے کی طرف چلتا رہتا ہے، یہ نظام اس اللہ کا بنایا ہوا ہے، جو بڑا زبردست، سب کچھ جاننے والا ہے''۔

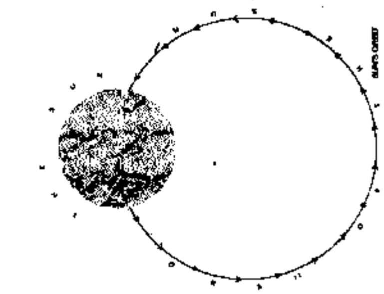

سائنس دانوں کی نظر میں ایک وقت ایسا آئے گا کہ سمندر سے آگ بھڑکے گی جبکہ قرآن پہلے ہی اس کی پیشن گوئی کر چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَاِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ (سورہ التکویر آیت نمبر:۶)

''اور جب سمندروں میں آگ بھڑکا دی جائے گی''۔

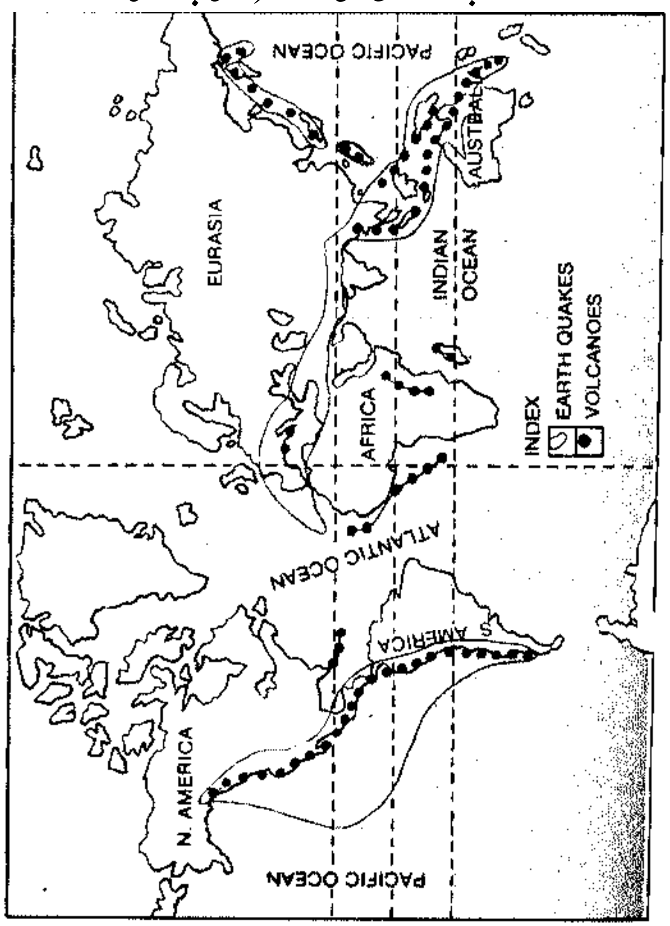

نوٹ: یہ آیت بھی سائنس دانوں کے تحقیق میں معاون بنی جس کے ذریعہ بہت سے لوگوں نے اسلام قبول کیا، یعنی محمد ﷺ کو آخری رسول تسلیم کیا۔

تخلیق کائنات کا ذکر قرآن میں آج سے کئی سو سال پہلے بتا دیا گیا تھا جبکہ اس کی تحقیق بہت بعد میں سامنے آئی ہے۔ جس سے قرآن کا کلام الٰہی اور حضرت محمد ﷺ کا رسول ہونا ثابت ہو جاتا ہے۔ **اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:**

ثُمَّ اسْتَوٰٓى اِلَى السَّمَآءِ وَهِىَ دُخَانٌ فَقَالَ لَهَا وَلِلْاَرْضِ ائْتِيَا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا ۭ قَالَتَآ اَتَيْنَا طَآئِعِيْنَ ۝ فَقَضٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوَاتٍ فِىْ يَوْمَيْنِ وَاَوْحٰى فِىْ كُلِّ سَمَآءٍ اَمْرَهَا ۭ وَزَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ ۖ وَحِفْظًا ۝ (سورۂ حم السجدہ:۱۱)

’’پھر اس نے دو دن کے اندر سات آسمان بنا دیا، اور ہر آسمان میں اس سے متعلق حکم جاری فرما دیا، اور ہم نے آسمان دنیا کو چراغوں سے مزین کر دیا، اور ان کے ذریعہ اس کی حفاظت کر دی‘‘۔

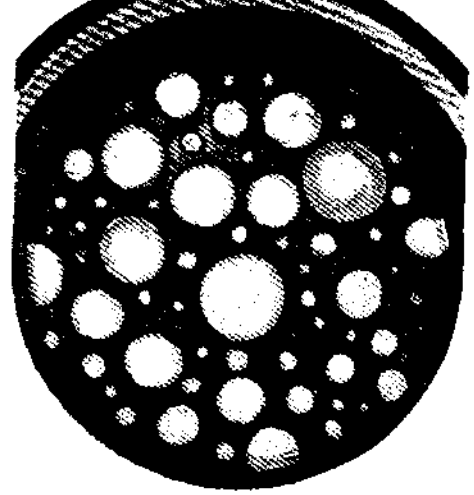

STRATA OF SEVEN FIRMAMENTS

دو سمندروں کے درمیان فرق ہونا یہ بعد میں ثابت ہو رہا ہے، جبکہ اسے قرآن نے کئی سو سال پہلے واضح کر دیا تھا۔ جس سے حضرت محمد ﷺ کا آخری رسول ہونا ثابت ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيٰنِ ۝ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيٰنِ ۝

’’اس نے دو ایسے سمندروں کو جاری کیا ہے جو بظاہر آپس میں مل جاتے ہیں۔ لیکن ان دونوں کے درمیان ایک آڑ ہے جس سے وہ آگے نہیں بڑھتے ہیں‘‘۔

(سورہ رحمٰن آیت نمبر ۱۹۔۲۰)

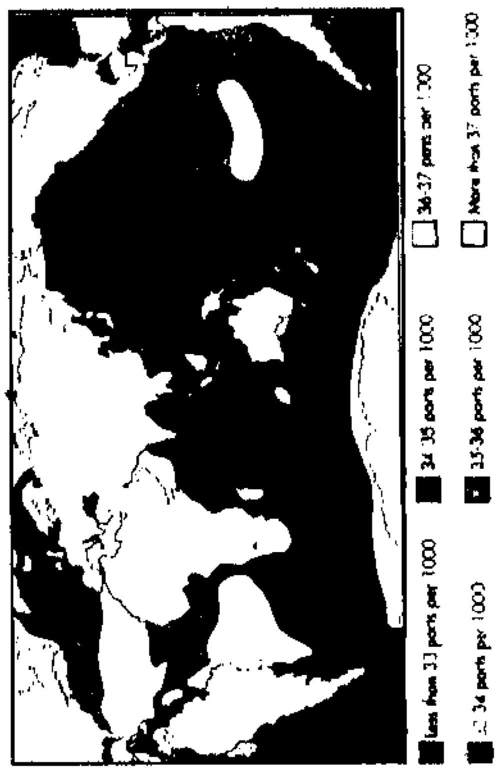

زمین وآسمان کی تخلیق کا ذکر کر کے قرآن نے انسان کی عقل کو محدود ثابت کر دیا اور قرآن کا کلام الٰہی ہونا اور حضرت محمد ﷺ کا آخری رسول ہونا ثابت ہو گیا۔

اَوَلَمْ يَرَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا ۭ

''کیا اہل کفر نے سوچا نہیں کہ آسمان اور زمین ملے ہوئے تھے، تو ہم نے دونوں کو الگ کر دیا''۔ **(سورہ انبیاء آیت نمبر ۳۰)**

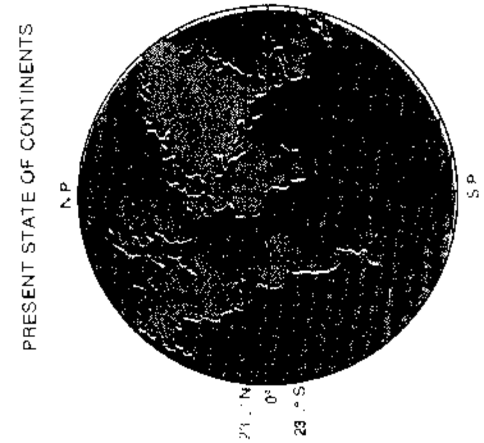

چاند اور سورج کا اپنے دائرے میں تیرنے کے نظام کو قرآن نے کئی سو سال پہلے واضح کر دیا ہے، جبکہ سائنس دانوں نے اس کی تصدیق بعد میں کی اور اسلام قبول کیا۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۭ كُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ ۝ (سورہ انبیاء: ۳۳)

''اور اسی نے رات اور دن اور آفتاب اور ماہتاب کو پیدا کیا ہے، ہر ایک اپنے دائرہ میں تیر رہا ہے''۔

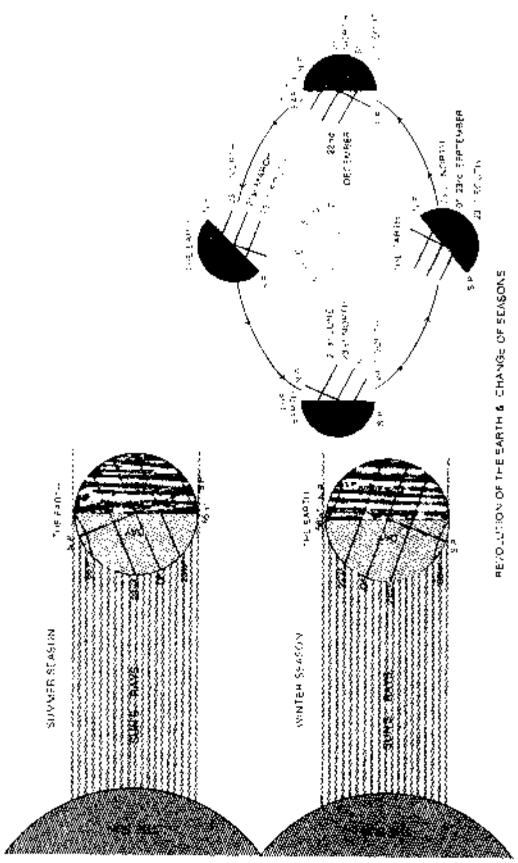

أَوْ كَظُلُمَٰتٍ فِي بَحْرٍ لُّجِّيٍّ يَغْشَٰهُ مَوْجٌ مِّن فَوْقِهِۦ
مَوْجٌ مِّن فَوْقِهِۦ سَحَابٌ ۚ ظُلُمَٰتٌۢ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ ۚ

''یا (ان کے اعمال) کسی گہرے سمندر کی اندرونی تاریکیوں کی مانند ہیں جنہیں موج نے ڈھانک رکھا ہو، اس کے اوپر ایک دوسری موج ہو جس کے اوپر بادل ہو، گویا اوپر تلے صرف تاریکیاں ہی ہوں''۔ (سورۃ النور، آیت نمبر۔۴۰)

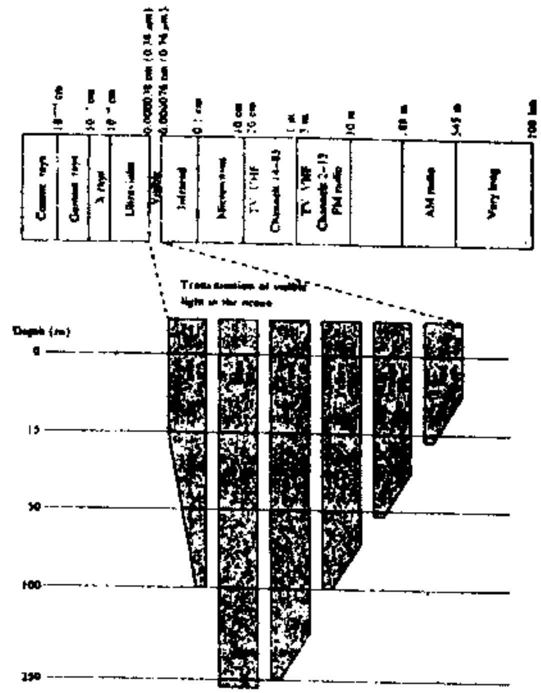

اسی طرح کے بہت سے حقائق قرآن میں ملتے ہیں جس سے حضرت محمد ﷺ کا آخری رسول ہونا ثابت ہوتا ہے۔

تفصیل کے لئے محمد یونس قریشی صاحب کی کتاب ''لا اله الله'' اور انگریزی میں ''This is the truth'' کا مطالعہ کیا جا سکتا ہے۔

حصہ۔11

حضرت محمد ﷺ کا ذکر

(قرآن کی روشنی میں)

رسالت پر ایمان

گذشتہ صفحات میں آخری پیغمبر کے آنے کی پیشین گوئی کو مختلف کتب مذاہب کی روشنی میں واضح کیا جا چکا ہے جس سے معلوم ہوا کہ آخری رسول حضرت محمد ﷺ کسی ایک ملک، ذات، یا جماعت کے لئے نہیں ہیں جیسا دوسری قوم کے لوگوں نے سمجھ رکھا ہے کہ حضرت محمد ﷺ تو اسلام کے بانی اور مسلمانوں کے رسول ہیں تو ایسا نہیں ہے بلکہ جتنا حق حضرت محمد ﷺ اور قرآن پر مسلمانوں کا ہے اتنا ہی ہر انسان کا ہے، چاہے وہ جس گھر خاندان میں پیدا ہوا ہو۔ اس لئے کہ اس سے پہلے جو نبی یا رسول آتے تھے وہ صرف اپنے خاص علاقہ کے لئے ہوتے تھے۔ جسے قرآن میں ارشاد ہے:

قرآن کے مطابق اللہ کے رسول ﷺ کا ذکر

وَلِكُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلٌ ۚ فَاِذَا جَآءَ رَسُوْلُهُمْ قُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝
(سورہ یونس۔۴۷)

ہر ایک امت کے لئے رسول ہوا ہے۔ پھر جب ان کا رسول پہونچا تو ان کے درمیان جو اختلاف پیدا ہو گیا تھا اس کا انصاف کے ساتھ فیصلہ کر دیا۔ ایسا نہیں ہوتا کہ لوگوں کے ساتھ ناانصافی کی جائے۔

اسی طرح ارشاد ہے:

اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ۭ وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ ۝ (سورہ فاطر آیت نمبر۔۲۴)

"(اے محمد!) ہم نے ہی تم کو حق کے ساتھ (حق پر رہنے والوں کے لئے) خوشخبری دینے والا (برے لوگوں کو برائی کے) انجام سے ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔ اور کوئی امت ایسی نہیں ہے جس میں کوئی باخبر کرنے والا نہ آیا ہو۔

اسی طرح ایک دوسری جگہ ارشاد ہے :

وَ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۭ اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرٌ وَّلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ

''اے محمد ﷺ ! تم (برائیوں کے انجام سے) باخبر کرنے والے اور ہر قوم کے لئے راہ بتانے والے ہو۔ (سورہ رعد آیت نمبر ۷)

قرآن کہتا ہے کہ ہم نے ہر قبیلہ میں پیغمبر بھیجے جو اپنے وقت پر آتے رہے پھر کچھ عرصہ تک زندہ رہتے ،لیکن لوگ ان کے انتقال کے بعد انہی کی پرستش شروع کردیتے اور ان کی تعلیمات کو بھلا دیتے تھے۔

اور سبھی پیغمبر کہتے تھے کہ میں آخری نبی نہیں ہوں لیکن حضرت محمد ﷺ نے فرمایا، میں پوری انسانی برادری کے لئے آخری رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ جس کو قرآن نے اس طرح واضح کیا ہے :

حضرت محمد ﷺ تمام انسانوں کے آخری رسول

قرآن پاک میں حضرت محمد ﷺ کو ان الفاظ میں مخاطب کیا گیا ہے:

قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعَا الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۠ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الَّذِيْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمٰتِهٖ وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ

''اے محمد ﷺ ! آپ کہہ دیجئے کہ اے لوگوں میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں جو ساری مخلوق کا رب ہے آسمانوں اور زمین میں اس کے علاوہ کوئی مالک نہیں ہے۔ وہی جلاتا ہے اور وہی مارتا ہے۔ سو ایمان لاؤ اللہ پر اور اس نبی اُمّی پر (جو ان پڑھ ہوتے ہوئے بھی قرآن جیسا غیر معمولی علم کے چشمے بہا رہا ہے) اور جو اللہ کے سبھی کلاموں (یعنی اللہ کی بھیجی ہوئی ساری کتابوں) کو تسلیم کرتا ہے اس کی پیروی کرو تا کہ راہ پاؤ''۔

(سورہ اعراف، آیت نمبر ۱۵۸)

● ایک اور جگہ پر قرآن میں حضرت محمد ﷺ سے متعلق ارشاد ہے :

تَبٰرَكَ الَّذِيْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰي عَبْدِهٖ لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرَا (سورہ فرقان آیت نمبر ۱)

''بڑی برکت والا ہے وہ اللہ جس نے اپنے بندے ''حضرت محمد ﷺ پر'' فرقان (سچ اور جھوٹ میں فرق کرنے والا قرآن) اتارا تا کہ وہ ساری دنیا والوں کو (برائی کے برے انجام سے) باخبر کرنے والا ہو۔

● اسی طرح ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا :

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَاۗفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ (سورہ سبا، آیت نمبر ۲۸)

اے محمد ﷺ ! ہم نے تم کو سارے ہی لوگوں کے لئے خوشخبری دینے والا اور باخبر کرنے والا بنا کر بھیجا ہے۔

مندرہ بالا کلام الٰہی سے ثابت ہوجاتا ہے کہ قرآن ایک مستند کتاب ہے جس میں کبھی ایک حرف کی بھی تبدیلی نہیں کی گئی اور یہ کتاب بتا رہی ہے کہ حضرت محمد ﷺ کو اللہ نے آخری رسول و ساری دنیا والوں کے لئے رہبری کرنے والا بنا کر بھیجا ہے، جن کا ذکر آپ نے تفصیل کے ساتھ پچھلے صفحات پر مختلف کتب کی روشنی میں پڑھا۔

آخری رسول حضرت محمد ﷺ

حضرت محمد ﷺ آخری رسول اور اللہ کے سچے بندے تھے۔ اُن پر آخری اللہ کا کلام قرآن نازل ہوا جو پوری دنیا کے تمام انسانوں کی زندگی گذارنے کا دستور العمل ہے۔ اس پر حضرت محمد ﷺ نے خود عمل کر کے بتا دیا کہ جو تمام انسانیت کے لئے نمونہ ہے۔ اس لئے کہ حضرت محمد ﷺ پر نبوت ختم ہوگئی اور اب قیامت تک کوئی دوسرا نبی نہیں آئیگا۔

اگر ہم کو یہ احساس ہو کہ مہان بھارت (ہندوستان) میں حضرت محمد ﷺ کیوں نہیں پیدا ہوئے تو یہ بات مناسب نہ ہوگی اس لئے کہ عرب میں پیدا ہونے کی وجہ عرب ملک یا

عرب کی تہذیب و ثقافت یا عرب کی قوم پرستی نہ تھی بلکہ وہ قیامت تک آنے والے انسانوں کے نبی رسول یا پیغمبر بننے والے تھے اس لئے انہیں زمین کے مرکزی حصّہ مکّہ (کعبہ) میں جو اللہ کا گھر ہے، وہاں پیدا کیا گیا، تا کہ پوری دنیا کو مرکزی جگہ سے مخاطب کر سکیں اور تمام انسانوں کے لئے نمونہ بن کر کلام الٰہی کو پوری دنیا تک پھیلا سکیں۔

حضرت محمد ﷺ نے اللہ کے حکم کے مطابق پچھلے تمام پیغمبروں پر یقین رکھتے ہوئے اپنے کو آخری پیغمبر ماننے کا حکم دیا اور حضرت محمد ﷺ نے کسی قومی زبان یا تہذیب وثقافت کی تبلیغ نہیں کی بلکہ اللہ کی طرف سے نازل کی ہوئی آخری وحی الٰہی (جو عربی زبان میں تھی) قرآن پاک کی شکل میں پوری دنیا کے تمام انسانوں تک پہونچانے اور اس کے مطابق زندگی گذارنے کا حکم دیا، اس لئے یہ کہنا بالکل مناسب نہیں ہے کہ حضرت محمد ﷺ نے اپنی نیشنلٹی کو تمام دنیا کے مسلمانوں پر عائد کیا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس کتاب کو تمام عالم کے انسانوں کی ہدایت کا ذریعہ بنائے اور آپ ﷺ کی سنتوں پر عمل کرتے ہوئے دعوت کا جزبہ پیدا فرمائے۔

وما ارسلنک الا رحمۃ للعٰلمین

دعاؤں کا طالب
محمد سرور فاروقی ندوی
ندوۃ العلماء لکھنؤ

(مفسر قرآن) مفتی محمد سرور فاروقی ندوی صاحب کی ہندی تصانیف

نام	مصنف	زبان	قیمت
۱- قرآن کا پیغام (قرآن کا آسان ہندی ترجمہ) (سائز۔ 20x30/8)		ہندی	۳۰۰
۲- قرآن کا پیغام (قرآن کا آسان ہندی ترجمہ) (سائز۔ 20x30/16)		ہندی	۱۱۰
۳- قرآن کا پیغام (قرآن کا آسان ہندی ترجمہ) (سائز۔ 20x30/32)		ہندی	۱۰۰
۴- قرآن کا پیغام (پارہ عمّ ترجمہ اور تشریح)		ہندی	۱۸۰
۵- تفسیر فاروقی (جلد اوّل)		ہندی	۴۰۰
۶- تفسیر فاروقی (جلد دوم)		ہندی	۴۰۰
۷- تفسیر فاروقی (جلد سوم)		ہندی	۴۰۰
۸- تفسیر فاروقی (جلد چہارم)		ہندی	۴۰۰
۹- تفسیر فاروقی (جلد پنجم)		ہندی	۴۰۰
۱۰- تفسیر فاروقی (جلد ششم)		ہندی	۴۰۰
۱۱- تفسیر فاروقی (جلد ہفتم)		ہندی	۴۰۰
۱۲- اسلام دھرم کیا ہے؟ (قبول حق کے بعد اسلامی کورس)		ہندی	۲۵۰
۱۳- جہاد، آتنک واد اور اسلام		ہندی	۱۸۰
۱۴- ہندی پترکارتا اور میڈیا لیکھن		ہندی	۸۰
۱۵- انتم سندیشٹا کہاں کب اور کون؟ (ہارڈ باؤنڈ)		ہندی	۱۵۰
۱۶- انتم سندیشٹا کہاں کب اور کون؟ (پیپر بیک)		ہندی	۱۲۰
۱۷- جنت کے حالات اور جنتی (قرآن وسنت کی روشنی میں)		ہندی	۱۰۰
۱۸۔ کفر اور شرک کی حقیقت (قرآن وسنت کی روشنی میں)		ہندی	۹۰
۱۹- رسول اللہؐ کا حلیہ مبارک اور آپؐ کی سنتیں		ہندی	۸۰
۲۰- حضرت محمد ﷺ کی پراماڑت جیونی		ہندی	۲۰۰
۲۱- اللہ کے ادھیکار اور بندوں کے ادھیکار (قرآن وحدیث کی روشنی میں)		ہندی	۲۰۰
۲۲- حضرت محمد ﷺ کی باتیں (حصہ اوّل)		ہندی	۵۰
۲۳- صحابہ کا اسلام اور اس کے بعد		ہندی	۶۰
۲۴- اسلامی راجئے کی شاشن ویاوستھا		ہندی	۱۰۰
۲۵- اذان کیا ہے؟		ہندی	۳۰
۲۶- آؤ نماز کی اُور		ہندی	۴۰
۲۷- روزہ کا حکم اور اس کے مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)		ہندی	۳۰
۲۸- حج اور عمرہ کا آسان طریقہ (قرآن وسنت کی روشنی میں)		ہندی	۳۰

۲۹-	زکوٰۃ کا حکم اور اس کے مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)	ہندی	۴۰
۳۰۔	عمرہ کا آسان طریقہ (قرآن وسنت کی روشنی میں)	ہندی	۲۵
۳۱-	آپ کے سوالوں کا آسان حل (حصہ اول)	ہندی	۷۰
۳۲-	جھاڑ پھونک اور تعویز گنڈے (قرآن وسنت کی روشنی میں)	ہندی	۴۰
۳۳-	اسلام کی بنیادی معلومات سوال وجواب کی روشنی میں	ہندی	۵۰
۳۴-	رسول اللہؐ کی سیرت سوال وجواب کی روشنی میں	ہندی	۴۰
۳۵-	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ زندگی	ہندی	۴۰
۳۶۔	بیوی شوہر کی ذمہ داریاں (شریعت کی روشنی میں)	ہندی	۴۰
۳۷-	آدھونک ہندی ویاکرن اور میڈیا لیکھن	ہندی	۱۶۰
۳۸-	سورۂ فاتحہ کی تفسیر	ہندی	۳۰
۳۹۔	توحید کی حقیقت (قرآن وسنت کی روشنی میں)	ہندی	۴۰
۴۰-	پَوِتر قرآن کا سندیش انسانی دنیا کے نام	ہندی	۳۰
۴۱-	اِسلام دھرم تلوار سے پھیلا یا سداچار سے	ہندی	۶۰
۴۲-	غیر مسلموں کے ساتھ ویہوار (اتیہاسک درشٹی سے)	ہندی	۶۰
۴۳-	غیر مسلموں سے سمبندھ اور دھارمک آزادی	ہندی	۶۰
۴۴-	اسلامی وراثت کی تقسیم ایک نظر میں	ہندی	۲۰
۴۵-	میراث کی تقسیم (قرآن وسنت کی روشنی میں)	ہندی	۳۰
۴۶۔	لا الہ الا اللہ کی گواہی	ہندی	۴۰
۴۷۔	موبائل سے سمبندھت مسائل (شریعت کی روشنی میں)	ہندی	۲۰
۴۸-	اللہ کے پیارے نبیؐ ایک نظر میں	ہندی	۲۰
۴۹۔	سرشٹی کا شرشٹا کون؟	ہندی	۴۰
۵۰۔	ایشدوتوں کا دھرم اور پرلوک وشواس (قرآن کی درشٹی میں)	ہندی	۴۰
۵۱۔	پراکرتک نیم اور پرمیشور سے اسلام کا سمبندھ	ہندی	۴۰
۵۲۔	محرم کی حقیقت اور عاشورہ کے واقعات	ہندی	۴۰
۵۳-	اسلام؟	ہندی	۱۰

(مفسر قرآن) مفتی محمد سرور فاروقی ندوی صاحب کی اُردو تصانیف

۵۴۔	معانی القرآن الکریم (لفظی ترتیب کے اعتبار سے رواں اُردو ترجمہ)	اردو	۵۰۰
۵۵۔	آخری رسول، کہاں، کب اور کون	اردو	۱۶۰
۵۶۔	غیر مسلموں سے تعلقات اور مذہبی آزادی	اردو	۴۰
۵۷۔	اسلام میں جزیہ، خراج اور ذمیوں کے اختیارات	اردو	۴۰
۵۸۔	قرآن کے مثالی نمونے اور لازوال معجزہ	اردو	۴۰
۵۹۔	قرآن میں انسان کا مقام اور اس کا اعلیٰ مقصد	اردو	۴۰

۶۰۔	اعمال کو باطل کرنے والی چیزیں اور نیت کی اہمیت	اردو	۴۰
۶۱۔	اسلامی قانون وراثت اور میراث کی تقسیم	اردو	۴۰
۶۲۔	امت محمدیہ کی عزت کا معیار اور بنی اسرائیل	اردو	۴۰
۶۳۔	کائنات کے عجائبات اور انسان کا اللہ سے تعلق	اردو	۴۰
۶۴۔	غیر مسلموں سے دوستی یا دشمنی (اعتراضات کے تناظر میں)	اردو	۵۰
۶۵۔	اسلام کے خلاف الزامات اور اس کی دعوت کا اثر	اردو	۵۰
۶۶۔	اسلام میں غیر مسلموں کے حقوق	اردو	۵۰
۶۷۔	ہندو دھرم، ان کے فرقے تنظیمیں اور اداروں کا تعارف	اردو	۹۰
۶۸۔	حضرت محمد ﷺ کا ذکر اور مورتی پوجا کی ممانعت ویدوں کی دنیا میں	اردو	۴۰
۶۹۔	بوُدھ دھرم اور اسلام	اردو	۴۰
۷۰۔	کلمہ طیبہ کی حقیقت اور اُس کے تقاضے (قرآن وحدیث کی روشنی میں)	اردو	۸۰
۷۱-	غیر مسلموں میں طریقۂ دعوت اسلوب انبیاء کی روشنی میں	اردو	۷۰
۷۲۔	کلمہ کے فضائل اور اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کے دلائل	اردو	۷۰
۷۳۔	قیامت تک کے فتنے (رسول ﷺ کی پیشن گوئی کی روشنی میں)	اردو	۷۰
۷۴۔	طلاق کا اسلامی طریقہ (قرآن وسنت کی روشنی میں)	اردو	۴۰
۷۵۔	اللہ کی طرف سے رزق کی تقسیم اور کمزور طبقے کی کفالت	اردو	۵۰
۷۶۔	قرآن کے مطابق دولت کا استعمال اور اسلامی جہاد	اردو	۷۰
۷۷-	زکوٰۃ اور مصارف زکوٰۃ (قرآن وسنت کی روشنی میں)	اردو	۴۰
۷۸۔	رسول اللہ ﷺ کی مختصر سیرت (مستند کتب سیرت کی روشنی میں)	اردو	۴۰
۷۹۔	رسول اللہ ﷺ کی سیرت کے انمول موتی (سوال وجواب کی روشنی میں)	اردو	۳۰
۸۰-	رسول اللہ ﷺ کا حلیہ مبارک اور آپ ﷺ کی سنتیں	اردو	۱۰۰
۸۱-	جنت کے حالات اور جنت کی نعمتوں کا ذکر	اردو	۸۰
۸۲-	کفر وشرک کی حقیقت (قرآن وسنت کی روشنی میں)	اردو	۸۰
۸۳-	کفر، شرک اور فسق کا ذکر اور صحابہ سے متعلق عقیدہ	اردو	۸۰
۸۴-	قرآن کے مطابق دعوت اور اسلامی جہاد (قرآن وحدیث کی روشنی میں)	اردو	۶۰
۸۵۔	زبردستی اسلام قبول کروانے کی ممانعت (شریعت کی روشنی میں)	اردو	۴۰
۸۶۔	داڑھی کی اہمیت (شریعت کی روشنی میں)	اردو	۴۰
۸۷۔	مدارس اسلامیہ کے نصاب کا تاریخی جائزہ	اردو	۴۰
۸۸-	روزہ، تراویح، صدقہ، اور اعتکاف کے احکام ومسائل	اردو	۴۰
۸۹-	حج اور عمرہ کا مکمل طریقہ (شریعت کی روشنی میں)	اردو	۴۰
۹۰-	مسافر اور سفر کے مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)	اردو	۴۰
۹۱-	کاغذی نوٹ اور بیع کی حقیقت	اردو	۴۰
۹۲-	اسلامی کویز (سوال وجواب کی روشنی میں)	اردو	۵۰

۹۳- تفسیر کا بنیادی مأخذ اور مفسر کی خصوصیت	اردو	۳۰
۹۴- ہندوستان میں قرآن کے ترجمے وتفاسیر کا مختصر تعارف	اردو	۳۰
۹۵- اسلام میں تجارت کا طریقہ (قرآن وسنت کی روشنی میں)	اردو	۱۲۰
۹۶- اسلامی معاشیات کا تقابلی جائزہ	اردو	۳۰
۹۷- اسلام کا زرعی نظام (قرآن وسنت کی روشنی میں)	اردو	۴۰
۹۸- دولت کی پیدائش اور عطیات قدرت	اردو	۴۰
۹۹- مسلمانوں کے فرقے اور اُن کے عقائد	اردو	۸۰
۱۰۰- اسلام میں عورت کا مقام	اردو	۵۰
۱۰۱- تعدد ازدواج اور اسلام (مذاہب عالم کی روشنی میں)	اردو	۶۰
۱۰۲- حرام، حلال اور مباح چیزیں	اردو	۳۰
۱۰۳- رسول اللہ ﷺ کی صفات احدیث کی روشنی میں	اردو	۳۰
۱۰۴- جہنم کے حالات اور جہنمی (قرآن وسنت کی روشنی میں)	اردو	۶۰
۱۰۵- مستند مسنون دعائیں	اردو	۲۰
۱۰۶- اسلام کی دعوت کا اثر انسانی دنیا پر	اردو	۵۰
۱۰۷- قرآنی آیات اور اسلامی معاشرہ	اردو	۳۰
۱۰۸- اعمال صالحہ (حصہ اوّل)	اردو	۱۰۰
۱۰۹- اعمال صالحہ (حصہ دوم)	اردو	۱۰۰
۱۱۰- اللہ تعالیٰ کا تعارف اور کلمۂ شہادت کے فضائل	اردو	۱۰۰
۱۱۱- رسول اللہ ﷺ کی کریمانہ اخلاق اور آپ ﷺ کی سیرت	اردو	۱۰۰
۱۱۲- آخرت کا عقیدہ (قرآن وحدیث کی روشنی میں)	اردو	۵۰
۱۱۳- اخلاص کی فضیلت (قرآن وحدیث کی روشنی میں)	اردو	۵۰
۱۱۴- دعوت کی ذمہ داری (قرآن وحدیث کی روشنی میں)	اردو	۵۰
۱۱۵- عیدین وقربانی کے مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)	اردو	۹۰
۱۱۶- خاتم النبیین (قرآن وحدیث کی روشنی میں)	اردو	۱۵۰
۱۱۷- جنات اور شیطان کا ذکر (قرآن وحدیث کی روشنی میں)	اردو	۸۰
۱۱۸-نبیوں کی سیرت (قرآن وحدیث کی روشنی میں)	اردو	۱۰۰
۱۱۹۔ ایمانیات، عقائد اور نذر سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)	اُردو	۶۰
۱۲۰۔ علم سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)	اُردو	۴۰
۱۲۱۔ طہارت سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)	اُردو	۴۰
۱۱۲۲۔ حفاظت قرآن سے متعلق مسائل	اُردو	۴۰
۱۲۳۔ نماز وجماعت سے متعلق مسائل	اُردو	۶۰
۱۲۴۔ عیدین وجمعہ سے متعلق مسائل	اُردو	۵۰
۱۲۵۔ تراویح واعتکاف سے متعلق مسائل	اُردو	۵۰
۱۲۶۔ سفر اور صدقۂ فطر سے متعلق مسائل	اُردو	۶۰
۱۲۷۔ قربانی سے متعلق مسائل	اُردو	۶۰

۱۲۸۔ طلاق و عدّت اور نفقہ سے متعلق مسائل	اُردو	۸۰
۱۲۹۔ نکاح سے متعلق مسائل	اُردو	۶۰
۱۳۰۔ ہبہ وجہیز سے متعلق مسائل	اُردو	۴۰
۱۳۱۔ وقف سے متعلق مسائل	اُردو	۶۰
۱۳۲۔ مسجد سے متعلق مسائل	اُردو	۸۰
۱۳۳۔ تجارت کی مختلف قسموں سے متعلق مسائل	اُردو	۴۰
۱۳۴۔ وصیت ومیراث سے متعلق مسائل	اُردو	۴۰
۱۳۵۔ اذان واقامت سے متعلق مسائل	اُردو	۴۰
۱۳۶۔ تربیت، رضاعت وعقیقہ سے متعلق مسائل	اُردو	۶۰
۱۳۷۔ زکوٰۃ سے متعلق مسائل	اُردو	۶۰
۱۳۸۔ حج سے متعلق مسائل	اُردو	۴۰
۱۳۹۔ امامت سے متعلق مسائل	اُردو	۴۰
۱۴۰۔ قرأۃ سے متعلق مسائل	اُردو	۴۰
۱۴۱۔ سجدہ تلاوت سے متعلق مسائل	اُردو	۴۰
۱۴۲۔ اسلامی پردہ (قرآن وسنت کی روشنی میں)	اُردو	۸۰
۱۴۳۔ میراث سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)	اُردو	۴۰
۱۴۴۔ محرم کی حقیقت اور عاشورہ کے واقعات	اُردو	۲۵
۱۴۵۔ نبیوں وصحابہ کا ذریعہ معاش	اُردو	۲۵
۱۴۶۔رسول کریم ﷺ کے بیٹے اور بیٹیاں	اُردو	۲۵
۱۴۷۔صحابیات کے اہم واقعات	اُردو	۲۵
۱۴۸۔رسول کریم ﷺ کی ازواج مطہرات	اُردو	۲۵
۱۴۹۔حضرت محمد ﷺ اور جزیرہ عرب	اُردو	۲۵
۱۵۰۔ غیر عربی رسم الخط (فانٹ) میں قرآن کی اشاعت	اُردو	۱۲

(مفسر قرآن) مفتی محمد سرور فاروقی ندوی صاحب کی عربی تصانیف

۱۵۱۔ منزلۃ المرأۃ فی ضوء الإسلام والأدیان والحضارات المختلفۃ	عربی	۶۰
۱۵۲۔ الإنسان فی ضوء القرآن والسنۃ	عربی	۴۰
۱۵۳۔ نبذۃ عن صفات رسول اللہ ﷺ	عربی	۴۰
۱۵۴۔ غزوۃ حنین والطائف فی ضوء القرآن والسنۃ	عربی	۱۲۰
۱۵۵۔ أسباب تحبط الأعمال وأھمیۃ النیۃ فی ضوء القرآن والسنۃ	عربی	۱۲۰
۱۵۶۔ الفتن الواقعۃ إلی قیام الساعۃ فی ضوء الأحادیث الشریفۃ	عربی	۱۰۰
۱۵۷۔ النبی الخاتم من، متی، وأین فی ضوء الکتب الھندوسیۃ والدیانات المختلفۃ	عربی	۱۵۰
۱۵۸۔ الھندوسیۃ مبادؤھا عقائدھا ونظمھا	عربی	۱۴۰
۱۵۹۔ أھمیۃ الدعوۃ والتبلیغ فی ضوء القرآن والسنۃ	عربی	۱۰۰
۱۶۰- ذکر محمد فی الوید	عربی	۸۰

۱۶۱-	نبذۃ عن صفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومواعظہ عن النظام الاجتماعی	عربی	۸۰

(مفسر قرآن) مفتی محمد سرور فاروقی ندوی صاحب کی انگریزی تصانیف

۱۶۲-	محمد دی لاسٹ پرفٹ۔انڈر داشیڈ آف وید	انگریزی	۴۰
۱۶۳-	محمد ﷺ اینڈ اسٹیٹس آف ورشپ	انگریزی	۳۰
۱۶۴-	بیسک ٹیچنگ آف اسلام	انگریزی	۸۰
۱۶۵-	دی سواڈ آف اسلام	انگریزی	۴۰
۱۶۶-	اذان، اے کالنگ فار ہیومینٹی	انگریزی	۴۰
۱۶۷-	اسلام؟	انگریزی	۱۰

(مفسر قرآن) مفتی محمد سرور فاروقی ندوی صاحب کی ترجمہ کی ہوئی کتابیں

۱۶۸-	منتخب احادیث (مصنف: حضرت مولانا محمد یوسف کاندھلویؒ)	ہندی	۶۰
۱۶۹-	قادیانیت نبوت محمدی کے خلاف بغاوت (مصنف: امام حرم عبداللہ السبیل)		۴۰
۱۷۰-	دارارقم کا احسان انسانی دنیا پر (مصنف: مولانا ابوالحسن علی ندوی)	ہندی	۳۰
۱۷۱-	مانوتا آج بھی اسی چوکھٹ کی محتاج ہے (مصنف: مولانا محمد حسنیؒ)	ہندی	۳۰
۱۷۲-	رمضان کا تحفہ (مصنف: مولانا محمد رابع حسنی ندوی)	ہندی	۲۰
۱۷۳-	یکساں سول کوڈ اور مہیلاؤں کے ادھیکار (مصنف: مولانا محمد رابع حسنی ندوی)	ہندی	۲۰
۱۷۴-	مالک ومخلوق شریشٹھ کون؟ (وچارک: محمد مصطفیٰ قادری)	ہندی	۳۰
۱۷۵-	تیموں کی کفالت (مصنف: محمد عامر صدیقی ندوی)	ہندی	۳۰

(مفسر قرآن) مفتی محمد سرور فاروقی ندوی صاحب کی دیگر تصانیف

۱۷۶-	دوسو معاشرتی مسائل	اُردو	۸۰
۱۷۷-	تفسیر فاروقی (جلد ششم)	ہندی	۵۰۰
۱۷۸-	تفسیر فاروقی (جلد ہفتم)	ہندی	۵۰۰
۱۷۹-	تفسیر فاروقی (جلد ہشتم)	ہندی	۵۰۰
۱۸۰-	تاریخ الاسلام	اُردو	۵۰۰
۱۸۱-	قصص الانبیاء	اُردو	۵۰۰
۱۸۲-	مجموعہ احادیث (قرآن وسنت کی روشنی میں)	اُردو	۲۰۰
۱۸۳-	دعا کے آداب (قرآن وسنت کی روشنی میں)	اُردو	۱۵
۱۸۴-	اسلام کے عدالتی فیصلے (قرآن وسنت کی روشنی میں)	اُردو	۴۰
۱۸۵-	سیرت صحابیہ	اُردو	۲۰۰
۱۸۶-	قربانی سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)	اُردو	۵۰۰
۱۸۷-	طہارت سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)	اُردو	۵۰
۱۸۸-	علم سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)	اُردو	۵۰